Vol. I
No. 22

Friday
26th March, 1954

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS & ANSWERS

CONTENTS

	Rs.	PAGES
General Budget —Demands for Grants		1337-1458
Demand No. 2—Land Revenue	1,46,59,000	
Demand No. 3—State Excise	90,08 000	
Demand No. 4—Stamps	1,11,300	
Demand No. 6—Forests	36,52,000	
Demand No. 7—Registration	4,31,000	
Demand No. 58—District Gardens	40,370	
Demand No. 71—Payments to H.E.H. and Jagirdars	1,39,96,000	
Demand No. 73—Rewards for destruction of wild animals	1,000	
Demand No. 76—Jagir Administration	3,62,300	
Business of the House		
Report of the Select Committee on L.A. Bill No. XV of 1953, the Hyderabad Agricultural Debtors Relief Bill—Presented		
Demand No. 11—Charges under the Electricity Acts	1,19,300	
Demand No. 12—Irrigation	11,01,678	
Demand No. 13—Irrigation	96,10,300	

P. T. O.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1954

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Friday, the 26th March, 1954.

The House met at Nine of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR].

QUESTIONS AND ANSWERS.

(*See Part I.*)

General Budget—Demands for Grants.

مسٹر اسپیکر۔ آج گیارہ بجے تک ڈسکشن ہوگا۔ گیارہ سے بارہ بجے تک منسٹر صاحب جواب دیں گے۔ بارہ بجے کے بعد ووٹنگ ہوگی ۔ گویا اس کے لئے کل پانچ گھنٹے کل اور آج دئے گئے ہیں۔ شام میں کوئسچن آور رکھا جائیگا۔

* شری اناجی راؤ گوانے۔(پربھنی) مسٹر اسپیکر سر۔ کل میں کٹ موشن کے تعلق سے بحث کرتے وقت یہ کہہ رہا تھا کہ کلکٹر پر پورے ڈسٹرکٹ کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس کا لحاظ کرتے ہوئے میں گورنمنٹ کو یہ سوچنا دینا چاہتا ہوں۔ اور میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمارے پاس کا ہرکلکٹر ان افیشنٹ (Inefficient) ہے ۔ یا وہ مال اڈمنسٹریشن کا مرتکب ہوتا ہے۔ لیکن ان کے بارےمیں بہت سی شکایتیں ضرور ہیں جس پر گورنمنٹ کو غور کرنا چاہیئے ۔ کلکٹر ڈسٹرکٹ کا ایک رسپانسبل آفیسر ہوتا ہے۔ اون کو آج کل کے ڈیمو کریٹک سٹ اپ میں کیپ ایبل (Capable) ہونا چاہیئے ۔ ان میں بہت سے ایسے لوگوں کو بھرتی کیا گیا جو سپلائی ڈپارٹمنٹ سے یا اکسائز ڈپارٹمنٹ سے رٹرنچ ہوئے ہیں۔ ان میں افیشنٹ لوگ جیسا کہ ایک کلکٹر کو ہونا چاہیئے میں نے نہیں پائے۔ ان کے دماغ ابھی ڈیمو کریٹک سٹ اپ کے لئے تیار نہیں ہوئے ہیں۔ میں اس امر کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں کہ کسی اگریکلچرل کانفرنس میں پنڈت نہرو نے کہا تھا کہ ہم کو ایسے آفیسر کی ضرورت نہیں جو نکٹائی پہن کر آتا ہو بلکہ ایسے آفیسر کی ضرورت ہے ۔ جو عوام میں مل سکیں۔ ان کے خیالات جان سکیں - ان کا ریپرزنٹیشن سن سکیں ۔ کیونکہ ڈسٹرکٹ کلکٹر کو بہت اہم کام کرنا پڑتا ہے ۔ ضلع کے کسی ڈپارٹمنٹ کے متعلق جب کوئی شکایت کی جاتی ہے تو کلکٹر کے پاس ضرور جاتی ہے - مارکٹنگ کے متعلق شکایت ہو تو مارکٹنگ کمیٹی کے پریسیڈنٹ کی حیثیت سے اس کے پاس ہی شکایت جاتی ہے ۔ سپلائی کے متعلق شکایت ہو تو اس کے پاس ہی جاتی ہے ۔ تقاوی کی شکایت ہو تو اس کے پاس ہی جاتی ہے ۔ گو علیحدہ علیحدہ شعبوں کے الگ الگ ڈپارٹمنٹس ہیں لیکن ڈسٹرکٹ کی حد تک تمام ڈپارٹمنٹس کے لئے وہ رسپانسبل آفیسر سمجھا جاتا

ہے - بہت سی کمیٹیوں کا بھی وہ پریسیڈنٹ ہوتا ہے اس لحاظ سے اس میں لوگوں کی شکایتیں دور کرنیکی قابلیت ہونی چاہیئے - لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ کلکٹرس لوگوں کی شکایتیں سننے تیار نہیں رہتے - کئی شکایتیں میں نے خود بینس کیں - ریرزنٹیشن ہونے کے بعد یہاں سے منسٹر صاحب لکھتے ہیں کہ آپ لوگ کلکٹر سے ملئے اور کلکٹر کے پاس کیس ریرزنٹ کرتے کلکٹر جواب دیتا ہے ''گدھے ہیں بیوقوف ہیں،، یہ کہہ کران کوھکال دیتا ہے میں گورنمنٹ سے بوچھنا چاہتا ہوں کہ آج کے ڈیموکریٹک سٹ اپ میں ایسے کلکٹر کس حدتک کام کرسکتے ہیں جبکہ وہ لوگ پورے ڈسٹرکٹ کے ذمہ دار ہوتے ہیں - میں اس کے لئے یہ سوچنا دینا چاہتا ہوں کہ اس جگہ پر ایسے موزوں لوگوں کو بھیجا جائے جو آج کے ڈیموکریٹک سٹ اپ کے کیپیٹل ہوسکتے ہوں - اور ڈیموکریٹک دماغ رکھتے ہوں - دوسری چیز مجھے ڈپٹی کلکٹرس کے تعلق سے کہنا ہے - ہمارے پاس (۴۴) ڈپٹی کلکٹرس ہیں - جن کا گریڈ ۴ سو تا ۸ سو ہے - گزشتہ سال بھی ہم نے کہا تھا کہ ڈپٹی کلکٹرس کے پوسٹس ابالش (Abolish) کرنا چاہیئے - ان پوسٹس کو رکھنے کی وجہ سے ہمارے خزانہ پر ۲۲ ہزار روپیہ کا بار ڈالا جارہا ہے میں ان کی ضرورت نہیں سمجھتا کیونکہ ان کو درمیانی کام دئے جاتے ہیں - اور ان سے بجائے سہولتیں پہنچنے کے تکلیف بڑھ رہی ہے - ڈپٹی کلکٹرس کی کیا حیثیت ہوتی ہے اور وہ کس طرح سے کام کرتے ہیں میں اس پر زیادہ کرٹیسیزم (Criticism) کرنا نہیں چاہتا لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ کام کم ہونے کی وجہ سے ان کی زندگی عیاشی میں گزررہی ہے - مجھے یہ کہنا ہے کہ ان کو زیادہ سے زیادہ کام دیا جائے - میں کہوں گا کہ ایک ڈپٹی کلکٹر ہر ڈسٹرکٹ پر کلکٹر کی مدد کے لئے رکھا جائے - اور اس کے ساتھ ساتھ کام کا ڈسٹریبیوشن بھی کیا جائے - کلکٹر ہر کمیٹی کا چیرمن سمجھا جاتا ہے ڈپٹی کلکٹر کو وہ کام تفویض کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ ایک سال کے لئے تجربہ کے طور پر ڈپٹی کلکٹر کو رکھا جائے - جو کیسس کلکٹر کے پاس بنڈنگ ہیں وہ اس کے تفویض کئے جائیں - - میں اکزامپل کے طور پر کہوں گا کہ ہمارے پربھنی ضلع میں کلکٹر کے پاس کم از کم سینکڑوں کیسس ایسے پڑے ہوئے ہیں جن میں وکلاء صاحبین نے اپنے بحث ختم کرلی ہے لیکن دیڑھ سال کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی اس پر کوئی تجویز نہیں ہوئی - ایک ایک سال کے بعد بھی کلکٹر تجویز نہیں کرتے - کیا اتنے عرصہ تک ان کے دماغ میں وکیلوں کی بحث رہ سکتی ہے - ہم کیا توقع کرسکتے ہیں کہ وہ انصاف کریں گے - اس کے لئے اس ڈپارٹمنٹ میں تنظیم کرنا چاہیئے - ایک ہی ڈپٹی کلکٹر وہاں رکھا جائے اور دو دو ڈپٹی کلکٹروں کا پوسٹ ابالش کیا جائے اور کام اسطرح تفویض کیا جائے کہ کلکٹر اور ڈپٹی کلکٹر دونوں مل کر کام اچھی طرح کرسکیں - دوسرے انہیں (Judiciary Power) جوڈیشیری پاورس بھی دئے گئے ہیں - گو ریونیو آفس کی طرف سے یہ اختیارات نہیں دئے گئے ہیں - لیکن بہر حال جو بھی اختیارات دئے گئے ہیں وہ فضول ہیں - وہ تو جوڈیشیل آفیسر کے لئے ہونا چاہیئے - اس کے علاوہ ان کو اتنا کام رہتا ہے کہ یہ کام بلاوجہ معلوم ہوتا ہے - گو یہ کام ریونیو کے تعلق سے

نہیں ۔ لیکن پورے اڈمنسٹریشن کے تعلق سے آتا ہے میں حکومت سے استدعا کروں گا کہ یہ جو رقم ان کو دیا گیا ہے وہ بلا وجہ ہے ۔ اس کو بھی کم کرنا چاہیئے ۔

اب دوسری چیز مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ پورے ریوینیو سٹ اپ کو تبدیل کیا جائے ۔ ہم ایک زمانے سے یہ سنتے آرہے ہیں کہ وطن داری سسٹم کو آپ ختم کرنے والے ہیں ۔ اور ان کے بجائے پیڈ پٹواریز (Paid Patwaries) یا پیڈ کرکس کا تقرر کرنے کے لئے سوچ رہے ہیں ۔ کل ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ آپ سب لوگوں کی شکایت کرتے ہیں اس لئے ان کی بھی شکایت کریں گے لیکن ساتھ ساتھ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں اس سسٹم کی تائید کرتا ہوں ۔ مجھے ان کی حدتک یہ کہنا ہے کہ آجکل ہمارا جو وطن داری سسٹم ہے وہ اتنا ناقص ہے کہ اگر اس کو برقرار رکھا جائے تو کسی طرح سے ہمارا ریوینیو ڈپارٹمنٹ سلجھ نہیں سکتا ۔ کرپشن اور مال پراکٹس (Mal practice) کو ختم کرنا ہے تو ابتداً وطن داری سسٹم کو ختم کرنیکی ضرورت ہے اور ان کی جگہ قابل لوگوں کو گورنمنٹ سرویس میں رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اچھی طرح سے کام کرسکیں ۔ انہیں اس کے موقعے حاصل نہیں ہوسکتے جیسے کہ پٹیل پٹواریوں کو مقامی لوگ ہونے اور وطن دار ہونے کی وجہ سے حاصل ہوتے ہیں ۔ ان کے تبادلے ہوتے رہینگے تو کسی مقام کے معلومات حاصل کرنے کے لئے ہی چار چھ ماہ لگ جائیں گے اور وہ اتنا کنٹاکٹ (Contact) نہیں پیدا کرسکیں گے کہ رشوت لیں ۔ اس لئے جس طرح کے دھندے پٹیل پٹواری کرتے ہیں وہ نہیں کرسکیں گے ۔ اس لئے پہلے وطن داری سسٹم کا خاتمہ ہونا چاہیئے ۔

آج کل رشوت لینے کا بھی طریقہ ۔لا ہوا ہے ۔ کل آنریبل ممبر بیدر نے کہا کہ ایسا نہیں ہے ۔ میں ان کے ہی پاس کی ایک مثال دیتا ہوں ۔ یادگیر کے تحصیلدار صاحب کا رفرنس دونگا جہاں ۳۲ کیسس روکے گئے ہیں ۔ یہ کسی گرداور یا پٹیل پٹواری کا کیس نہیں ہے بلکہ تحصیلدار کا کیس ہے ایسی شکایتوں کو دور کرنا ہمارا کام نہیں ہے لیکن حکومت کو توجہ کرنا چاہیئے ۔ میں نہیں کہتا کہ سب آفیسرس ایسے ہی ہیں دوسرے اچھے لوگ بھی ہیں ۔ لیکن آج لینڈ ریفارمس کے تحت لینڈ سنسس کا کام ہورہا ہے اس کی اتنی شکایتیں ہیں کہ ان سے نمٹنا مشکل ہے ۔ لیکن اس کی اصل جڑ پٹیل پٹواری ہیں ۔ لینڈ سنسس کے متعلق مجھے اتنا ہی کہنا ہے کہ اتفاق سے یہ بات ہورہی ہے کہ لینڈ سنسس کے کام کے لئے جو نائب تحصیلدار لئے گئے ہیں ۔ انہیں مرہٹواڑہ میں دیہاتوں میں جاکر مواد جمع کرنا ہے تو ایسے لوگ جو تلگو اور کنڑی جاننے والے ہیں کیسے کام کرسکتے ہیں ۔ اور ان سے کام کی امید کیا کی جاسکتی ہے ۔ ان کے چناؤ کے وقت ذہن میں کیا چیز تھی میری سمجھ میں نہیں آیا ۔ ان لوگوں کے مرہٹی نہ جاننے کا یہ نتیجہ ہے کہ پٹیل پٹواری ان کو چھلندے دیتے ہیں ۔ اس لئے میری سفارش ہے کہ ہر علاقہ میں وہاں کی زبان جاننے والوں کو بھیجا جائے ۔

چونکہ اب وقت کم ہے میں ایچ - ای - ایچ کے پیمنٹ کے سلسلہ میں کچھ نہیں کہتا اس پر دوسرے ساتھی کہینگے - میں جاگیرداروں اور انعامداروں کے متعلق کہتا ہوں - ان کے متعلق بار بار یہ کہا گیا کہ اس کے متعلق سوچا جارہا ہے اور گورنمنٹ عنقریب انعام ابالشن ایکٹ لانے والی ہے لیکن اب تک یہ ایکٹ نہیں لایا گیا - اس کے متعلق مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ پارٹی میں جھگڑا ہوگیا ہے - اگر آج انعام ابالیشن کیا جاتا تو ۱۵ - ۲۰ لاکھ کی بچت ہم کرسکتے تھے - اس کے علاوہ یہ چیز بھی میری سمجھ میں نہیں آئی کہ کانسٹیٹیوشن کے آرٹیکل ۳۱ کے تحت اس میں کیا دقت پیش آسکتی ہے کیونکہ انعام اس آدمی کے مرجانے کے بعد سرکار کو واپس ہو جاتا ہے - انعام کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ پرمیننٹ رائٹ ہے - لیکن یہ ایکٹ ہی نہیں لایا گیا ورنہ ہم یہ توقع کرسکتے تھے کہ انعامس ابالیشن سے ہماری انکم (Income) میں اضافہ ہوگا -

ایک سوال کے جواب میں آنریبل ریوینیو منسٹر نے کہا تھا کہ ایسے جاگیری ایریاز جہاں مالگزاری زیادہ ہے کم کی جارہی ہے - میں مثال کے طور پر تعلقہ پرتور ضلع پربھنی کا حوالہ دینا چاہتا ہوں جہاں ڈبل یا ٹریبل مالگزاری ہے - اس کے لئے میری طرف سے سوالات کئے گئے ریپریزنٹیشن کیا گیا لیکن اب تک اس میں ۲۰ فیصد کی بھی کمی نہیں کی گئی - میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کو یہ حق کیسے پہنچتا ہے کہ ایک ایریا کم میں مالگزاری وصول کرے اور اس کے بازو ہی دوسرے ایریا میں ڈبل یا ٹریبل مالگزاری وصول کرے - میرا یہ دعوی ہے کہ اس طرح سے مالگزاری وصول کرنے کا آپ کو کسی طرح حق نہیں پہنچتا - اس لئے آنریبل منسٹر کنسرنڈ سے میری یہ استدعا ہے کہ جہاں ۲۵ پرسنٹ کی بھی کمی نہیں کی گئی ہے فوراً اس حدتک مالگزاری میں کمی کی جائے - سروے وغیرہ ہونے تک کم از کم ایسا عمل کیا جائے - میں امید کرتا ہوں کہ آنریبل منسٹر میرے کٹ موشنس پر غور کریں گے اور وطن داری سسٹم اور کلکٹرس اور ڈپٹی کلکٹرس سے متعلق میں نے جو کچھ کہا اس کے بارے میں ہاوز کو اطمینان دلایا جائے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - (چنا کنڈور) محکمہ مالگزاری کے آفیس میں آج جو کیفیت ہے اور شکایتوں کا جو تانتا بندھا ہوا ہے وہ ہمیشہ کی طرح قائم ہے - لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک بلا جس کا روز مرہ تجربہ ہورہا ہے وہ ٹائم ہیم سسٹم ہے - پہلے جو موصولہ اور مجاریہ کا طریقہ رائج تھا اس کی جگہ یہ نیا طریقہ اختیار کیا گیا ہے - جب ہم کسی کاغذ کا پتہ لگانا چاہتے ہیں تو نہیں لگتا - اس سے پہلے یہ ہوتا تھا کہ فلاں درخواست آئی ہے - اس کا مختصر مضمون یہ ہے تو اس کا آسانی سے پتہ چل سکتا تھا - یہ معلوم ہوسکتا تھا کہ کسی صیغہ دار نے داب کر تو نہیں رکھا یا وہ درخواست کہیں ڈال تو نہیں دی گئی ہے - اس کی ذمہ داری متعلقہ صیغہ دار پر عائد بھی کرسکتے تھے لیکن آج موصولہ مجاریہ میں ہندسے رہتے ہیں تو کسی کارروائی کا پتہ نہیں چلتا - ایک سال ختم ہونے پر جب ٹیالی ہوتی ہے اسی وقت اس کا علم ہوسکتا ہے - باہر سے جو موصولہ

بھی نہیں اس نے یہ طریقہ ہمارے محکموں میں عائد کیا ہے۔ لیکن محکمہ بندوبست وغیرہ نے جہاں وثائق رہتے ہیں اس ٹاٹن ہیم سسٹم کو انٹراڈیوس کرنے سے انکار کردیا۔ یہ طریقہ مالگزاری کے کارروائیوں کے لئے مناسب نہیں اس لئے کم ازکم تلنگانہ کی حد تک میں کہتا ہوں کہ اس کو ختم کیا جائے۔

اس کے بعد جمع بندی کے سلسلہ میں مجھے یہ کہنا ہے اس میں بہت سی مشکلات ہیں۔ اب بھی نزول تاوان اور دوسری دقتیں ویسی ہی باقی ہیں۔ نزول کے سلسلہ میں مجھے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جہاں کہیں اراضیات کو مکانات کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تو ان سے دھارا خاص لیا جاتا ہے۔ مالگزاری کی رقم وصول کی جاتی ہے۔ حالانکہ مال کے عہدہ داروں کو صاف طور پر یہ معلوم رہتا ہے کہ گاؤٹھان کے تحت لینے کے بعد ایک معمولی سی چیز یہ رہ جاتی ہے کہ پٹہ سے عمل اخراج کرکے گاؤٹھان میں شریک کیا جائے۔ یہ چیز نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں پر بار عائد ہورہا ہے اس لئے اس کو ختم کیا جائے۔

اس کے ساتھ تاوان کا سوال ہے۔ تاوان ان اراضیات پر عائد نہیں کیا جاتا جو بنچرائی اور برمبوک کی اراضیات ہیں۔ لیکن ہمارا تجربہ یہ ہے کہ تاوان بھی بڑے پٹہ داروں پر عائد نہیں کیا جاتا۔ اگر عائد کیا جاتا ہے تو وہ چھوٹے کسانوں پر اور وہ بھی اس کو مالگزرای کے پانچ گنا تک بڑھا کر۔ اگر دکھانے کے لئے کسی بڑے آدمی پر تاوان عائد کیا جاتا ہے تو وہ منسٹر صاحب کے پاس آکر بوم مارنے کے ساتھ ہی پھر معاف ہوجاتا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ پہلے عائد کرنے اور پھر معاف کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اس طرح سے کاغذات خراب کرنے سے کیا فائدہ ہے۔ جہاں تمام لوگوں کے نام پرگشتیات ۱۰، ۸ وغیرہ کے تحت پٹہ ہونا ضروری ہے وہ کیوں نہیں کیا جاتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ دفتریت کا ہی چکر نہیں ہے بلکہ کاہلی اور سستی کے ساتھ ساتھ منسٹر صاحب کی عدم توجہ کا نتیجہ ہے یہ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ منسٹر صاحب کو اس کا علم ہی نہیں۔ لیکن ایسی کارروائیاں جو پس پشت ڈال دی گئی ہیں ۲۱ ہزار ہیں۔ ان کا تصفیہ نہیں ہوا ہے ان ۲۱ ہزار درخواستوں کے لئے یہ احکام دیجئے تاکہ آئندہ آنے والی جمع بندی میں اس کا تصفیہ کردیا جائے۔ اس سلسلے میں یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ عذر داریاں پیش ہوتی ہیں اور مقدمہ بازی ہوتی ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ کئی مثلیں بغیر کارروائی کے پڑی ہیں۔ ان مثلوں کو نکال کر آئندہ جمعبندی تک تصفیہ کرنا ضروری ہے۔

پٹوں کے سلسلے میں یہ دیکھا گیا ہے کہ ۱۳۴۲ ف میں پردادا کے نام پر پٹہ ہوا تھا۔ اور آج تک اسی نام پر چلا آرہا ہے۔ پٹوں کی فہرست اگر آپ اٹھا کر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ زیادہ تر پٹے مردوں کے نام پر ہیں۔ کم از کم روٹین ورک (Routine work) کے طور پر تو ان کی منتقلی ہو جانی چاہیئے اور جو فی الحقیقت اس وقت قابض ہے اس کے نام پٹہ ہوجانا چاہیئے۔ لیکن منسٹر صاحب ان

جھنجھٹوں میں جانا نہیں چاھتے - اس جانب خاص توجه کی جانی ضروری ھے - جنگلات کے سلسلے میں اندرون صحرا جن اراضیات پر ۱۹۴۹ ع تک قبضه ھے اور جنکے نام فیصل پٹیوں میں درج ھیں ان کے نام پٹے کئے جانے کے احکام ھیں - اس مدت کے بعد بھی پٹه کرنے کا مطالبه ھارا ھے اور ھم اس کو منوا کر چھوڑینگے لیکن اب تک پٹے نه ھونے کی وجه سے بعض مقامات پر بیدخل کرنے کے لئے ظلم کیا جارھا ھے - مال سے احکام تو دئے جاتے ھیں لیکن وہ محکمه جنگلات میں جا کر سڑتے رھتے ھیں - اور اس طرح ایک محکمه جو حکم دیتا ھے دوسرا محکمه اس میں روڑے اٹکاتا ھے - خوش قسمتی سے یه دونوں محکمے ایک ھی منسٹر کے سپرد ھیں - لیکن اس میں تضاد برتا جاتا ھے - کوئی بھی کامن سنس رکھنے والا آدمی اس کو سمجھنے سے قاصر ھے که مال کے احکام کو جنگلات کا محکمه کیوں پس پشت ڈالتا ھے -

مال کے سلسله میں یا جمعبندی کے سلسلے میں اگر کوئی درخواست دیتے ھیں تو اس کے لئے احکام ھیں که ۱۰ دن کے اندر جا کر تنقیح کریں - لیکن عہده داران مال درخواست دینے کے مہینه دیڑھ مہینه بعد جا کر تنقیح کرتے ھیں - اور اس بارے میں ایک الٹی منطق پیدا ھوتی ھے - اور اس وقت موقع معائینه کرکے جو ریلیف دی جانی چاھیئے بعد از وقت تنقیح کرنے سے ریلیف ملنے میں پیچیدگیاں پیدا ھوتی ھیں - اور بعد میں مرافع کرنا پڑتا ھے اس طرح ایک لٹیگیشن (Litigation) کی صورت پیدا ھوتی ھے - ۱۰ دن کے اندر تنقیح کرکے رپورٹ پیش کرنے کے احکام ھیں لیکن ۱۰ دن کے بعد تنقیح کرنے کی وجه سے کسانوں کو اس کا فائده نہیں پہنچتا - اس بارے میں توجه کی جانی چاھیئے -

نالوں کے تحت جو کاشت ھوتی ھے جس کو تلگو میں "پرے کالوا" کہتے ھیں اس سلسلے میں میرے پیش رو ایک آنریبل ممبر تفصیل سے کہه چکے ھیں - اس سلسلے میں بھی رلیف ملنا ضروری ھے - حکومت اپنے پر کوئی ذمه داری لینا نہیں چاھتی - لیکن ھمارے وصول کرنے کے لئے تیار ھوجاتی ھے - میں منسٹر صاحب سے کہوں گا که وہ اس پر بھی توجه کریں -

ڈسٹرکشن آف وائیلڈ اینملس (Destruction of wild animals) کیلئے ایک ھزار روپیئے رکھے گئے ھیں - نہیں معلوم یه رقم کس طرح استعمال ھوتی ھے - کون اس رقم کو منظور کرتا ھے - کئی درندے کسانوں کی فصلوں کو خراب کردیتے ھیں - پولس میں درخواست دیجاتی ھے تو وھاں سے کوئی کارروائی نہیں ھوتی - مجبوراً کسان خود لاٹھی برچھے لیکر درندوں کا مقابله کرتے ھیں - لیکن آپ کا محکمه سوتا رھتا ھے - جہاں ایسی اطلاع ملے فوری مدد پہنچانے کی ضرورت ھے - کیونکه اکثر اوقات ان وائیلڈ انیملس سے رعایا کو جانی نقصان بھی پہنچ جاتا ھے - چنانچه حال ھی میں میری کانسٹی ٹیونسی میں ایسا ھوا - وھاں کے لوگ لاٹھیاں لیکر چیتے کا مقابله کرنے گئے اور تین آدمی زخمی ھوگئے - انہیں سیریس زخم آئے - اور وہ عثمانیه ھاسپٹل میں رجوع کئے گئے -

آخر میں میں یہ کہتے ہوئے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں کہ جو کچھ بھی احکام یا قوانین ہیں کم از کم اس پر پورا پورا عمل کیا جائے۔

سری رنگراؤ دینمکپ (گنگا کھیڑ) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ پولس ڈپارٹمنٹ کے بعد ریونیو ڈپارٹمنٹ میں کرپشن کا دور دورہ شروع ہوگیا ہے ۔ ہمیں یہ امید تھی کہ کم از کم پاپولر گورنمنٹ آنے کے بعد ریونیو ڈپارٹمنٹ میں کچھ افیشنسی (Efficiency) آئیگی۔ کسانوں اور عوام میں ایسی امیدیں تھیں لیکن سب کو ناامید ہونا پڑا ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ عوام کا کوئی کام جلد نہیں ہوتا ۔ ہزاروں درخواستیں پڑی رہتی ہیں ۔ لیکن ان دونوں ڈپارٹمنٹ میں کرپشن کا دور دورہ جاری ہے۔ بلکہ پہلے سے زیادہ اب بڑھ گیا ہے۔ اسکی بہت سی مثالیں موجود ہیں ۔ خاصکر پر بھنی ضلع میں تو ریونیو ڈپارٹمنٹ نے افیشنسی (Efficiency) سے ڈائیورس (Divorce) لے لیا ہے۔ آنریبل ممبر پربھنی نے اس بارے میں شکایت کی ۔ لیکن ریونیو منسٹر صاحب نے کوئی فیصلہ نہیں کیا ۔ فارسٹس ڈپارٹمنٹ اور ریونیو ڈپارٹمنٹ میں اسکی کئی مثالیں موجود ہیں ۔ میں آپ کو بتاؤنگا کہ گنگا کھیڑ میں کس طرح بد انتظامی ہورہی ہے ۔ میں آنریبل منسٹر فار فارسٹس سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پورے اسٹیٹ میں کتنے درخت ہیں جن پر مارک اوٹ کیا گیا ہے۔ اور کتنے ان مارکڈ (Un-marked) ہیں ۔ آصف آباد ۔ منچریال اور نرمل میں ہزاروں درخت ایسے ہیں جو انمارکڈ ہیں اور جن کو کنٹراکٹر نے فروخت کر لیا ہے ۔ کیونکہ وہاں کے چوکیدار صحرادار وغیرہ اس کنٹراکٹر سے ہاتھ ملائے ہوئے ہوتے ہیں اور وہی کٹواتے ہیں ۔ میرا دعوی ہے کہ اس طرح ان مارکڈ درختوں کے کٹوالینے سے گورنمنٹ کا لاکھوں روپئے کا نقصان ہورہا ہے اور جو پیسہ سرکاری خزانہ میں آنا چاہئے تھا نہیں آرہا ہے۔ اس پر کڑی نگرانی نہیں کیجاتی ۔ آبکاری کے سلسلہ میں میں گنگا کھیڑ کی مثال دونگا ۔ موضع راجورہ میں ہریجنوں کو ری ہیبلیٹیشن کے سلسلے میں کچھ رقم ۸۰ روپئے یا ۱۰۰ روپئے کے حساب سے دی گئی ہے ۔وہ رقم تو انتہائی سختی کے ساتھ وصول کیجارہی ہے۔ لیکن کنٹراکٹرس کے ذمہ ہزاروں لاکھوں روپئے کا جو بقایا ہے ایسے اشخاص سے وصول نہیں کیا جاتا ۔ انہیں مزید کنٹراکٹس دئے جاتے ہیں ۔ ایک سال بڑے بھائی کے نام پر دوسرے سال منجھلے بھائی کے نام پر تیسرے سال چھوٹے بھائی کے نام پر گتہ دیا جاتا ہے۔ جس گتہ دار سے ۱۰ ہزار روپئے وصول ہونے ہیں وہاں تو کوئی سختی نہیں کیجاتی لیکن جن لوگوں کو ۸۰ روپئے یا ۱۰۰ روپئے جو ری ہیبلیٹیشن کے سلسلے میں دئے گئے تھے انکے مکان یا ٹین وغیرہ ضبط کرکے وصول کئے جاتے ہیں ۔ میں کہونگا کہ یہ ایک طرح کا نیپوٹزم (Nepotism) ہے۔ اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ بڑے لوگوں پر اگر لاکھوں روپئے بقایا بھی ہو تو حکومت انکی طرفداری کرتی ہے اور غریبوں پر ظلم کرکے وصول کیا جاتا ہے ۔ اس لئے یہ کیوں نہ کہا جائے کہ حکومت سرمایہ داروں اور بڑے بڑے زمینداروں کی ہے۔ اور وہ غریبوں کی کوئی عزت نہیں کرتی ۔ میں آنریبل منسٹر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس زمانہ میں یہ نظریہ کہاں تک کامیاب ہو سکتا ہے ۔ قانون کی پابندی

تو سب کے لئے مساوی ہونی چاہئیے - میں گنگا کھیڑ کی دو تین مثالیں دونگا کہ کسطرح بد انتظامی ہورہی ہے۔ پٹواریوں کے بارے میں بہت سے آنریبل ممبرس نے کہا کہ وہ کتنی بٹے بازیاں کرتے ہیں - ایک آدمی زندہ ہے۔ اور وہ فارم نمبر ۳۱۷۹ سے وظیفہ اٹھا رہا ہے - اس کی ایک زمین سروے نمبر ۲۷۰ ہے - اس کے بارے میں پٹواری رپورٹ کرتا ہے کہ وہ شخص مر گیا ہے - اس سے بڑھکر بد انتظامی اور کیا ہوسکتی ہے - وہاں کا تحصیلدار بھی پٹواری کا ساتھ دیتا ہے -

جب اس کے وظیفہ کا فارم بتایا جا کر اوس کے حیات کی تصدیق کیجاتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ مجھے علم نہیں تھا اس پر پٹواری کو معطل کیا جاتا ہے اور پھر اسکو بحال کیا جاتا ہے اس طرح تین چار مرتبہ معطل ہونے کے بعد وہاں کے لوگ پٹواری کو جوتے مارتے ہیں اس کے باوجود وہاں کے تحصیلدار صاحب کو پٹواری سے اسقدر محبت ہے کہ وہ اس کو خدمت پر بحال رکھتے ہیں -

دوسری چیز یہ ہے کہ گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے کہ محفوظ لگانداروں کو کھیتوں سے بیدخل کیا جائے - اس کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ وہاں کے تحصیلدار نے رام سیتا بائی کو اس کے کھیت سے بید خل کردیا - جھوٹے مقدمات قائم کرکے محفوظ قولداروں کو جیل بھیجدیا جاتا ہے اور تحصیلدار محفوظ قولداروں کو زمینات سے بیدخل کر رہے ہیں اور اون کو جیل کی ہوا کھلائی جاتی ہے۔ مکان نمبر (۸۳۳) کسٹوڈین کی نگرانی میں نہ ہونے کے باوجود اوس کے حوالے سے مکان نمبر (۴۷۰) کو ضبط کیا گیا ہے۔ اور بعد میں کہا جاتا ہے کہ ہمکو معلوم نہیں تھا گرداور نے ضبط کیا ہے۔ گنگا کھیڑ میں اکثر واقعات ایسے ہوئے ہیں کہ مسلمان صاحبین زندہ ہونے کے باوجود انکی فوتی کی رپورٹ دیجاتی ہے۔ وہاں کے مسلمانوں کے کھیت ضبط کئے جاتے ہیں - وہاں قبرستان کے پلاس بنائے جاتے ہیں - میں نے ان تمام واقعات کی اخبارات کے ذریعہ بیان دیکر حکام متعلقہ کی توجہ مبذول کرانے کی کوشش کی اور اڈمنسٹر اتھاریٹیز کو متوجہ کیا تو میرے ہاں ڈپٹی کلکٹر نے مراسلہ بھیجا کہ آپ نے جو بیانات دئے ہیں اس کے جواب کے لئے تیار ہو جائیں - اس کے بعد کلکٹر نے انہیں دبایا - سینا کے مالک پر بھی جھوٹے مقدمات قائم کئے گئے کیونکہ وہ مسلمان ہیں - وہاں کا تحصیلدار مسلمانوں سے دشمنی رکھتا ہے اور جھوٹے مقدمات دائر کرتا ہے - میں ریوینیو منسٹر صاحب سے امید کرتا ہوں کہ ان امور کی جانب توجہ کرینگے اور اس کا انسداد کرنیکی کوشش کرینگے ایسی کئی چیزیں ہیں جو میں بتا سکتا ہوں میں ٹھوس معلومات آپکے سامنے پیش کرسکتا ہوں

میں اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہونگا کہ راج پرمکھہ کو جو معاوضہ دیا جاتا ہے اوسکے متعلق پرائیم منسٹر (Prime Minister.) نے اپیل (Appeal) کی تھی کہ اس میں کچھ کمی قبول کرلیں - اس کی اطلاع ملی تھی کہ راج پرمکھہ نے ۲۵ لاکھ کی رقم کی کمی کو قبول کرلیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اوس کو ہاؤز کے سامنے لانا چاہئیے کہ آیا یہ حقیقت ہے یا کہ مرہٹی میں ایک کہاوت ہے کہ

اسطرح راج بر مکھہ نے ۲۰ لاکھ روپئیے کی کمی کو قبول کیاھے۔ میں آنریبل منسٹر سے پوچھنا چاھتا ھوں کہ کیا ان ۲۰ لاکھ کو ڈیڈکٹ (Deduct) کر کے دے رہے ھیں یا نہیں ۔ مجھے امید ھے کہ میں نے جو مسائل ھاوز کے سامنے رکھے ھیں ان پر غور کیا جائے گا اور آنریبل منسٹر اپنے اسٹیٹمنٹ میں انکا تفصیلی جواب دینگے۔

شری شرن گوڑہ انعامدار (اندولہ ۔ جیورگی) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ میں نے لینڈ ریوینیو پر کٹ موشن پیش کیاھے اور اس پر اپنے خیالات کا اظہار کرونگا ۔ ابھی یو ۔ پی ۔ پی کی طرف سے ایک آنریبل ممبر نے وطنداریوں کو برخاست کرنے کے متعلق جو فرمایا میں اوس سے بالکل متفق ھوں ۔ ایک چیز اگر میں کہوں تو نا مناسب نہوگی کہ جب ھم دیہاتوں میں جاتے ھیں تو دیکھتے ھیں کہ دیہات کے اکثر خاندانوں کی تباھی کا اصلی سبب یہ پٹیل پٹواری ھیں میں آپ سے یہ بھی کہونگا کہ مرحوم میر محبوب علیخاں (بادشاہ) کے زمانے میں کسی کا انتقال ھوا تو اونکی وراثت کا تصفیہ میر عثمان علیخاں کے زمانے میں بھی نہیں ھوا ۔ اور میں سمجھتا ھوں کہ جو لوگ میر عثمان علیخاں کے زمانے میں انتقال کر گئے ھیں اون کی وراثت کا تصفیہ اس کانگریس دور میں نہیں ھوگا حالانکہ تحصیلدار جو تعلقہ میں رھتاھے۔ اوس کا فرض ھے کہ جہاں کہیں وہ دورہ پر جائے پٹیل پٹواریوں کو بلاکر تخته جات وراثت طلب کرے اور یہ دیکھے کہ عملیات برابر ھو رھے ھیں یا نہیں جب لوگ درخواست پیش کرتے ھیں کہ پٹیل پٹواریوں نے تخته جات وراثت داخل نہیں کیاھے تو انکا کام ھے کہ پٹیل پٹواریوں سے تخته جات وراثت طلب کرکے وراثت کی منظوری دیں ۔ ھمارے ھاں چنور ایک موضع ھے اس میں سید ولد عبدالرحمن نامی ایک شخص تھا اوسی نام کا ایک دوسرا آدمی بھی تھا ۔ سید کا انتقال ھوگیا ۔ سید کے بیٹے کا نام بھی عبدالرحمن تھا ۔ نتیجہ یہ ھوا کہ وہ غیر مستحق شخص رجوع ھوا اورکھیت اسکے نام پرکر دیا گیا ۔ اسطرح جائیداد ایک خاندان سے دوسرے خاندان میں منتقل ھوگئی ۔ اس غلطی کی پاداش میں تحصیلدار صاحب نے صرف یہ سزا دی کہ معطل کردیا ۔ اور پھر بحال بھی کردیا گیا ۔ ان حالات میں میں مناسب سمجھتا ھوں کہ پٹیل پٹواری کا جو سسٹم ھے اوس کو برخاست کرنا چاھئیے اور ازسر نو ولیج ایکٹ کے تحت ایک عہدہ دار کو مقرر کرنا چاھئیے جو کوالیفائیڈ بھی ھو اوس کا امتحان لیکر اس کام کے لئیے مقرر کرنا چاھئیے ۔ میں سمجھتا ھوں کہ بمبئی میں وطنداری سسٹم کے بارے میں پٹواریوں کے بارے میں جو قانون نافذ کیا گیاھے تلاٹی مقرر کرنے کا ویسا ھی قانون یہاں بھی نافذ کرنا چاھئیے۔ چیف منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ اس بارے میں بہت جلد یہاں بھی سوچا جائے گا لیکن ایک سال گزر گیا اب تک کچھ نہیں ھوا

دوسری چیز یہ کہ دوران پولیس ایکشن میں یہاں کے جو لوگ پریشان ھوکر یونین کے متصلہ علاقوں میں چلے گئے تھے الند ۔ سندھنور ۔ لنگسگور ۔ پلبرگہ ۔ کپل و بیدر اورعثمان آباد کے اضلاع سے بھی لوگ گئے تھے ۔ یہ لوگ دھشت زدہ ھوکر یونین کے علاقے میں گئے تھے ۔ سپٹمبر کے مہینے میں گئے اور اکٹوبر میں واپس

آئے تھے - یہ زمانہ تخم ریزی کا تھا ان کے موجود نہ رہنے کی وجہ سے وہ تخم ریزی نہ کر سکے اس لئے اوس زمانہ کے کلکٹروں نے معافی کے احکام دیدئے لیکن آج کل کے کلکٹر صاحبین اوس محاصل کو بر آئندہ سمجھکر زبر دستی وصول کررہے ہیں - حالانکہ یہ غلط ہے- میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل منسٹر صاحب اسطرف توجہ کرینگے اور فوری معافی دینے کے احکامات اجرا فرمائینگے تاکہ انکی تکلیف رفع ہوسکے - کیونکہ ایک تو وہ اوس سال کی فصل کا نقصان برداشت کر چکے ہیں اور دوسرے یہ کہ یونین کے علاقوں میں منتقلی کی وجہ سے انکو زائد مصارف برداشت کرنے پڑے ہیں - میں آنریبل منسٹر سے اپیل کرونگا کہ اب تک زبر دستی جو محاصل وصول کیا گیا ہے اور جسکی وصولی کی کارروائی زیر دوران ہے اس کی معافی کے احکام اجرا کئے جائیں - سرحد سے ۱۰ میل اندر جو مواضعات ہیں انکی حد تک سنہ ۴۸-۴۹ع کی بابتہ محاصل کی معافی کے احکامات اجرا کئے جائیں -

ایک اور چیز جسکی طرف مجھے توجہ دلانا ہے وہ یہ ہے کہ دوران الکشن میں ہمارا یہ تجربہ رہا ہے کہ ریوینیو آفیسرس ایک پولیٹیکل پارٹی کی سائیڈ لیتے ہیں اس لئے میرا خیال یہ ہے کہ ریوینیو آفیسر الکشن آفیسر نہیں ہونا چاہئے بلکہ یہ کام جوڈیشل ڈپارٹمنٹ کے لوگوں کے تفویض کیا جا سکتا ہے- سنٹرل گورنمنٹ سے اس بارے میں ریپریزنٹیشن (Representation) کیا جائے کہ جوڈیشل آفیسرس الکشن آفیسرس ہونے چاہئیں کیونکہ وہ پولیٹیکل پارٹیز کے اثرات میں نہیں آتے اور بہترین طریقہ پر کام کر سکتے ہیں - جنرل الکشنس کے بعد جتنے بھی بائی الکشن (By-Election) ہوئے اوس میں ہم نے دیکھا ہے کہ اکثر صورتوں میں کلکٹرس اور ڈپٹی کلٹرس نے دوسری پارٹیوں کے کیانڈیڈیٹس (Candidates) کے ساتھ نا انصافی کی - الکشن میں طرفداری سے کام لیا گیا - عین اوسی وقت دورے کرکے پٹیل پٹواریوں کو بلا کر ان کو پابند کیا گیا کہ فلاں تاریخ اوٹرس کو لانا چاہئے -اسطرح ریوینیو آفیسرس کا رویہ رہا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ فلاں پارٹی کے لوگ اگر چن کر آجائیں تو ایک نہ ایک دن وہ منسٹر بنیں گے اور ہمیں کچھ نہ کچھ پروموشن (Promotion) مل جائے گا - اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مال کے عہدہ داروں کے بجائے الکشن کے کاروبار جوڈیشل آفیسرس کے تفویض کئے جانے چاہیں کیونکہ جو ڈیشل عہدہ دار ہائیکورٹ کے تحت ہوتے ہیں اور ہائیکورٹ سپریم کورٹ کے تحت ہے- اگر ایسا ہو جائے تو کسی پولیٹکل پارٹی کو شکایت کا موقع باقی نہیں رہیگا -

اس کے علاوہ میں اور ایک چیز عرض کرونگا - وہ یہ کہ ہمارے ہاں جیورگی - شاہ پور اور شورا پور کی فصل کی حالت اچھی نہیں ہے- ریپریزنٹیشن کے باوجود کوئی توجہ نہیں کی گئی ہے- صرف شورا پور کی حد تک ۱۰ ہزار روپیہ تقسیم کئے گئے ہیں لیکن وہ بھی ایسے لوگوں کو دیئے گئے ہیں (تختہ جات طلب کرکے ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا) جو بالکل مستحق نہیں تھے - مثال کے طور پر میں کہونگا کہ وڑیکل حلقے میں جہاں

تخم ریزی تک نہیں ہوئی تھی وہاں کے پٹیل کے نام دو سو روپیہ دئے گئے ہیں - اور پٹواری کے نام پر چار سو روپیہ اور ایک صاحب ہیں انکے نام پر دو سو روپیہ - یہ تقسیم کرنے کا طریقہ کچھ مناسب نہیں ہے - ۲۰-۲۵ روپیہ مالگزاری دینے والے جو کاشتکار ہیں اون لوگوں کو فائدہ حاصل کرنے کا موقع دینا چاہئے وہی اسکے زیادہ مستحق ہوتے ہیں نہ کہ پٹیل پٹواری یا ساہوکار اور بڑے زمیندار اسیطرح باؤلی کھودنے کے لئے جو امداد دیجاتی ہے وہ ایسے لوگوں کو دیجاتی ہے جو ہزاروں روپیوں کی جائیداد رکھتے ہیں - آئیل انجنس اور تقاوی بھی ایسے ہی لوگوں کو دیجاتی ہے- ۲۰-۲۵ روپیہ مالگزاری ادا کرنے والے اور متوسط طبقہ کے کاشتکاران مراعات سے محروم رہتے ہیں - اس لئے میں آنریبل منسٹر سے عرض کرونگا کہ تقاوی کے طریقے میں تبدیلی کیجائے اور دس روپیہ سے لیکر ۵۰ روپیہ تک مالگزاری ادا کرنے والوں کو ترجیح دیجانی چاہئے گورنمنٹ کے پاس اس سلسلہ میں کئی درخواستیں آئی ہیں کہ زبر دستی ریوینیو وصول کیجارہی ہے اس کی موقوفی کے احکام بھی جاری کرنا مناسب ہے- اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

శ్రీ బి. ధర్మబిక్షం (సూర్యాపేట—జనరల్)

అధ్యక్షా,

ఆబ్కారీ మద్దు విషయం వచ్చినప్పుడు చాలా మంది అసెంబ్లీసభ్యులు అనేకసార్లు మాట్లాడటం జరిగింది. ఆబ్కారీగురించి ఆలోచిస్తే, ఇది చాలా క్లిష్టమైన సమస్య అని తెలుసుకోవచ్చును. ఇది వెనుకబడినజాతులను గురించిన సమస్య. ఆడవాళ్లు పట్నవాలలోను పల్లెలలోను ఉన్నప్పుడు మగ వాళ్లు అడవులలో ఉండే జాతి. ఇది చాలా వెనుకబడిన జాతి. ఈ వెనుకబడిన జాతులలో ఇంకా ఫ్యూడలిజమ్‌నకు సమాజలక్షణాలు ఉన్నవి. వీళ్ల కష్టాలును బయటకు తీసుకురావాలనే ఉద్దేశంతోటి నేను మాట్లాడుతున్నాను.

[Mr. Deputy Speaker in the Chair]

అధికారుల ఇష్టం వచ్చినట్లు యీ జాతినుండి డబ్బు వసూలు చేయడం లంచాలు వసూలు చేయడం జరుగుతోంది. దీనిని గురించి షికాయిత్ ప్రభుత్వదృష్టికి తెచ్చినా, దానిని పరిష్కరించకుండా ఉండటం జరుగుతోంది. ప్రభుత్వానికి ఆబ్కారీశాఖ నుంచి వస్తున్న ఆదాయం మరే ఇతర శాఖనుంచి కూడా రావడం లేదు. ఈ విషయం ప్రభుత్వానికి కూడా తెలుసు. ౮ కోట్ల, ౮౦ లక్షల వరకూ యీ ఆబ్కారీశాఖనుంచి ప్రభుత్వానికి ఆదాయం వస్తోంది. రెవిన్యూశాఖనుండి ౫ కోట్లు ఆదాయం వస్తోంది. ౫ కోట్లు ఆదాయం వచ్చే రెవిన్యూ శాఖ క్రింద ఇరిగేషన్ ప్లానులకు; ప్రాజెక్టులకు; చెరువులకుంటల బాగుచేస్తామనే ప్లానుకోసం; ఎంతో డబ్బు ఖర్చు చేస్తున్నారు కాని, ౮ కోట్ల ౮౦ లక్షలు ఆదాయం వచ్చే యీ ఆబ్కారీశాఖకు ఒక పైస అయినా ఖర్చు చేస్తున్నారా అంటే చేయడం లేదు. కమీషనర్, డిప్యూటీకమీషనర్, సూపరెంటెండెంట్, ఇంకా లంచాలు వసూలు చేసుకొనే ఇతర అధికారులకు ఎడ్మినిస్ట్రేషన్ (Administration) పేరు మీద ౯౦ లక్షలు ఖర్చు చేస్తున్నారు. అంతేగాని, యీ పరిశ్రమ అభివృద్ధి చేయడానికి ఒక పైస కూడ ఖర్చు చేసినట్లు ఎక్కడా కనుపించదు. ఈ శాఖలోని గీత పారిశ్రామికులు చేసే కష్టాన్ని దోచుకోడానికే ప్రభుత్వం ఉంది గాని, వాళ్ల పరిశ్రమాభివృద్ధి చేయడానికి ఏ మాత్రము కృషి చేస్తోందా అంటే చేస్తున్నట్లు ఎక్కడా

కనుపించడం లేదు. అయితే వీరు బడ్జెటు వివరణలో ఏమన్నారంటే, "అసలు యీ శాఖ యొక్క ఆదాయం తగ్గుతోంది ; వెనుకటి బకాయిలు వసూలు చేయడం వల్ల ఆదాయం పెరిగిందేగాని, యీ శాఖయొక్క ఆదాయం తగ్గుతోంది" అని చెప్పారు. చెట్ల సంఖ్య రోజురోజుకు క్షీణిస్తుంది ౧౩౬౦ ఫసలీలో 30 లక్షల చెట్లు ఉంటే, ౧౩౬౨ సం|| లో ౨౬ లక్షల చెట్లకు జారిపోయింది. చెట్ల సంఖ్య పెరగడానికి, ఉన్న చెట్లు సరిగా అభివృద్ధి అయ్యేందుకు ప్రభుత్వం ప్రయత్న చేయాలని వివరణలో మాత్రం వ్రాశారు. ఈ వివరణలో అసఫియా వంశమునుంచి అలాగే ఉంది. ప్రజలను సంతోషపెట్టేందుకు, నైతికంగా మాట్లాడటం తప్పితే వాస్తవానికి చెట్లను పెంచడానికి చెట్లు సరిగా అభివృద్ధి అయ్యేందుకు ఏమాత్రం శ్రద్ధ వహించడం లేదు. ఈ రెండు సంవత్సరాలలోనే ఇన్ని చెట్లు చచ్చిపోయాయంటే, యీ ప్రభుత్వము చెట్లను గురించి ఏమి శ్రద్ధ తీసుకొంటోంది? ఈ చెట్లను కాపాడటానికి, వీటి అభివృద్ధికి, యీ చెట్ల సంఖ్యను పెంచడానికి దీనిని గురించి ఏమైనా చర్చించిందా అని నేను ప్రశ్నిస్తున్నా పంచవర్ష ప్రణాళికలో మున్షీగారు ఎన్నో చెట్లు పెంచినట్లు కనిపిస్తుంది గాని ఆదాయం వచ్చే తాటి ఈత చెట్లపైన మాత్రం ఏమీ శ్రద్ధ తీసుకొన్నట్లు కనుపించదు. ౭ కోట్ల, ౭౮ లక్షలు ఆదాయాన్ని ప్రభుత్వం యీ శాఖనుంచి సంపాయిస్తోందిగదా ; ప్రభుత్వం యీ చెట్లను పెంచడానికి వేసే ప్లాను ఏమిటి? దీనికోసం, యీ చెట్ల సంఖ్యను పెంచడంకోసం, యీ చెట్ల అభివృద్ధి కోసం వీటినన్నింటిని విచారించేందుకు కమిటీ ఏర్పైనా ఉందా అనేది చూడాలి. చెట్లు చచ్చేందుకు ఎన్నో జబ్బులున్నాయి. నల్లగొండ జిల్లాలో చూస్తే, యీ చెట్లకు జబ్బులు పట్టి, గెలలకు పురుగులు పట్టి గెలలు విరిగిపోయాయి. ఈతచెట్లకు జబ్బులు వచ్చి చచ్చి పోయాయి. నూటికి పదివంతుల్ని చొప్పున ప్రతి సంవత్సరం చెట్లు చచ్చిపోతున్నాయి. అయినప్పటికీ కలాలీలు ప్రతి చెట్టుకు ధర చెల్లించవలసివస్తోంది. వారు యీ డబ్బును ఎక్కడనుంచి తెస్తారనేదీ ప్రభుత్వం ఆలోచించడం లేదు. ప్రభుత్వం సరిగా నెంబర్లు వేసిన చెట్లు చచ్చినా, బ్రతికినా కలాలీలే జిమ్మేదారు అని చెప్పి వారినుండి డబ్బు వసూలు చేయడం జరుగుతోంది. వ్యవసాయదారులు, చదువుకొన్నవారు ; డబ్బు ఉన్నవారు. వారు నడిపిన పోరాటాల ఫలితంగా వారికి తలఖ్‌మాల్ మంజూరు చేసింది. కాని యీ గీత పారిశ్రామిక కలాలీలకు ఎందుకు తలఖ్‌మాల్ మంజూరు చేయడంలేదో అర్థం కావడంలేదు. ప్రభుత్వం పక్షపాతం వహించి, ప్రభుత్వానికి మేజర్ ఆదాయం వచ్చే శాఖ మీద యీ రకంగా నిర్లక్ష్యం వహించడం చాలా శోచనీయం. దీనిని ప్రభుత్వం గుర్తించకపోతే, గీతపని వారంతా ఐక్యమై, పోరాటాలు సాగించి తమ కోర్కెలను నెరవేర్చుకోవలసిన అవసరం ఏర్పడుతుంది. జనాభాలో భారతదేశంలో చేనేత పారిశ్రామికులు ప్రధానమైనవారని అంటారు. మన హైదరాబాదు స్టేటులో చూడబోతే, ౧౦ లక్షలమంది చేనేత పారిశ్రామికులు ౧౩ లక్షలమంది గీత పారిశ్రామికులు ఉన్నారు. ఈ రెండు పరిశ్రమలు రెండు లక్షల తేడాలో హైదరాబాదు స్టేటులో ఉన్నాయి. ౧౩ లక్షలు జనాభా ఉన్న యీ గీత పారిశ్రామికులను ఏ విధంగా బాగుచేయాలనేది ప్రభుత్వం ఆలోచిస్తోందా అంటే, ఆ విధంగా ఆలోచిస్తున్నట్లు కనుపించదు. ప్రభుత్వము, సహకార సంఘాలు పెడితే దేశం అభివృద్ధి అవుతుందని ఘంటాపథంగా, ప్రచారం ద్వారా, రేడియో ద్వారా ప్రకటిస్తోంది.

شری دھرما بھکشم - مسٹر اسپیکر - ٹائم ہو گیا ہے - اس معاملہ میں کسی کو زیادہ انفرمیشن نہیں ہے انکو انفرمیشن دے رہا ہوں -

అయితే, ఈ గీత పారిశ్రామికులు కూడా సహకార సంఘాలు కావాలని అంటున్నారు. చేనేత పారిశ్రామికులు చాలా కాలంక్రిందనే సహకార సంఘాలు పెట్టారు. చేనేత పారిశ్రామికులు పట్టణాలలో వుండి, చదువుకున్నవారవడముచేత వారు మధ్య తరగతివారవడముచేత వారు ప్రభుత్వ పై వత్తిడి తేవడంవల్ల ప్రభుత్వము వారి కోర్కెలను తొందరగా గుర్తించింది. కాని గీతపారిశ్రామికులు అడవులలో వుంటారు. చెట్లల్లో వుంటారు. కాబట్టి వారిపట్ల నిర్లక్ష్య వైఖరి అవలంభిస్తోంది. వీరికి సహకార సంఘాలు నెలకొల్పితే చేరుటకు వారు సిద్ధంగా వున్నారు. ఆ సహకార సంఘాలను వారు జయప్రదంగా నడిపించ గలరు కూడ. ఆంధ్రలో గీతపారిశ్రామికులు బెల్లం పరిశ్రమను అభివృద్ధి చేశారు. కల్లుతోపాటు బెల్లం ఉత్పత్తిని పెంచే అవకాశం వుంది. ప్రభుత్వం వారికి సహకార సంఘాలనేర్పాటు చేసేందుకు సిద్ధంగాలేదు. వారికి సహకార సంఘాలు నెలకొల్పేందుకు ప్రభుత్వం జోక్యం పుచ్చుకోవడంలేదు. ప్రభుత్వం సహకార సంఘాలు నెలకొల్పేందుకు వెంటనే శ్రద్ధ తీసుకోవాలి. సహకార సంఘాలు నెలకొల్ప బడితే, హర్రాజు పద్ధతివల్ల మార్వాడీలు, దొరలు మధ్యను దోచుకొనే అవకాశం పోతుందని చెప్పి ఆ మార్వాడీల, దొరల లాభాలు ఆగిపోతవని చెప్పికాబోలు, హర్రాజు రద్దు పద్ధతిని ప్రభుత్వం ఆలోచించడంలేదు. ఇదివరకు హర్రాజులలో ఆరితేరినవారు మంత్రులలోను ప్రభుత్వంలోను ఉండటంవల్ల దానిని వదులుకోవడం కష్టంగా వుంది. ప్రభుత్వం ఈ దృష్టితో ౧౩ లక్షల మంది గీత పారిశ్రామికులను నిర్లక్ష్యంతో చూస్తూ కొంతమంది కంట్రాక్టర్లను దృష్టిలో పెట్టుకొంటే సరికాదని హెచ్చరిస్తున్నాను. ఒక విషయం ప్రభుత్వ దృష్టికి తెస్తున్నాను. పల్లెలలో ధాన్యం ధరలు పడిపోయాయని విషయం అందరికీ తెలుసు ధాన్యంధర పడిపోగానే కల్లుధరకూడా తగ్గించాలని ఆందోళన చేస్తున్నారు. నల్లగొండజిల్లాలో ఇందుగురించి సమ్మెలు జరుగుతున్నాయి. రూపాయిద్ధీ అర్ధరూపాయికి తగ్గించాలంటున్నారు. అంటే ౫౦ పర్సెంటు కల్లుధర తగ్గించాలంటారు. ఈ విధంగా తగ్గిన ధరలనుముస్తాజర్లు భరించాలని గీత పారిశ్రామికులు సూర్యాపేటలో హర్రాజు పెరిగిందని సమ్మె చేశారు. కాని కంట్రాక్టరు లొంగని కారణంగా ౭ నెలల తరువాత ౩ వేల రూపాయలకు మామిల పొందుబాటు అయింది. ఇప్పుడు రైతులు సమ్మెలు చేస్తున్నారు. కల్లుధరలు తగ్గించాలని చివరకు నూటికి ౫౦ వంతులు కల్లుధరలుతగ్గాయి ఇదీ ఎవరు భరించాలి? ప్రభుత్వం దీనిని గురించి మూకీభావము వహిస్తోంది. వీటిని ప్రభుత్వం తొందరగా దృష్టిలో పెట్టుకోవాలి. హుజూర్‌నగర్ తాలూకాలోని లింగంపరగణా పూర్వం మద్రాస్ రాష్ట్రంలో ఉండేది. ఇప్పుడు దానిని హైదరాబాదు స్టేటులోకి మార్చారు అయినా అక్కడ ఇంకా ప్రొహిబిషన్ వుంది. ఇంకా అక్కడ ప్రొహిబిషన్ అమలులో పెడుతున్నారంటే అక్కడ ప్రొహిబిషన్ సక్‌సెస్ అవుతుందాఅని ఎక్స్‌పర్మెంటు చేస్తున్నారా అని అడుగుతున్నాను. ఆ పరగణాలలో కూడ ప్రొహిబిషన్ తీసివేయాలి. ప్రొహిబిషన్ అమలుపెట్టిన ఆంధ్రరాష్ట్రం గిజగిజలాడి తిరిగి ఇంకో పేరుతో మద్యపానాన్ని ఆచరణలో పెడుతున్నారు. ఆ సంగతి ఈ మంత్రిగారికి తెలిసే వుండాలి. లింగగిరి పరగణాలలో కూడా యీ స్టేటులోమాదిరి అబ్కారీ వ్యవహారాలు జరిగేటట్లు ఏర్పాటు చేయాలి. ఇప్పుడు నేను ప్రధానంగా ప్రభుత్వాన్ని కోరేదేమంటే ప్రభుత్వం వెంటనే సహకార సంఘాలు నెలకొల్పటం, చచ్చిపోయిన చెట్లకు తక్కావి అంగీకరించడం జరగాలి. ఈ గీత కార్మికులు చాలావరకు చెట్లమీదనుండి క్రిందపడి ప్రాణాలు కోల్పోతున్నారు. వారంరోజుల క్రితం (తాళ్ళ సింగారం) సూర్యాపేటనుంచి ఒక

వార్త వచ్చింది తాటిచెట్టునుంచి ౨౦ సంత్సరాల యువకుడు క్రిందకు పడిపోయాడు. క్రిందనున్న కొయ్యమీద పడటం మూలంగా ఆకొయ్య అసనంలోకి దిగి తలకాయదాకా ఎక్కింది. వారం రోజుల క్రితం అతడు చచ్చిపోయాడు అటువంటి ప్రమాదాలు జరుగుతాయి. వాడి కుటుంబం పూర్తిగా నష్టపడింది. వారు బ్రతికేందుకు ఆధారాలు లేవు. ఆ కుటుంబాన్ని పోషించేది లేదు. ఇటువంటివాళ్ళకు లేబర్ చట్టంప్రకారం కాంపెన్‌సేషన్ ఇప్పించడానికి ప్రభుత్వంప్రయత్నించాలి. ఇటువంటి నష్టపడినవాళ్ళ లెక్కలు తయారు చేయడానికి, ఇటువంటివారి స్థితిగతులు తెలుసుకోడానికి ఒక కమిటీని వేసి, ఆ కమిటీచేత లెక్కలు తీయించి నష్టపడినవారికి ప్రభుత్వం సహాయ పడాలని కోరుతున్నాను. హైదరాబాదు ప్రభుత్వం నిలబడేది అబ్కారీ శాఖయొక్క ఆదాయము వల్లనే నని మరొకసారి హెచ్చరిక చేస్తున్నాను. ప్రభుత్వం ఈ విషయాన్ని దృష్టిలో పెట్టుకొని గీత పారిశ్రామికులకు సౌకర్యాలు కలిగించకపోతే, వీరిపైకి ప్రభుత్వం దృష్టిని మరల్చకపోతే ఈ గీత పారిశ్రామికులంతా కలిసి పోరాటాలు సాగించి ఐక్యంగా కృషి చేస్తారు. అందుచేత ప్రభుత్వం వెంటనే వాళ్ళ కష్టాలను గుర్తించి, వాళ్ళ కోర్కెలను తీర్చాలని కోరుతున్నాను.

شری کے اننت ریڈی (بالکنڈہ) ـ جو ڈیمانڈس آج ھاؤز کے سامنے پیش ھیں اونکے بارے میں اپنے خیالات ظاھر کرتے ھوئے سب سے پہلے محکمہ مالگزاری کی جانب آنریبل منسٹر کی توجہ دلانا چاھتا ھوں ـ آج حالات بدل چکے ھیں ـ زمانہ بدل گیا ھے ـ لیکن مالگزاری کے جو عہدہ دار ھیں انکی ذھنیت اب تک نہیں بدلی ـ آج وھی پرانا تانا شاھی دور اضلاع میں پایا جاتا ھے ـ آج بھی کلکٹرس اور ڈپٹی کلکٹرس اوسی ذھنیت کے ساتھ لوگوں سے برتاؤ کرتے ھیں جس ذھنیت کا پانچ چھ سال پہلے مظاھرہ کیا گیا تھا آج بھی ریوینیو اڈمنسٹریشن میں نیچے سے لیکر اوپر تک کوئی تبدیلی نظر نہیں آتی ـ دیہات میں جو ابتدائی یا بنیادی سسٹم ھے ـ جو پٹیل پٹواریوں کا موروثی طریقہ ھے اسکو مسدود کرنے کے بارے میں جب ھم اس جانب سے کہتے ھیں تو اسکی تہہ میں یہی چیز ھے کہ آج کا کسان آپ کے اڈمنسٹریشن میں کوئی تبدیلی محسوس نہیں کررھا ھے کیونکہ پٹیل پٹواریوں کی لوٹ اسطرح سے برقرار ھے ـ وہ اپنے ماحول کو دیکھکر یہ سمجھتا ھے کہ تبدیلی کچھ نہیں ھوئی ـ اسکو یہ نہیں معلوم کہ نظام گدی سے اتار دئے گئے ـ اب اسمبلی بیٹھی ھے ھمارے سامنے جمہوریت کے اعلی مقاصد ھیں ـ لیکن وہ اس پر غور نہیں کرتا ـ وہ یہ دیکھتا ھے کہ وھی گرداور ھے جو اسکو تلف مال میں لوٹتا ھے ـ وھی پٹیل پٹواری ھیں جو سابقہ نظام کو چلا رھے ھیں ـ اگر ھمیں تبدیلی کا احساس پیدا کرانا اور جمہوریت کی جڑیں مضبوط بنانا ھے تو سب سے پہلے حکومت کو یہ کرنا چاھئے کہ وطنداری سسٹم کو بر خاست کیا جائے ـ یہ کہا جاتا ھے کہ ھم سوچ رھے ھیں قانون لانے والے ھیں ـ لیکن حکومت قانون لانا بھی چاھتی ھے یا نہیں کیونکہ سنا گیا تھا کہ اس سشن میں یہ قانون آنے والا ھے لیکن آثار ایسے ھیں کہ یہ قانون آنے والا نہیں ھے ـ اس لئے ھمیں چاھئے کہ پہلے اس نبض کو پکڑیں تاکہ ھم بدعنوانیوں کو دور کرنے کے قابل ھوسکیں ـ

مالگزاری کے تعلق سے مجھے ایک دو چیزیں آنریبل منسٹر کی توجہ میں لانا ھے ان علاقوں میں جو پہلے جاگیری یا پائیگاہ کے علاقہ تصور کئے جاتے ھیں اون کے تعلق سے میرا یہ مطالبہ ھے کہ حکومت کی کوئی ڈفینیٹ پالیسی ھونا چاھئے ـ آیا ھم

اس بڑے چڑھے ریوینیو کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں یا اسکو گھٹانا چاہتے ہیں ۔ اسوقت جبکہ آپ یہ کہتے ہیں کہ ۲۰ فیصد کی کمی بلا رو رعایت کردیگئی ہے۔ تب تو اس پر عمل بھی ہونا چاہئیے پرسوں ہی آنریبل منسٹر نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ جہاں سے درخواستیں آتی ہیں انکے بارے میں غور کرتے ہیں ۔ یہ کہاں کا اصول ہے جب ہم ایک پرنسپل کو مانتے ہیں لیکن اسکو پورے اسٹیٹ پر لاگو کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں آپ کا بندوبست کا جو محکمہ ہے وہ کیا کررہا ہے اس سے کیوں سٹمنٹ نہیں کرایا جاتا ۔ لیکن کئی ایسی مثالیں ہیں جہاں بندوبست ہوکر ۳-۴ سال ہوتے ہیں لیکن شنوائی کا برچہ ابھی تک تقسیم نہیں کیا گیا ۔ حکومت آخر چاہتی کیا ہے؟ اسکی آنریبل منسٹر وضاحت کریں ۔ مجھے آرمور تعلقہ کے تین چار مواضعات کی نسبت علم ہے۔ منوھر آباد اورکلپاک وغیرہ ایسے علاقے ہیں جہاں ذریعہ موٹ زراعت ہوتی ہے تو ان پر ۳۰ روپیہ فی ایکر دھارا وصول کیا جاتاہے۔ آنریبل منسٹر چاہیں تو میں انکے سروے نمبرات بھی دے سکتا ہوں ۔ ایسے ۱۰ - ۱۲ نمبرات ہیں جہاں دھارا ۳۰ روپئے فی ایکر کے حساب سے لیا جاتاہے۔ حالانکہ ذریعہ موٹ زراعت کےلئے میکزیمم خشکی کا دھارا لیا جاتاہے۔ وہاں کے حکام کی توجہ میں بھی یہ چیز لائی گئی تو بھی کوئی قدم نہیں اٹھایا جاتا ۔ اس لئے جیساکہ میں نےکہا اس ضمن میں گورنمنٹ کی ایک ڈفینیٹ پالیسی ہونا چاہئیے ۔ اسی طرح ظہیر آباد جو پائیگاہ کا علاقہ ہے اسکی نسبت ایک ریپرزنٹیشن ہوا تھا اور ایک بہت بڑا جلوس آیا تھا اسوقت یہ اشواسن دیا گیا تھاکہ ۲۰ فیصد کمی کیجائےگی لیکن اب معلوم ہوا ہےکہ ساڑھے بارہ فیصد معاف کیا گیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اسپیشل اسسمنٹ بھی عاید کیا گیاہے۔ مجھے آنریبل منسٹر سے یہ عرض کرنا ہےکہ جاگیری علاقوں کی رعایا مظلوم ہے۔ ان کے گذشتہ صعوبتوں کی وجہ سے انکے ساتھ خاص رعایت کرنی چاہئیے ۔

لاؤنی خاص کی کارروائیوں کے تعلق سے مجھے کچھ عرض کرنا ہے۔ کہا جاتاہے کہ لاؤنی خاص کی پوری زمین شیڈ ولڈ کاسٹ میں تقسیم کردی گئی ۔ میں کہوں گا کہ یہ بیان مبالغہ آمیز ہے ۔ اب تک ۲۰ فیصد سے زائد پٹہ انکے نام نہیں کیا گیا ۔ لاؤنی کی کارروائیاں کلکٹر آفس میں پڑی ہوئی ہیں اور اون کی نسبت کوئی دلچسپی نہیں لیتے ۔ جب یہ طے کیا گیا ہےکہ پٹہ ہریجنوں کے نام کرینگے تو پھر اس میں دیر کرنیکی کیا وجہ ہے۔ مجھے یہ بتایا گیاکہ لاؤنی کمیٹیز مقرر ہوئی ہیں اور اون کے مشورے سے یہ زمینات مقسیم کیجاتی ہیں ۔ لیکن خود کمیٹی کے ممبروں کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ کمیٹی کے ممبر بھی ہیں یا نہیں ۔ بعد میں ایسی کارروائیوں پر تجویز یہ ہوتی ہےکہ کمیٹی کے ممبر کی رائے کیساتھ وصول نہیں ہوئی اس لئے واپس کیجاتی ہے ۔ میں آنریبل منسٹر سے خواہش کرونگا کہ جو غفلت اور تساھل آج ھریجنوں کے تعلق سے برتا جارہا ہےاسکو ختم کرکے جلد کارروائیاں ڈسپوز آف کرنا چاہئیے ۔

اس سے پہلے لینڈ اکویزیشن کے بارےمیں چند چیزیں عرض کیا تھا جہاں مکان بنانے کےلئے ہریجن درخواست دیتے ہیں تو ان درخواستوں پر لحاظ کئے بغیر ٹال مٹول کیا جاتا ہےان سےیہ

کہا جاتا ہے کہ لینڈ اکویزیشن ایکٹ کے تحت جسوقت تک ہم کمپنسیشن ادا نہ کریں زمین نہیں لے سکتے ۔میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پبلک پرپزس کے لئے پہلے زمین اکوائر کیجا سکتی ہے پھر بعد میں کمپنسیشن کے مسئلہ کو طے کیا جا سکتا ہے۔ اگر گورنمنٹ یہ پالیسی اختیار کرے تو خاص طورپر ہریجنس کے تعلق سے مکانات کی قلت کا جو مسئلہ ہے اسکو حل کیاجا سکتا ہے۔ اسکے بعد میں اکسائز ڈپارٹمنٹ کی جانب آتا ہوں ۔ یہ مانتے ہوئے بھی کہ محکمہ آبکاری میں کرپشن ہے۔ بہت زیادہ کرپشن ہے۔ میں سمجھنے سے قاصر ہوں کہ آنریبل منسٹر جنہیں آئرن میاں کہا جاتا ہے۔ ان کا آهنی پنجہ کیوں اس پر نہیں پڑتا ۔ مجھے آنریبل منسٹر یہ بتائیں کہ کتنے انسپکٹرس اور سب انسپکٹرس کے خلاف انہوں نے کارروائی کی اور کتنے آدمی ان کے نام سے کانپتے ہیں انکے آهنی پنجہ سے ڈرتے ہیں ۔ ان کا آهنی پنجہ پڑتا ہے تو چھوٹے چھوٹے مستاجرین پر پڑتا ہے۔ بڑے بڑے مستاجرین پر نہیں پڑتا ۔ آهنی پنجہ پڑتا ہے تو پٹہ نہ دینے کے لئے پڑتا ہے کیونکہ اس زمین پر سیندھی کے جھاڑ ہیں ۔ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ ۵۰ سے زائد درخت ہوں تو اس زمین کا پٹہ نہیں دیا جا سکتا ۔ مجھے آنریبل منسٹر یہ بتلائیں کہ تلنگانہ میں کونسی ایسی جگہ اورکونسا ایسا نمبر ہے جہاں ۵۰-۴۰ درخت نہیں ہیں ۔ اگر اس پرنسپل کا اطلاق کیا جائے تو پھر ایک ایکر کا بھی پٹہ کسی کے نام پر نہیں ہو سکتا ۔ ہم یہ مانتے ہیں جن درختوں پر پروپرائٹی رائٹس دیرہے ہیں اس لئے کچھ رقم لیجا سکتی ہے۔ جیسا کہ پرنسپل ہے فی جھاڑ ۱۰ روپئے لئے جانیکے متعلق احکام دئے گئے ہیں لیکن یہ بات بھی میری سمجھ میں نہیں آئی کہ ایک ہریجن کو جسکو آراضی دیجارهی ہے اس آراضی میں ۳۰ جھاڑ ہوں تو وہ ۳۰۰ روپئے یکمشت کیسے داخل کریگا جبکہ آراضی مفت دیجارهی ہے اس لئے میں یہ بھی آنریبل منسٹر کی توجہ میں لانا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے اقساط مقرر کیجائے ۔

اسکے بعد ایک جزوی چیز جاگیر اڈمنسٹریشن کے متعلق عرض کرنا ہے۔ گذشتہ تین چار سال سے جاگیرات ابالش ہوگئے اور ہم نے دستور کے لحاظ سے خواہ غلط ہو یا صحیح معاوضہ کے اصول کو مان لیا اور معاوضہ دے رہے ہیں ۔ معاوضہ دینے کا جہاں تک تعلق ہے میں یہ کہونگا کہ موڈ آف پے منٹ (Mode of Payment) مختلف ہونا چاہئے ۔ بڑے جاگیرداروں کو اون کے حصہ کے تناسب سے بانڈس یا لون سرٹیفیکیٹ دینا چاہئے تھا اور چھوٹے لوگوں کو یکمشت رقم دیجاتی تاکہ وہ کوئی کاروبار یا دھندہ کریں ۔ یہ پرنسپل ہونا چاہئے ورنہ جسطرح اب رقم دیجارهی ہے اسیطرح دس سال تک دیجائے تو وہ اس مدت کے گزر جانے پر بھوك اور افلاس کے چنگل میں پھنس جائیں گے ۔ اس کے علاوہ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اب جاگیر اڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ کی کیا ضرورت ہے۔ جو معاوضہ مشخص ہونا چاہئے تھا وہ ہو چکا اب صرف چکس اجرا کئے جاتے ہیں تو وہ کام کنسرنڈ ڈسٹرکٹ کلکٹرس کر سکتے ہیں ۔ اسلئے میں عرض کرونگا کہ جاگیر اڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ ابالش کے قابل ہے اور اسکو بہت جلد ابالش کیا جانا چاہئے ۲۰ ہزار کے کنڈیشنل گرانٹ کی مسدودی کیوں عمل میں نہیں

لائی گئی اسکی وضاحت بھی منسٹر صاحب کریں - میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ غیر ضروری ہے۔ یہ کن کو دیا جارہا ہے کیوں دیا جارہا ہے کچھ پتہ - ان ساری چیزوں پر منسٹر صاحب توجہ کریں اتنا عرض کرتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

شری جے - رام ریڈی (نرسا پور) - مخالف بنچس سے زیادہ تر ریوینیو ڈپارٹمنٹ کے انتظامات سے متعلق کہا گیا - اس ڈپارٹمنٹ کا نظم و نسق بنیادی طور پر پٹیل پٹواریوں سے شروع ہوتا ہے اسلئے پٹیل پٹواریوں کی بدعنوانیوں کے متعلق بہت کچھ کہا گیا ہے - انکے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ اس جمہوریت کے دور میں بھی پٹیل پٹواری بے حد راشی - حد درجہ کی غلط رپورٹ کرنے والے اور موضع کو تباہ کرنے والے ہیں - اسطرح سے پورے اسٹیٹ کے پٹیل پٹواریوں سے متعلق رائے قائم کرنا میں سمجھتا ہوں کہ غلط ہے یہاں ۲۲ ہزار مواضعات ہیں اور ہر موضع میں تین اوطان ہیں - مگر اس میں بعض لوگ ایسے ہیں جو ملک کے بہی خواہ ہیں جو ملک کو اچھے راستے پر لیجانا چاہتے ہیں - جو وہاں کی رعایا کی مدد کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں - اسمیں شک نہیں کہ بعض پٹیل پٹواری ایسے ہیں جو وطن اپنے قبضہ میں ہونے کی وجہ سے رعایا پر مظالم کرتے ہیں - اور بعض اوقات غلط رپورٹیں دیتے ہیں لیکن جب کبھی ایسا کوئی واقعہ ریوینیوڈپارٹمنٹ کے عہدہ داروں کے علم میں لایا جاتا ہے تو فوری اسکا انسداد کیا جاتا ہے - اگر کسی خاص کیس کے بارے میں شکایت کیجارہی ہونو مجھے اسپر کچھ کہنا نہیں ہے - لیکن عام طور پر اسکا انسداد ہورہا ہے - یہ کہنا کہ پٹیل پٹواری ہی نظم و نسق کو خراب کررہے ہیں یہ نظم و نسق کیلئے کیڑے ہیں اسلئے کیوں نہ انکے اوطان ہی کو برخاست کردیا جائے اس سلسلے میں مجھے یہ کہنا ہے کہ اس جانب کے معزز ارکان بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اوطان کی موجودگی سے رعایا کو کچھ پریشانی ضرور ہورہی ہے - اور اوطان کو برخاست کرنے کے بارے میں سوچا جارہا ہے - ممکن ہے اسی سشن میں یا آئندہ سشن میں اس بارے میں قانون پیش ہوجائے - غور اس بات پر ہورہا ہے کہ آیا تینوں اوطان ختم کردئے جائیں یا تدریجی طور پر نظم و نسق کو دھکا نہ پہنچاتے ہوئے انہیں ختم کیا جائے تاکہ کوئی مشکلات نہ ہو -

یہ کہا گیا کہ مال کے جتنے عہدہ دار ہیں سب راشی ہیں - اس بارے میں ایوان کے معزز ارکان کو اس حد تک اطمینان دلانا چاہتا ہوں کہ ڈپٹی کلکٹرس اورکلکٹرس کے اوپر جتنے عہدہ دار ہیں وہ تو راشی نہیں ہیں اور وہ اپنے فرائض دیانت داری اور ایمانداری سے انجام دے رہے ہیں - البتہ پٹیل پٹواری گرداور یا تحصیلداروں میں کچھ رشوت کی وباء ضرور ہے لیکن اسکے انسداد کی بھی سختی سے کوشش کیجارہی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ان عہدہ داروں کا رجحان کچھ بدلا نہیں ہے - وہ اسی خیال میں ہیں کہ ہم جو چاہیں کرسکتے ہیں - ہم قانون کا جو مطلب نکالیں وہی صحیح ہے - حالانکہ وہ غلط تعبیر بھی لیتے ہیں اور وہ رعایا کے دکھ درد کو محسوس نہیں کرتے - لیوی تو خیر ختم ہوچکی ہے مگرجب کبھی مالگزاری یا آبکاری کے بقایا کی وصولی کیلئے دورہ پر موضع میں جاتے ہیں تو انکے سامنے سوائے بقائے کی وصولی کے کوئی اور سوال نہیں ہوتا - نہ

توسیع آبادی کے مسئلہ پر وہ غور کرتے ہیں اور نہ رعایا کے دکھ درد کو سنتے ہیں ۔ ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ جب کبھی کلکٹر یا ڈپٹی کلکٹر یا تحصیلدار یا کوئی اور عہدہ دار دورے پر جائے تو وہ موضع کی رعایا کے مسائل کو سنے ۔ انکی تکلیفوں کو دور کرنے کی کوشش کرے ۔ ہر کام کیلئے رعایا کا اگر دفتر پر پہنچنا ضروری رکھا جائے تو اس سے انہیں تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

دفتریت کے بارے میں مجھے یہ کہنا ہے کہ گو ۵-۶ سال قبل کے مقابلہ میں آج اس میں نمایاں ترقی ہوئی ہے ۔کوئی شخص اگر درخواست دے تو اس کے متعلق ۸ روز ۱۰ روز یا ایک مہینے میں اسکو کچھ نہ کچھ جواب تو ملجانا چاہئے ۔ اس سلسلے میں گو آنریبل منسٹر کے احکام ہیں اور انہوں نے گشتی جاری کی ہے لیکن اسکی پوری طرح پابندی نہیں ہوتی ۔ اسپر توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور یہ اصلاح ہونی چاہئے ۔ جاگیری علاقے جو شریک خالصہ کئے گئے ہیں انکے بارے میں مخالف بنچ کے ایک آنریبل ممبر نے فرمایا کہ وہاں محاصل میں جو ۲۰ فیصد کمی کا اعلان کیا گیا ہے اسپر عمل نہیں کیا گیا ۔ وہاں اب بھی وہی محاصل ہیں ۔ بعض بڑے بڑے جاگیرداروں نے اپنے موضع میں بندوبست کروایا تھا ۔ وہاں دھارہ بڑھا ہوا ہے ۔ اس میں اطراف و اکناف خالصہ کے دھاروں کے لحاظ سے کمی ہونی چاہئے ۔ میں میدک میں گجویل اور سنگاریڈی تعلقوں کے بارے میں کہونگا کہ انکے متعلق ریوینیو بورڈ کے سکرٹری صاحب کے پاس بھی کوشش کیگئی مگر وہ ناکام رہی ۔ اب تک وہی محاصل وصول ہورہے ہیں ۔ انہیں کم ازکم اطراف و اکناف کے خالصہ کے محاصل کی سطح پر لانا چاہئے ۔ ظاہر ہے کہ ہر بات کیلئے رعایا دفتر پر پہنچکر پیروی تو نہیں کرسکتی ۔ عہدہ دار جب دورے پر جاتے ہیں تو انہیں یہ سب چیزیں دیکھنا چاہئے ۔ ہریجن جب توسیع آبادی کے ضمن میں زمینات کیلئے درخواست دیتے ہیں تو انہیں دو مہینے تین مہینے چھ مہینے میں کچھ نہ کچھ جواب دیدیا جانا چاہئے ۔ مگر سالہا سال تک انہیں انکی درخواستوں کا کوئی جواب نہیں ملتا ۔ میں منسٹر صاحب متعلقہ سے یہ عرض کرونگا کہ توسیع آبادی کیلئے ہریجن یا مستحق لوگ جو درخواستیں پیش کرتے ہیں انہیں چار چھ مہینے یا زیادہ سے زیادہ ایک سال میں کسی نہ کسی طرح جواب دیدینا چاہئے ۔ اور انہیں زمین دیجانی چاہئے ۔کیونکہ ایسا ہونے سے انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

مجھے یہ بات بھی منسٹر صاحب کے علم میں لانی ہے کہ لاؤنی خاص کے تحت ہریجنوں یا پست طبقات کوگائیران ۔ خارج کھاتہ اور پرمپوک میں سے ایک ایک دو دو تین تین یکر زمین دی گئی ہے ۔ یہ کوئی فائدہ دہ اصول نہیں ہے ۔ میں کہوں گا کہ اگر کسی موضع میں ۵۰ یکر اراضی دی جاتی ہو اور اس کے لئے ۵۰ افراد خواہشمند ہوں تو ان ۵۰ آدمیوں کی کوآپریٹیو سوسائیٹی بنائی جاکر انہیں یہ زمین دینی چاہئے ۔ اس طرح ایک ایک دو دو ایکر دینے سے فائدہ نہیں ۔ یہ طریقہ اصلاح کے قابل ہے ۔

اس کے علاوہ جانوروں کے چرنے کے لئے جو اراضی مختص ہوتی ہے وہ اراضی بھی ہریجنس وغیرہ کوالاٹ کردی جاتی ہے اور جانوروں کے لئے پہاڑ پتھر کے سوا کچھ نہیں

چھوڑا جاتا - بچرائی کے لئے کوئی جگہ نہیں رہتی - میں کہوں گا کہ جب کبھی آپ غریبجنوں یا مستحق لوگوں کو زمین دیتے ہیں تو پہلے جانوروں کے چرنے کے لئے رقبہ مختص کرکے اس کے بعد اگر زمین بچے تو تقسیم کرنا چاھئے -

سررشتہ آبکاری کے بارے میں بہت کچھ کہا گیا - لیکن یہ ماننا پڑیگا کہ پہلے کے مقابلہ میں اس سررشتہ کی اصلاح ہوئی ہے اس سے پہلے بغیر نمبر اندازی کے لاکھوں درختوں کی تراش ہوتی تھی - لیکن اب اس میں کافی کمی ہوگئی ہے - ناجائز شراب کی بھٹیوں کی گرفتاری کے لئے بھی ۱۰ - ۱۵ انسپکٹرس اور جوانان ملکر گرفتاریاں کرتے ہیں - اور حالیہ قانون میں ایسے خلاف ضابطہ عمل کرنے والوں کے لئے جو سزائے قید رکھی گئی ہے اس کی وجہ سے بھی اس میں کافی کمی کا امکان ہے - اور یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ آئندہ خلاف ورزیاں نہیں ہوں گی -

سررشتہ آبکاری میں رشوت کا ذکر کیا گیا - لیکن یہ ماننا پڑیگا کہ رشوت میں اضافہ تو نہیں ہوا ہے کچھ کمی ہی ہوئی ہے - ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آخر رشوت کی نوبت کسی وجہ سے آئی ہے - بات یہ ہے کہ جب معاملہ کا ہراج ہوتا ہے تو کچھ درختان مختص کئے جاتے ہیں لیکن اتنے درختان مستاجر کو نہیں دئے جاتے - بعد میں تکمیل کی گنجائش رکھی جاتی ہے - جس کی وجہ سے مستاجر بعد میں رشوت دینے اور عہدہ دار کو رشوت لینے کی گنجائش پیدا ہوتی ہے - اس لئے میں کہوں گا کہ تکمیل درختان کا جوطریقہ ہے اس کو ختم کرنا چاہیئے - ماہوار کے سلسلے میں بھی مجھے یہ عرض کرنا ہے کساد بازاری کی وجہ سے معاملہ جات برابر نہیں چل رہے ہیں - آپ یکمشت رقم وصول کرنا چاھتے ہیں - اس کے لئے سب انسپکٹر وہاں جاکر پنچنامہ کرتے ہیں - اور اس طرح کچھ رشوت کی صورت پیدا ہوجاتی ہے - اس لئے میں کہوں گا کہ یکمشت کی بجائے پہلے مہینے میں ایک تہائی دوسرے مہینے میں ایک تہائی اور تیسرے مہینے میں ایک تہائی رکھا جائے - تو اس سے نہ تو مستاجر کو رشوت دینے کی نوبت آتی ہے اور نہ عہدہ دار رشوت لے سکتے ہیں - اور مستاجر بھی تباہ ہونے نہیں پاتے - بعض اوقات خلاف ورزیاں سامنے آتی ہیں - مخبری ہوتی ہے لیکن سب انسپکٹر نہیں آتے اس کے انتظام کی بھی ضرورت ہے . . . .

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - وقت ختم ہوچکا ہے آپ تقریر ختم کیجئے -

* شری سید حسن - (حیدرآباد سٹی) مسٹر اسپیکر سر - رجسٹریشن اینڈ اسٹامپ ڈپارٹمنٹ کے بارے میں میں اپنے کچھ خیالات ظاہر کرنا چاھتا ہوں - واقعہ یہ ہے کہ حکومت اس محکمہ سے انتہائی لاپروائی برت رہی ہے - جس کی وجہ سے اس محکمہ کی حالت انتہائی خراب ہوگئی ہے اور سمپرسی کے عالم میں یہ محکمہ چل رہا ہے - کسی مستقل آدمی کو انسپکٹر جنرل اسٹامپس کے عہدہ پر نہیں جاتا - عارضی طور پر بھیجا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کو اس محکمہ کے معلومات ہونے نہیں پاتے - اس محکمہ میں دو مددگار ہیں جو انسپکٹر جنرل کی لاعلمی کی وجہ سے اپنی من مانی چلاتے ہیں - اس جانب توجہ کی جانی چاہیئے -

نقل نویسوں کے متعلق مجھے یہ غرض کرنا ہے کہ انکی تنخواہ حکومت پر بوجھ نہیں وہ خود کماتے ہیں جس سے انہیں معاوضہ دیا جاتا ہے - سنہ ۱۳۴۷ ف میں حکومت نے ان کی یافت میں توازن پیدا کرنے کے لئے ان کے گریڈس ۲۰ تا ۳۰ مقرر کئے -

۲۰ تا ۲۵ اون کا گریڈ مقرر کرکے یافت کا تعین کیا گیا تھا - اون کے فرائض کے اعتبار سے جو اجرت انہیں ملتی ہے وہ بہت کم ہے - وہ جس قدر اجرت پاتے ہیں اوسی قدر جمع کرکے اون میں تقسیم کی جاتی ہے - حکومت کا کنٹرول صرف اسی قدر ہے جیسا کہ لوگ بنک میں پیسہ جمع کرتے ہیں اور بنک کی حیثیت ایک امانت دار کی ہوتی ہے اسی طرح یہاں گورنمنٹ کی حیثیت بھی ایک امانت دار کی ہے - حکومت ان کے بارے میں نہایت غفلت اور عدم توجہی سے کام لے رہی ہے - ان اسکلڈ لیبر (Skilled Labour) کے لئے (۶۰) روپیہ ملتے ہیں اور ان بیچاروں کو تو چپراسیوں سے بھی کم اجرت ملتی ہے - میں نے ۱۷ - سپٹمبر کو منسٹر صاحب کو ایک میمورنڈم دیا تھا اور کئی ریپریزنٹیشن (Representation) کئے گئے - ناظم صاحب کی رائے پیش ہوکر سات آٹھ مہینے ہوچکے لیکن اب تک کوئی تجویز نہیں کی گئی - معلوم نہیں کہ یہ کارروائی بورڈ سے اب تک منسٹر صاحب کے پاس آئی بھی ہے یا نہیں - وہ کب آئے گی اور کب اس جانب توجہ کی جائے گی معلوم نہیں - نقل نویسوں کی اجرت کا بیجا صرف کیا جاتا ہے - یہاں ایک مثل مشہور ہے کہ ''حلوائی کی دکان پر نانا کی فاتحہ'' نقل نویسوں کی اجرت کے تعلق سے حکومت کا عمل بھی یہی ہے - معلوم نہیں کہ ان کی اجرت پر حکومت کس کی فاتحہ پڑھ رہی ہے - ایک سوال کے جواب میں منسٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ

The purchase of articles from Ujreth Funds was remarked to be highly objectionable and it was advised that unnecessary articles purchased out of this fund should be disposed of and the proceeds credited to the said Fund.

کئی برس ہوچکے وہ صاحب جو انسپکٹر جنرل تھے وظیفہ پر ہٹائے گئے ہیں - وہ رقم نہ ان کی ذاتی جائداد سے وصول کی گئی اور نہ ان کے وظیفہ سے وضعات کی جارہی ہے - نقل نویسوں کی کمائی ہوئی آمدنی کو اس بیدردی کے ساتھ خرچ کیا جارہا ہے - منسٹر صاحب اس بارے میں وضاحت کریں کہ حکومت کی کیا پالیسی ہے اور عدم توجہی کا کیا سبب ہے

اس کے بعد میں راج پرمکھ کا معاوضہ اور جاگیرداروں کے تعلق سے عرض کروں گا - ملک کے موجودہ افلاس - غربت اور بے روزگاری کے پیش نظر عوام اور اہل ملک نے یہ سوچا کہ ایک طرف تو وہ لوگ ہیں جن کو محنت کرنے کی خواہش کے باوجود محنت کرکے روزگار حاصل کرنے کے مواقع حاصل نہیں ہیں اور دوسری طرف ایسے لوگ ہیں جو بغیر کسی محنت کے ہزاروں لاکھوں روپیہ گھر بیٹھے حاصل کررہے ہیں جیسے جاگیردار راجہ - مہاراجہ وغیرہ - ہماری پارٹی کا اور اہل ملک کا مطمح نظر یہ نہیں کہ راجاؤں اور مہاراجوں کو معاوضہ نہ دیکر ختم کر دیا جائے بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ

ان جاگیرداروں اور راجوں ۔ سہاراجوں کی مفت خوری کی عادت کو ختم کیا جائے اور مختلف طریقوں سے کارخانوں اور انڈسٹریز میں ان کے پیسے کو جائز طریقہ پر لگا کر سب کہ روزگار کے کمانے کا موقع فراہم کریں ۔ لیکن افسوس کہ حکومت اس سلسلہ میں کوئی قدم اٹھانا نہیں چاہتی ۔ ایک اور بات جو میں عرض کروں گا وہ یہ ہے کہ پائیگاہوں اور جاگیرات میں حق کلائنیت کے نام سے ایک رقم رکھی جاتی ہے جو بڑے بیٹے یا والی پائیگاہ کو حق انتظام کے طور پر دی جاتی ہے۔ جب جاگیرات حکومت کے انتظام و نگرانی میں آچکے ہیں اور ان کے ذمہ انتظام ونگرانی کے کوئی فرائض نہیں ہیں اون کے آفس ختم ہوچکے ہیں تو ایسی صورت میں مینیجر کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی اوسی طرح والی پائیگاہ کے رتبے کومینٹین کرنے کے لئے جو رقم دی جاتی تھی اس کو اب تک کیوں باقی رکھا گیا ہے اس کی وضاحت بھی منسٹر صاحب فرمائیں تو مناسب ہوگا ۔ پائیگاہ وقارالامرا میں جو اندھیر ممبر آف دی ریوینیو بورڈ نے مچائی ہے انہوں نے وہاں جو کچھ کیا ہے مختلف سوالات کے ذریعہ وہ واقعات ھاوز کے سامنے رکھے گئے ہیں لیکن چیف منسٹر صاحب کی طرف سے اون واقعات پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے مگر حقائق چھپ نہیں سکتے میں آنریبل چیف منسٹر سے پوچھنا چاھتا ہوں کہ جب پائیگاہ ختم ہوچکی تھی تو اپاراؤ صاحب جو وکیل تھے انہیں رکھنے کی کیا ضرورت تھی ۔ اور اس کے بعد ان کو چند ھی دنوں میں برخاست کرنے کی کیا ضرورت تھی ۔ ریوینیو بورڈ ممبر کے مختلف کارنامے میں نے ھاوز کے سامنے پیش کئے ۔ چیف منسٹر صاحب نے میرے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ اس کا جواب دینا میں ضروری نہیں سمجھتا بلکہ اعتراض کرنے والے صاحب کے منہ لگنا نہیں چاھتا ۔ ممبر آف دی ریوینیو بورڈ کے سیاہ کارناموں کے باوجود نا انصافی کے ساتھ سینیر آفیسرس کا حق چھین کران کو دیا گیا ہے ۔اس لئے آپ کو منہ ھی کہاں ہے جو آپ منہ لگا سکیں ۔ تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ اس قسم کی نا زیبا باتیں کرکے چیف منسٹر صاحب اپنے آپ کو بچانا چاہتے ہیں۔ میں نے جو حقائق اون کے سامنے پیش کئے تو اس کا جواب وہ اس کے سوا دے ہی کیا سکتے تھے کہ وہ منہ لگنا نہیں چاہتے میں چیف منسٹر صاحب کا احترام اس لئے کرتا ہوں کہ وہ میرے والد کے دوست ہیں لیکن لیکن فرائض اور دوستی میں فرق ہے۔ ایک صاحب نے مجھ سے کہا کہ آپ کے سوالات پرسنل (Personal) ہوتے ہیں ۔ میں نے اون کو جواب دیا کہ سماج بنتا ہے فرد سے ۔ افراد کی ذمہ داری ہے کہ سماج کو بنائیں۔ جن افراد میں خرابیاں ہوں ۔کرپشن ہو نیپوٹیزم (Nepotism) ہو وہ سماج کو کیسے بناسکتے ہیں ۔ بناہم بڑی بڑی پالیسی کی باتیں توکرتے ہیں لیکن پالیسی کو لے چلنے والوں میں خرابیاں ہیں۔ کرپشن ہے ۔ نیپوٹیزم ہوتو پھر سماج کو وہ کیسے آگے بڑھا سکتے ہیں ۔ میں نے جو کچھ کہا ہے اسی نقطہ نظر سے کہا ہے اس کے علاوہ کوئی اور جذبہ کارفرما نہیں ۔ اگر اس کے خلاف کوئی ثابت کردے تو میں اسمبلی کی یہ سیٹ چھوڑنے کے لئے تیار ہوں ۔ اگر کہا جائے کہ کسی فرد پر ظلم ہوا ہے تو کہا جاتا ہے کہ فرقہ واری باتیں کی جارہی ہیں اس طرح زبان بندی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ میں کہوں گا

یہ رکیک حرکات ھیں لیکن جس کا ضمیر پاک ھے وہ ان حرکات سے متاثر نہیں ھوتا ۔

آخر میں میں کہوں گا کہ نقل نویسوں سے متعلق جو ھمارے مطالبات ھیں وہ منظور کئے جائیں ان کو سرکاری ملازمت میں جذب کیا جائے ۔ ان کو (۶۰) روپیہ کا گریڈ دیا جائے اور وہ تمام حقوق جو سرکاری ملازمین کو حاصل ھیں انہیں بھی دئے جائیں ۔ یہ مطالبات کب پورے کئے جائیں گے اس کا جواب آنریبل منسٹر صاحب اپنی جوابی تقریر میں دیں تو مناسب ھوگا ۔

* شری بی ۔ ڈی دیشمکھ (بھوکردن ۔ عام) ۔ ریوینیو ڈپارٹمنٹ کے بارے میں کافی کنسٹرکٹیو سجیشنس (Constructive suggestions) ھاؤز کے سامنے مختلف آنریبل ممبرس نے پیش کئے ھیں ۔ میں مختصر طور پر چند باتیں آنریبل منسٹر صاحب کی توجہ میں لانا چاھتا ھوں ۔ ھمارے ریوینیو ڈپارٹمنٹ کی ان افیشینسی (In Efficiency) کے جو چند وجوہات ھیں ان میں سے کچھ ھاؤز کے سامنے کشادہ دلی کے ساتھ رکھنا چاھتا ھوں ۔ اس مطمح نظر کے ساتھ کہ دو سال سے جو تنقیدیں کیجارھی ھیں آنریبل منسٹر انکا جائیزہ لینگے ۔

وطن داری سسٹم کو ختم کرنے کا بل میں سمجھتا ھوں کہ اس سشن میں آجائے تو بہتر ھوگا ۔ میرا خیال ھے کہ ریوینیو ڈپارٹمنٹ کو بدنام کرنے میں اھل دیہہ کی بدعنوانیاں پیش پیش ھیں ۔ اگر انکی بدعنوانیوں کو بیان کرنے بیٹھیں تو کئی روز بھی ھمکو کافی نہیں ھونگے ۔ اھل دیہہ اور کامگار دیہات کے کھم سمجھے جاتے ھیں ۔ انکے بارے میں کئی مرتبہ حکومت کو توجہ دلائی گئی ۔ انکی تنخواھیں مقرر کرنے کے بارے میں متوجہ کیا گیا لیکن ابتک کچھ نہیں ھوا ۔

دوسری چیز جو میں عرض کرنا چاھتا ھوں وہ یہ ھے کہ میں وکیل ھونے کے باوجود مال کے گشتیات پر عبور حاصل نہ کرسکا ۔ مجھے اسکا اعتراف ھے ۔ اسلئے میں کہونگا کہ ریوینیو بورڈ کو پوری طرح اوورھال (Overhaul) کرکے قانون مالگزاری کی ازسرنو ترمیم کیجائے ۔ سنہ ۱۳۱۷ف کا بوسیدہ قانون یکلخت تبدیل کرنا نہایت ضروری ھے اور نئے تجربات کی روشنی میں اسکی ترمیم ضروری ھے ۔

رنٹ کنٹرول ایکٹ کے بارے میں میں ھاؤز کی توجہ مبذول کرانا چاھتا ھوں ۲۴ مارچ کو ھائیکورٹ نے ایک ڈیسیشن (Decision) دیا ھے ممکن ھے کہ آنریبل منسٹر صاحب اس سے واقف ھونگے ۔ مجھے امید ھے کہ اوس کی روشنی میں حیدرآباد ڈیفنس رولس کے تحت جو رنٹ کنٹرول ھے اسکو ڈیلیٹ (Delete) کرنے کا بل یہاں لایا جائیگا ۔ یہ چیز دو سال پہلے ھی ھونی چاھئے تھی ۔ مجھے امید ھے کہ بمبئی کے رنٹ کنٹرول ایکٹ کی روشنی میں حیدرآباد میں بھی کوئی ایکٹ نافذ کیا جائیگا ۔

فیامن رلیف ورک (Famine relief work) کی رفتار کے متعلق میں عرض کرونگا کہ نہایت سست ہے - اورنگ آباد کا ہمکو تجربہ ہے - میرا خیال یہ ہے کہ فیامن رلیف ورک کیلئے ایک مستقل مشنری ہونی چاہئے - میں سمجھتا ہوں کہ یہی وقت کا تقاضہ ہے کہ رلیف ورک کی مشنری کے بارے میں سوچا جائے - فیامن رلیف ایکٹ کو تبدیل کرنا چاہئے - ہمیں گزشتہ سنین کے بارے میں تجربہ ہے - عثمان آباد میں آج بھی وہی حالات ہیں - فیامن کے سلسلے میں جو کام آغاز کئے جاتے ہیں اون کاموں کی تکمیل لازمی ہے - ہمارے پاس مثال موجود ہے کہ آٹھہ میل لمبی سڑک کو دیڑھ لاکھہ کے صرفے سے تعلقہ جعفرآباد سے ملانا ہے - اسکی فائیوایر پلان میں تکمیل نہیں ہوئی - یہ اسکیم تھی لیکن اسکو ہاتھ میں نہیں لیا جارہا ہے - مٹی بہہ جارہی ہے - مٹل خراب ہورہا ہے - پوری ریاست میں جو رورل ورکس شروع ہوئے تھے اسکی طرف توجہ کرنی چاہئے - افارسٹیشن کے بارے میں میرے خیال میں جیسی توجہ کیجانی چاہئے نہیں کیجارہی ہے - محصورہ جنگلات کی نگرانی خاطرخواہ نہیں ہورہی ہے اسکی طرف بھی آنریبل منسٹر توجہ کریں - اس کے ساتھ ساتھ میں ایک چیز یہ بھی عرض کرونگا کہ ہماری متفقہ رائے یہ ہے کہ محکمہ مالگزاری کی،افیشنسی میں خاطر خواہ اضافہ ہونا چاہئے کلکٹرس اور اون کے مساوی درجہ کے عہدہ داروں میں اگر کرپشن زیادہ نہیں تو کم ضرور ہے - یہ میں مانتا ہوں لیکن دوسری طرف سے جو کرپشن ہو رہا ہے وہ معیوب اور شرمناک ہے - ذمہ دار عہدہ دار جب دوروں پر جاتے ہیں تو برج اور برانڈی کی پارٹیاں ہوتی ہیں یہ مرض بڑھ رہا ہے - اگر عہدہ دار اپنی ذات کی حد تک پینا کھانا پسند کریں تویہ اونکے لئے مناسب ہوسکتا ہے لیکن دورہ کے فرائض کی انجام دھی کے وقت بھی پارٹیاں ہوتی ہیں ڈولپمنٹ پروگرام کے سلسلے میں کلکٹرس دورہ پر نکلتے ہیں لیکن اصل کام کرنے کی بجائے یہی باتیں ہوتی رہتی ہیں - اگر اجنٹہ اور ایلورہ کے گسٹ ہاؤزس میں آنریبل منسٹر یا کوئی آنریبل ممبر دیکھنا چاہیں تو معلوم ہوگا کہ وہاں کیا حالت رہتی ہے - ضلع اورنگ آباد میں فارین لکور کی دوکانیں اسی لئے بڑھ رہی ہیں - گو ہمارے عہدہ داروں میں کرپشن نہ ہو لیکن جب اعلی عہدہ دار دورہ کرتے ہیں تو تحصیلدار وغیرہ اون کے انتظامات کرتے ہیں اور اونکی دعوتیں کرتے ہیں یہ پیسہ آخر کونسے مد سے آتا ہے - تحصیلدار اپنی معمولی تنخواہ میں کیسے ایسے دعوتوں کے انتظامات کرسکتا ہے - در اصل ہر تحصیل میں ایک مد متفرق ہوتا ہے اسکے تحت عوام سے پیسہ جمع کیا جاتا ہے - اور پھر عہدہ داروں کو خوش کرنے کیلئے تحصیلدار وغیرہ اسی فنڈ سے اونکی دعوتیں کرتے ہیں - اس لئے ہمارے عہدہ داروں کو چاہئے کہ جب وہ دورہ کریں تو اپنی جیب سے اپنے دورہ کے کھانے پینے کے انتظامات کریں - اس کا خیال خود اعلی عہدہ دار رکھیں تاکہ دوسروں کو بھی ترغیب ہو - اور یہ بتلایا جائے کہ دوسرے لوگ اون کیلئے اخراجات نہ کریں - اس کے علاوہ ایک اور چیز یہ بھی ہے کہ عموماً تحصیلدار وغیرہ ڈائری میں فرضی اندراجات کرتے ہیں - حالانکہ بیس روز کا الونس حاصل کرتے ہیں لیکن دورہ

میں اپنی جیب سے اخراجات نہیں کرتے۔ یہ ٹنڈنسی جو بڑھ رہی ہے محکمہ مال میں اسکو ختم کرنا ضروری ہے۔ ان چند ریمارکس کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

منسٹر فار اکسائز۔ فارسٹس اینڈ ریوینیو (شری کے ۔ وی رنگا ریڈی) مسٹر اسپیکر سر۔ قبل اس کے کہ میں تمام اجزاء کا جواب دوں ایک جزو کا جواب پہلے دینا چاہتا ہوں جس کا کم و بیش تمام معزز ارکان نے ذکر کیا ہے ۔ اور وہ رشوت ستانی کا معاملہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ " رشوت " کا نام اتنی دفعہ لیا گیا ہے کہ اگر اس کی بجائے بھگوان کا نام لیتے تو شائد وہ ویکنٹھ (वैकुंठ) میں جانے کے مستحق ہو جاتے ۔ اس لئے میں اس جزو کا جواب پہلے دیدینا ضروری سمجھتا ہوں ۔ رشوت کے دو طریقہ ہوتے ہیں ۔ ایک تو اہل معاملہ اپنی ضروریات کی تکمیل کی خاطر خود اپنی نا جائز نیت کے تحت عہدہ داروں کے گھروں پر پہنچ کر اس اہتمام سے رشوت دیتے ہیں کہ کسی کو اوس کا پتہ نہ لگے ۔ دوسرا طریقہ رشوت کا یہ ہیکہ عہدہ دار اہل معاملہ کے کام میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں ۔ اور اون کو رشوت دینے پر مجبور کرتے ہیں ۔ یہ دو طریقے ہیں رشوت دینے اور لینے کے ۔ ان دو طریقوں میں سے ایک طریقہ کو روکنا تو عہدہ داران بالا دست کے اختیار میں ہے ۔ اوس کا انسداد ہوسکتا ہے۔ اہل معاملہ کے کاروبار میں رکاوٹ پیدا کر کے شوت لی جاتی ہے اوس کا پتہ لگ جاتا ہے۔ شکایت کرنے پر آسانی سے اس کا پتہ چلایا جاسکتا ہے اور اسکا انسداد کیا جاسکتا ہے ۔ میں یہ دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ جن سررشتوں کے متعلق کل سے بحثیں کی جارہی ہیں اون سررشتوں میں اس قسم کی رشوت اب باقی نہیں ہے ۔ اگر کہیں شاذ و نادر باقی ہے تو وہ بھی نہ ہونے کے برابر ہے ۔ دوسرا طریقہ رشوت کا جو عہدہ داران مانگتے نہیں بلکہ رشوت لینے سے گریز کرتے ہیں ۔لیکن اہل معاملہ اپنی منفعت کی خاطر اون کو رشوت لینے پر مجبور کرتے ہیں لوگ بلا ادائی ٹری ٹیکس (Tree tax) و بلا نمبر درخت تراشنے کے سلسلہ میں رشوت عہدہ داروں کو اپنے منفعت کے خاطر باوجود اس کے کہ عہدہ دار انکار کرتے ہیں دیتے ہیں ۔ یہ طریقہ رشوت ایسا ہیکہ عہدہ دار اس کا انسداد نہیں کرسکتے ۔ البتہ اس کا اظہار ہونے پر اون لوگوں کو سزا دیجاسکتی ہے ۔ عہدہ داروں کو بھی سزا دیجاسکتی ہے ۔ چنانچہ اس کا انسداد کرنے کے لئے میں نے گزشتہ سشن میں ایسے تراشنے والوں کے لئے سزائے قید لازمی کا قانون بھی منظور کرایا ہے ۔ اس کی وجہ سے تھوڑا بہت انسداد ہو جائیگا لیکن کامل انسداد اوس وقت ہوسکتا ہے جبکہ آنریبل ممبرس ہمارے عوام کے اخلاقی معیار کو بلند کریں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

شری گوپی ڈی گنگا ریڈی (نرمل ۔ عام) اوس کے لئے بھی کسی ڈپارٹمنٹ کی ضرورت ہے ۔

شری کے ۔ وی رنگا ریڈی ۔ حسب مذکور آپ اصحاب عمل کرنیکی ضرورت ہے اگر ایسا نہ کیا جائے بلکہ یہ کہا جائے کہ عہدہ داران ہی اس کا انسداد کریں تو یہ ناممکن ہے ۔ اس دوسری قسم کی رشوت کی

شکایت جو ہم کو سنائی دیتی ہے وہ ادھر کے آنریبل ممبرس کے حلقہ ہائے انتخاب سے سننے میں نہیں آتی ہے بلکہ اپوزیشن میں جو ممبرس بیٹھے ہوئے ہیں اون کے حلقہ انتخاب سے سننے میں آتی ہے -

ایک آنریبل ممبر - اودھر کے ممبرس اون کے ساتھ رہتے ہونگے -

ایک آنریبل ممبر - ہر طرف شکایت ہے -

شریمتی آروٹلا کملا دیوی (آلیر) آپ ہی کے لوگ کہہ رہے ہیں کہ ہر طرف شکایت ہے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - آپ ذرا صبر سے سنیئے - سننے کے بعد اعتراض کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہیگی - اس سے معلوم ہوتا ہیکہ بعض حلقوں میں ہی اس کا زیادہ چرچا ہے اور وہیں یہ مرض پھیل رہا ہے - عہدہ داران اہل معاملہ کو مجبور کر کے جو رشوت لیتے ہیں اوس طریقہ کا انسداد تو بہت کچھ ہوگیا ہے - لیکن وہ طریقہ رشوت جس میں عوام اپنے نا جائز منفعت کے لئے عہدہ داروں کو رشوت دیتے ہیں وہ اون حلقوں میں ، جن کی معزز ممبران شکایت کرتے ہیں ابھی باقی ہے - اور اون حلقوں میں معلوم ہوتا ہیکہ رشوت بند ہوگئی ہے جن حلقوں کے متعلق کہ شکایت نہیں کی جاتی ہے - اگر معزز ممبران اون حلقوں میں جہاں سے رشوت کی شکایت سننے میں آتی ہے جاکر وہاں کے باشندگان کی اخلاقی حالت کا معیار بلند کریں تو ممکن ہے کہ آئندہ سشن تک اس قسم کے اعتراضات کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں رہیگی - میں آنریبل ممبرس سے عرض کرونگا کہ وہ اس کا موقع نہ آنے دیں - اور عوام کا اخلاقی معیار اس طرح بلند کریں کہ وہ لوگ رشوت دینے پر آمادہ نہ رہیں جیسے کہ آج ہیں - بلکہ اوس سے نفرت کریں ۔اور رشوت دینے اور لینے والے دونوں کو سزا دلانے کی کوشش کریں - اس کے بغیر رشوت کا انسداد ہونا ناممکن ہے - اس کے متعلق تفصیلات بھی بیان کی گئی ہیں اور زیادہ تر پٹیل پٹواریوں کو مورد الزام بنایا گیا ہے - اس کے متعلق مختلف وجوہات پیش کئے گئے ہیں ، زیادہ تر وجہ یہ پیش کی گئی ہیکہ موروثی وطن داری کی وجہ سے رشوت جاری ہے اگر اون کے موروثی حقوق ختم کردئے جائیں تو رشوت ختم ہو جائیگی - یہ بھی کہا گیا ہیکہ دوسرے تمام عہدہ دار - آبکاری کے مالگزاری کے ، اوقاف کے ، بلا کسی تخصیص کے ہر سررشتہ کے عہدہ دار رشوت خوار ہیں - غنیمت ہے کہ ایک ایم - ایل - اے نے اس کو تسلیم فرمایا کہ اعلی عہدہ دار رشوت نہیں لیتے - جو عہدہ دار رشوت لیتے ہیں میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ موروثی . . . .

شریمتی آشاتائی واگھمارے (ویجا پور) - کیا تحصیلدار اعلی عہدہ دار نہیں کہلایا جاتا ؟

شری کے - وی - رنگا ریڈی - یہ وہی صاحب جانتے ہیں جنہوں نے یہ الفاظ کہے ہیں - " اعلی عہدہ دار رشوت نہیں لیتے لیکن باقی لوگ لیتے ہیں" غالباً -

شریمتی آشاتائی واگھارے - حال میں یادگیر میں جو صاحب رشوت لئے ہیں وہ اعلیٰ عہدہ دار ہیں یا نہیں ؟

شری کے - وی - رنگا ریڈی - میں معزز ممبر کے الفاظ دھرا رہا ہوں - پٹیل پٹواری تو موروثی وطن دار ہیں لیکن دوسرے عہدہ دار اور خود معترض ممبر صاحبان کے کہنے کے بموجب تحصیل دار موروثی عہدہ دار نہیں ہیں اور وہ رشوت لیتے ہیں - میں آپ کی تائید میں ہی بول رہا ہوں کہ اگر تحصیلدار رشوت لیتا ہے تو معترض ممبر صاحبان اس کی کیا گیارنٹی دیتے ہیں کہ پٹیل پٹواریوں کے موروثی حقوق ختم کرنے کے بعد تنخواہ یاب پٹیل پٹواریوں کو رکھنے سے وہ لوگ رشوت نہیں لینگے - اور فرشتے بن کر کام کرینگے - تحصیلدار کی تنخواہ پانچ سو سے بڑھ کر بھی رہتی ہے لیکن وہ رشوت لیتا ہے - پٹیل پٹواریان جن کے متعلق بعض ممبران نے کہا ہیکہ اون کی تنخواہ سو روپیہ ہونی چاہئے اور بعض نے کہا کہ اونکی تنخواہ ۵۰ روپیہ ہونی چاہئے سو روپیہ تنخواہ کی بات تو نا قابل عمل ہے - ۵۰ روپیہ بھی سب کو دینا نا قابل عمل ہے کیونکہ کروڑوں روپیہ منظور کرنا پڑیگا - عملی میدان میں آپ داخل ہو کر ہی اس کا تصفیہ کرسکتے ہیں کہ اونکی تنخواہ کیا ہونی چاہئے - تو ایسا شخص جو تحصیلدار سے بہت کم تنخواہ پاتا ہے . . . .

شریمتی آشاتائی واگھارے - ۱۹۱۶ء سے بمبئی میں تلاٹی سسٹم ہے وہاں کوئی دقت نہیں ہورہی ہے -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - سوالات مت کیجئے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - بمبئی اور مدراس کے پٹیل پٹواریوں سے میں واقف ہوں - جو خرابیاں یہاں نظر آتی ہیں وہاں پر بھی موجود ہیں - ان میں اور اون میں بہت تھوڑا فرق ہوسکتا ہے - یہ اعتراض کہ موروثی حقوق ہی رشوت کی بنیاد ہیں وہ غلط ہے - موروثی حقوق قائم رکھنے میں کچھ خوبیاں بھی ہیں اور اوس کو نکالنے میں بھی کچھ خوبیاں ہیں - اس میں شک نہیں کہ موروثی حقوق نہیں رہنا چاہئے - لیکن اس کی واحد وجہ یہ نہیں ہے کہ یہی چیز رشوت کی جڑ ہے - بلکہ اس وجہ سے نکالنا چاہئے کہ رعایا آزادانہ طور پر اپنی زندگی بسر کرسکے - کسی کے اثر میں نہ رہے اس خیال کے تحت وطن داروں کے موروثی حقوق نکالنا ضروری ہے - یہ جو حجت پیش کی جارہی ہے کہ موروثی حقوق کو نکالنے سے رشوت ختم ہوجائیگی وہ غلط ہے - محض اون کے نکالنے سے رشوت ختم نہیں ہوگی - بلکہ اس کو دور کرنے کے لئے عوام میں ایسا جذبہ پیدا ہونا چاہئے کہ سرکار کی جو آمدنی ہے وہ ملک کی آمدنی ہے ، قومی آمدنی ہے اوس کا نقصان قومی نقصان ہے - یہ جذبہ جب تک عوام میں نہ آئے رشوت ، جیسا کہ آپ صاحبین کا خیال ہے ، بند ہونے کی توقع نہیں کی جاسکتی -

श्री मोमिडी मेंगा रेड्डी :—जब अवाम में शऊर पैदा हो जाय तो फिर आपके आबकारी महकमा की ज़रूरत ही क्या है?

شری کے - وی - رنگا ریڈی - بالکل صحیح ہے - ہمارا اصول بھی یہی ہے کہ ہم اس کو روز بروز مہنگا کر رہے ہیں تاکہ عوام یہ محسوس کرلیں کہ سیندھی شراب کے پینے میں تباہی ہے - اس کے بند کرنے کے دو طریقے ہیں ایک تو پینے کو پورے طور پر بند کیا جائے جیسے کہ بمبئی اور مدراس میں کیا گیا ہے اور دوسرے یہ کہ عوام کو خود بخود ان کو چھوڑنے پر مجبور کیا جائے - اس کے لئے ہم نے سیندھی پر محصول زیادہ کردیا ہے اور سیندھی کے تمام درختوں کو تراشنے کی اجازت نہیں دیتے -

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी :—मैं शिरस्ते आबकारी नहीं बल्कि रिश्वतखोरी के बारें में बोल रहा हूं ।

شری کے - وی - رنگا ریڈی - میں سمجھتا ہوں کہ رشوت کو سررشتہ آبکاری کے وجود یا عدم وجود سے کوئی تعلق نہیں ہے - اگر معزز رکن کی نظر میں تعلق ہے تو وہ شکایت صرف سررشتہ آبکاری ہی کیلئے نہیں کیگئی ہے سب سررشتوں کے متعلق شکایت کیگئی ہے - سررشتہ آبکاری سے ان کو خاص طور پر شکایت ہے تو یہ اور بات ہے -

ایک ممبر صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ درختان جو دوکانات کیلئے معین کئے جاتے ہیں وہ صحیح طور پر معین نہیں کئے جاتے اس لئے رشوت دینے کی ترغیب ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر کی معلومات بہت پرانی ہیں - اب بہت سخت احکام یہ جاری کئے گئے ہیں کہ کوئی عہدہ دار دوکانات کیلئے صحیح تعداد میں درخت نہ رکھے تو مستوجب سزا ہوگا - اس کے انتظامات کئے گئے ہیں - حتی الامکان پورے کے پورے درخت برآمد ہو رہے ہیں -

یہ کہا گیا کہ کاسرا فارم کی تکمیل کو بھی صرف پٹواریوں سے متعلق کیا گیا ہے یہ بھی معلومات کے فقدان کا ثبوت ہے - کاسرا فارم کی جو تکمیل ہوتی ہے اس سے متعلق اگر آنریبل ممبرس موقع پر جا کر معائنہ کرتے تو انہیں صحیح حالات معلوم ہوتے اور انہیں شکایت کرنے کا موقع نہ ملتا - کاسرا فارم کی تکمیل صرف پٹیل پٹواری نہیں کرتے بلکہ اس میں تحصیلدار اور گرداور بھی شریک ہوتے ہیں - گرداور اور نائب تحصیلدار ۳۰ فیصدی اور تحصیلدار اور کلکٹر ۲ فیصد سروے نمبر موقع پر جا کر تنقیح کرتے ہیں -

شری سی - ایچ - وینکٹ رام راؤ - وہ کاغذات پر کرتے ہیں یا موقع پر جا کر کرتے ہیں -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - میں تو اردو میں اور صاف الفاظ میں کہا کہ موقع پر جا کر کرتے ہیں - اس طرح . . . .

శ్రీ యస్. రామనాథం (పానుగుకొండ) : ఖాసరా ఫారముల విషయములో తీసుకొంటున్న లంచమును గురించి, అన్యాయాల గురించి విచారణ జరిపేందుకు ఒక కమిటీని వేస్తారా ?

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - آنریبل منسٹر کو تقریر کرنے دیا جائے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ واقعہ ہے تو آنریبل ممبرس کا قصور ہے میرے پاس ایک شکایت آئی تو میں نے تحقیقات کا حکم دیا اور عہدہ دار تحقیق کنندہ نے پٹواریوں کو معطل کیا جس کو معزز ممبر نے اپنی تقریر میں تسلیم بھی کیا ہے - یہ غلطی نگرانی نہ ہونے کی وجہ سے ہوئی ہے - ہر ممبر اپنے حلقے کا چوکیدار ہے - اگر ایسی غلطیاں ہوں تو حکام کے پاس ان کو پیش کرنا چاہئے فوری انسداد ہوجاتا ہے جیسا کہ کریم نگر میں ہوا تو اس کا فوری انسداد کیا گیا -

ایک ممبر صاحب تو یہاں تک کہہ گئے کہ مدھیرا کے پٹواری اتنے مالدار ہوگئے ہیں کہ ان کے اوطان لے لئے جائیں تو وہ مدت العمر بیٹھکر کھا سکتے ہیں - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان کو آج یہ نیا موقع نہیں ملا بلکہ سالہا سال سے انکے اندراجات کی بناء پر مالگزاری مقرر ہوتی ہے - ان کے اندراجات کی بناء پر تلف مال وغیرہ کی معافی ملتی ہے - کاسرا فارم کو رائج کر کے تو ایک سال سے زائد عرصہ نہیں ہوا - اگر وہ ایک سال میں اتنی رقم کما سکتے ہیں تو پھر اتنے سال کی کمائی کہاں رکھی گئی ہے -

ایک آنریبل ممبر - آپ کے پاس -

شری کے - وی - رنگا ریڈی آپ کے پاس سے تو شکایت کی کیا بات ہے میں معزز ممبر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ رعایا کی حفاظت کیلئے کونسی کونسی شکایات کی گئیں اور کونسی شکایات کو نظر انداز کیا گیا - میں آپ کو یقین دلاتا ہوں ....

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ (کریم نگر) - صرف کریم نگر میں ۴۰ مواضعات کا ریپریزنٹیشن کیا گیا تو ۴۰ مواضعات میں سے صرف دو پٹواریوں کو معطل کیا گیا - کیا اس پر آپ کمیشن بٹھانے کے لئے تیار ہیں ؟

శ్రీ బి. కృష్ణయ్య (ఖమ్మమ్‌—జనరల్): కంభం, మధిర తాలూకాలలో పట్వారీల గురించి నేను తహశీల్దారుకు చెప్పాను. కాని తాశీల్దారు చర్య తీసుకోలేదు. విచారణ జరపలేదు. విచారణ జరిపించదలచితే నూరు కేసులు ఋజువుచేయగలను.

శ్రీ బి. ధర్మ భిక్షం: పట్వారీ మీద ౬౦ మంది దరఖాస్తులు పెట్టారు. ఈ రకంగా షికాయతులుంటే ఏమీ లేవనడం సరిఅయినది కాదు.

شری کے - وی - رنگا ریڈی - میں سمجھتا ہوں کہ یہ عذرات لنگ ہیں - آج تک آپ نے شکایت نہیں کی - کریم نگر میں بیشک شکایت ثابت ہوئی مگر ہمارے پاس جن لوگوں کے الزامات ثابت ہوئے ہم نے ان کو سزا دی - آپ پانچسو لوگوں کے متعلق شکایت کرتے ہیں اور اون کے خلاف الزامات ثابت نہیں کرسکتے اور ہم سزا نہیں دیتے تو ہم نے بہت اچھا کیا مجرو آپ کے بیان پر تو سزا نہیں ہوسکتی -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - میں عرض کررہا ہوں کہ فیصلہ نہیں ہوا - پنڈنگ (Pending) پڑے ہوئے ہیں پنڈنگ کیوں ہیں ؟

شری کے وی - رنگا ریڈی - ضابطہ ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ کیوں پنڈنگ پڑے ہوئے ہیں - آپ کے کہنے پر میں یہاں سے آرڈرس جاری نہیں کرتا - میں تحقیقات کے لئے حکم دیتا ہوں آپ کو شہادت پیش کرنا چاہئے - حاکم اپنے طور پر بھی شہادت لینے کی کوشش کرتے ہیں-اس کے لئے آپکو مدد کرنے کی ضرورت ہوتی ہے - آپ اگر کل حکومت میں آئیں گے اور آپ جمہوری طریقہ سے حکومت کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو بھی یہی کرنا پڑیگا - اس لئے یہ کہنا کہ کا سرا فارم کو پٹواریوں پر ہی چھوڑ دیا گیا ہے اور وہ دنیا بنالے رہے ہیں تو اس میں کوئی اصلیت نہیں ہے - اگر ایسا ہوتا تو ضرور شکایت کی جاتی جیسا کہ کریمنگر میں کی گئی - میں مانتا ہوں کہ دنیا جبتک رہیگی اچھائی اور برائی دونوں رہیں گے لیکن زیادہ کونسی چیز ہے اسکو ہمیں دیکھنا ضروری ہے - ایک ممبر صاحب نے فرمایا کہ رشوت ستانی زیادہ تو نہیں ہے کم ہو رہی ہے تو میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे (अिप्पागूडा) :—क्या आपके पास करीमनगर के श्री. श्रीपतराव साहब जो कि वहां के कॉंग्रेस के सदर हैं, अुनसे खालसा फार्म और सिलकमाल के सिलसिले में जो शिकायत आओी थी अुसके बारें में आप क्या कर रहे हे ?

شری کے- وی - رنگا ریڈی - کریمنگر کو میں حال ہی میں گیا تھا - مجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ تلنگانہ کے ایک ہی تعلقہ میں ۳۰۰ درخواستیں پیش ہوتی ہیں مرہٹواڑے کے علاقوں میں پانچ اضلاع میں صرف ۵۰ درخواستیں پیش ہوتی ہیں -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - اس کی وجہ یہ تھی کہ آنریبل منسٹر کے دورے سے عوام واقف نہ تھے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - آپ واقف نہ ہونگے - عوام واقف تھے ہزار ہا لوگ میرے دورے کے وقت آئے تھے - لیکن وہاں درخواستیں پیش نہیں ہوئیں - تلنگانہ کی خاص کیفیت ہے -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे:—करीमनगर के कॉंग्रेस प्रेसिडेंट ने शिकायत की थी, क्या वे भी आपके खिलाफ है ?

شری کے - وی -رنگا ریڈی-میرے خلاف شکایت نہیں ہوئی اور نہ میرے موافق " شکایت " کا ذکر کر رہا ہوں - آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ فلاں درخواست دے اسکی تحقیقات نہیں ہوئی تو درخواستوں کی تعداد تلنگانہ میں اتنی ہوتی ہے کہ ان کو یاد رکھنا مشکل ہے - میرے پاس جو درخواست آتی ہے میں دوسرے ہی روز تجویز کر کے واپس کر دیتا ہوں - ضابطہ کے تحت جو تجویز ہوسکتی ہے میں وہ کردیتا ہوں -

شری نارائن راؤ (بلولی) کنڈل واڑی کی درخواستیں پیش ہوئی تھیں - میں نے ۲۲ مواضعات کی درخواستیں پیش کی تھیں-

شری کے - وی - رنگا ریڈی - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جتنی کارروائیاں ہوئی ہیں میں ان کا جواب دینے کے لئے نہیں کھڑا ہوں - ان کے بارے میں آپ سوالات کی نوٹس دیکر پوچھ سکتے ہیں اور میں جواب دے سکتا ہوں - اب تو میں اعتراضات کا جواب دیرہا ہوں -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—अेतराज यह है कि आपके ऑफिस में शिकायत के गठ्ठे के गड्डे आकर पडे रहते हे लेकिन अुन पर कोअी तवज्जह नही की जाती ।

आज तक जो शिकायत की गअी अुसके बारे में क्या कार्यवाही की गअी ?

आपके ही तरफ के कॉंग्रेस मेंबरनें अभी कहा कि अुन्होने २२ मवाजियात के बारे में शिकायत की, अुसके बारे में क्या किया गया ?

شری کے- وی - رنگا ریڈی - مجھے افسوس ہے کہ کاسرا فارم مدھیرا کے تعلق سے کہا گیا اس کے متعلق میں نے کہا کہ کوئی شکایت پیش نہیں ہوئی - یوں تو سیکڑوں درخواستیں پیش ہوئیں - تحقیقات ہوئی اور جن کو سزا دینا تھا دی گئی- رشوت ستانی کے متعلق بھی بہت سی درخواستیں پش کی گئیں - ان میں برطرفی ہوئی - معطلی ہوئی ٹریبونل میں سپرد کیا گیا - اگر کسی خاص کارروائی کے بارےمیں پوچھنا ہوتو اس کا جواب مل سکتا ہے کاسرا فارم کی حدتک آنریبل ممبر نے کہا کہ اتنی رقم کھا گئے تو میں نے بتلایا کہ اس کی شکایت پیش نہیں ہوئی - اس کے بعد یہ کہا گیا کہ بدعنوانیاں بہت ہیں اور ان کی چند شکلیں بتلائی گئیں یہ بھی کہا گیا کہ مقدمات جلد فیصل نہیں ہوتے - میں مانتا ہوں اس کی شکایت مجھے بھی ہے کہ مال کے مقدمات جلد فیصل نہیں ہوتے اس طرف معقول توجہ بھی کی گئی ہے لیکن سررشتہ مال کے عہدہ داروں کو کام بہت زیادہ ہوگیا ہے- فریقین نہیں آتے تو مقدمات کی پیشیاں بدلتے ہیں جس کی وجہ سے طوالت ہوتی ہے عہدہ دار کے تساہل سے ایسا نہیں ہوتا- انفصال کے اس نقص کو دیکھ کر میں نے کونسل میں یہ چیز پیش کی کہ سررشتہ مال کے عہدہ داروں کو وقت نہیں ملتا وہ مثل عدالتی عہدہ داروں کے انفصالی کام میں ماہر نہیں ہوتے فیصلہ کرنے کے ماہر نہیں ہوتے اس لئے قانون مالگزاری و گشتیات و دیگر قوانین مال میں ترمیم کرکے ہر مقدمہ کو عدالت میں بھیجا جانا چاہئے- چنانچہ میری تحریک کو کونسل نے منظور کیا ہے اور منسٹروں کی ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی ہے - عنقریب اس غرض کیلئے ترمیمات ہونے والے ہیں آئندہ کوئی نمبری مقدمہ سررشتہ مال میں نہیں چلیگا - بلکہ حقوق اور ذمہ داریوں کے تعلق سے مقدمات کی سماعت عدالت میں ہوگی- میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد مقدمات کی طوالت سے متعلق اعتراض رفع ہوجاتا ہے - ایک ممبر صاحب نے یہ بھی مشورہ دیا کہ انفصال کا کام سررشتہ مال میں نہ رکھنا چاہئے - میں اس سے بالکل متفق ہوں اور جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا اس کا انتظام کیاجا رہا ہے -بدعنوانیوں کے تعلق سے یہ بھی کہا گیا کہ تلف مال فرضی پنچنامے کرکے سرکاری رقم کا نقصان کرتے ہیں - ایک دوسرے ممبر نے کہا کہ پنچنامے بروقت نہیں کرتے - میں کہتا ہوں کہ دونوں کے دونوں الزامات بے بنیاد ہیں- تلف مال ہوتو ڈپٹی کلکٹر پراسکی ذمہ داری عائدکی گئی ہے کہ وہ ایکنمیتھ

تاریخ پر جا کر معائنہ کرکے پنچنامہ کرے - اگر وہ مقررہ تاریخ پر آکر معائنہ نہیں کرتا تو پٹہ دار یا وہ کاشتکار جس کا مال تلف ہوا ہے معافی کا مستحق ہوتا ہے - اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا - بصیغہ انفصالی وہ عہدہ دار مواخذہ دار ہوتا ہے جس نے بر وقت تلف مال کا پنچنامہ نہ کیا ہو - اس طرح یہ اعتراض باقی نہیں رہتا کہ تلف مال کا بروقت پنچنامہ نہ کرنے سے رعایا کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ رہتا ہے . . . .

سری کے۔ اننت ریڈی - تلف مال کے سلسلے میں دو فصلیں ہوتی ہیں۔ ایک چار مہینے کی اور دوسری چھ مہینے کی - کیا اس سلسلے میں دو تواریخ رکھنے کے احکام ہیں ؟

سری کے - وی - رنگا ریڈی - دو فصلیں نہیں - آبی میں تلف مال کی کوئی وجہ نہیں ہوتی اگر ہوتی ہے تو اس میں . . . .

سری کے۔اننت ریڈی - میرا مطلب یہ ہے کہ دھان کی دو فصلیں ہوتی ہیں - ایک چار مہینے کی اور دوسری چھ مہینے کی -

شری کے۔ وی - رنگا ریڈی - ان کی تواریخ علحدہ ہیں - مجھے اس وقت یاد نہیں ہے - ان تاریخوں پر پنچنامہ کرنا لازمی ہے - پنچنامہ نہ کرنے سے کاشتکار کو کوئی نقصان نہیں ہے بلکہ عہدہ دار پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے -

دوسری چیز یہ کہی گئی کہ لیوی سے بچانے کے لئے غلط پنچنامے کئے جاتے ہیں - اور عہدہ دار سازش کرلیکر رقم کی معافی دیتے ہیں۔ ایک صاحب نے بہت زور و شور سے یہ کہا - سوالات میں بھی اس کو دریافت کیا گیا اور کہا گیا کہ جب میں کریم نگر گیا تھا تو انہوں نے تلف مال کے سلسلے میں میمو رنڈم پیش کیا تھا - میں نے کہا تھا کہ ایسا کوئی میمورنڈم میرے پاس پیش نہیں ہوا - نہ کوئی سپاسنامہ پیش ہوا - اگر پیش ہوا ہے تو مجھے یاد نہیں ہے - اگر پیش بھی ہوتا ہے تو میں دعوے کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ اس کی بنا پر کوئی معافی کے احکام میں نے نہیں دئے ہیں - میرے پاس جو بھی معاملہ محتاج تحقیقات آتا ہے تو میں ذمہ دار عہدہ دار سے اس کی تحقیقات کروائے بغیر کوئی احکام نہیں دیتا - اگر کسی ناعاقبت اندیش یا بد دیانت عہدہ دار نے تلف مال کا ایسا غلط پنچنامہ کیا ہے تو وہ اس غلطی کے لئے اسطرح ملزم ہے جس طرح دیگر جرائم کا ارتکاب کرنے والے ملزمین ہوتے ہیں اور جس طرح وہ سزا کے مستوجب ہوتے ہیں اسی طرح وہ بھی سزا کا مستوجب ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہمارے ضلع میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ہے جس نے تلف مال کا غلط پنچنامہ کیا ہے - ممکن ہے کسی نے کیا ہو - لیکن جب ایسے واقعات کا علم ہوتا ہے تو اس کو سخت سے سخت سزا دی جاتی ہے - جمع بندی اور سرکاری رقوم کی کمی و بیشی کے معاملہ میں کسی کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جاتی -

شری سی - ایچ - وینکٹ رام راؤ - میں نے عرض کیا تھا کہ پٹواری کو تو معطل کیا گیا ہے لیکن تحصیل کے جو عہدہ‌دار اس کیس میں انوالو (Involve) ہیں انکے خلاف کیا کارروائی کیگئی -

شری کے - وی - رنگاریڈی - ابھی وہ مقدمہ زیرتحقیقات ہے - جب اسکا نتیجہ نکلیگا تو آپ کو معلوم ہوجائیگا کہ کس پر کس حدتک ذمہ‌داری عائد ہوتی ہے - کس نے غلط پنچنامہ کیا ہے - اور جس نے غلطی کی ہے اسکو ضرور سزا ملیگی - اگر نہ ملے تو آپ اس صورت میں شکایت کرسکتے ہیں -

پاؤتی کے بارے میں کہا گیا کہ اسکے تین پرت ہونے چاہئیں - میں نے چھ مہینے پہلے ہی اسکے بارے میں تحریک کردی ہے - کیونکہ تجربہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ایک ہی پرت رہنے سے پٹواری اپنے مفید مطلب اندراجات وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں - اسلئے میں نے تحریک کردی ہے کہ پاؤتی ہی کو ختم کرکے تین پرت کی رسید کا طریقہ رائج کیا جائے جس سے پٹواریوں کو وقتاً فوقتاً عملیات میں تبدیلی کرنے کا موقع نہیں ملتا خواہ وہ پٹواری ملازم ہوں یا موروثی - تجربہ کے طور پر تعلقہ میڑچل میں یہ عمل کیا جارہا ہے - میں نے آنریبل چیف منسٹر سے جبکہ سرشتہ مال ان سے متعلق تھا بالمشافہ اس بارےمیں گفتگو کی تھی - انہوں نے بھی اسکی ضرورت کو محسوس کیا - چنانچہ تجربہ کے طور پر یہ عمل میڑچل میں نافذ کیا گیا ہے - اس کے نتائج کو دیکھنے کے بعد پورے اسٹیٹ کی حدتک اسبارے میں عمل کیا جائے گا - اور میں یقین دلاتا ہوں کہ بہت جلد رسید سسٹم نافذ کیا جائیگا -

لینڈ سنسس (Land Census) کے بارے میں کہا گیا کہ اس کے لئے ۱۸ لاکھ کا خرچہ بہت زیادہ ہے - لیکن اسطرح محض یہ رقم زیادہ ہے کہنے سے کچھ حاصل نہیں - یہ بتانا چاہئے کہ فلاں مد غیر ضروری ہے فلاں پر زیادہ خرچہ ہے - اگر ایسا کہا جائے تو اسکی جانچ ہوسکتی ہے - اگر آپ ایسا مشورہ دیتے کہ فلاں مد پر جو خرچہ ہے وہ اتنا زیادہ ہے اور اس سے اتنی کم رقم میں یہ کام افیشنسی (Efficiency) اور دیانت‌داری سے چل سکتا ہے تو ایسی صورت میں اسپر غور کیا جاسکتا تھا - اگر ہم اسکے لئے ۱۰ لاکھ رکھدیں یا ۵ لاکھ رکھدیں یا ۲۰ لاکھ رکھدیں تو ممکن ہے اسوقت بھی آپ یہ کہدیں کہ یہ زیادہ ہے - دیانت داری اور افیشنسی سے کام کرنے کیلئے جو کم سے کم رقم ہوسکتی ہے وہ ہمنے تجویز کی - کیونکہ پورے ملک کی ضروریات کی تکمیل کرنے کی ذمہ‌داری ہم پر ہے - اور نئے مطالبات کی تکمیل بھی ہمیں کو کرنا پڑتا ہے —

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :— १८ लाख की रकम बताओी गओी है और अुसमें १० लाख का अेक नया आयटम है अुसके तफसीलात नहीं दिये गये है ?

شری کے - وی - رنگاریڈی - میں نے پرسوں ہی تفصیلات کو علحدہ ٹائپ کروا کر تقسیم کرا دیا ہے -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मेरे पास आप ही दी गअी नोट है और अुसमें ८ लाख रुपयें के तो तपसिलात बताये गये है । लेकिन कुल १८ लाख की रकम में १० लाख ९ हजार रुपये के जो न्यु आयटम के लिये खर्चा बताया गया है अुसके तपसिलात अिसमें नहीं बताये गये है ।

شری کے - وی - رنگاریڈی - یہ تختہ ہے - ڈپٹی منسٹر صاحب اسکو پڑھکر سنائینگے -

ڈپٹی منسٹر فار اکسائز، فارسٹس اینڈ ریوینیو (شری پی - هنمنت راؤ) - لینڈریفارمس کیلئے جو ۱۸ لاکھ کی رقم ہے اسکی تفصیل کا تختہ میں پڑھکر سناتا ہوں -

A-6. *Land Census Scheme.*			
A-6. (*a*) Pay of Officers	..	..	1,17,703
A-6. (*b*) Pay of Establishment	..	..	5,43,100
A-6. (*c*) Allowances, Honoraria, etc.		..	..
Travelling Allowance	..	..	1,58,300
Dearness Allowance	..	..	1,51,413
House Rent and other allowances		..	13,312
Total A-6 (*c*)		..	3,23,025
A-6 (*d*) *Contingencies.*			
(*b*) Countersigned Contingencies			
1. Printing & Binding	..	..	4,55,000 (*a*)
2. Remuneration to Patwaries		..	3,00,000
3. Unforeseen charges	..	..	10,000
(*c*) Contract and Scale Regulated Contingencies.			
1. Office Contingencies & Service Postage	..	..	50,000
2. Livery of Peons	..	..	4,423
3. Telephone Fees	..	..	1,500
Total A-6 (*d*)		..	8,20,923
Total A-6		..	18,04,751 (*b*)

(*a*) Includes Rs. 4,50,000 as non-recurringn in papers, register and printing.
(*b*) Includes Rs. 10,92,415 provided for under 'New items.'

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ اسطرح اسکی تفصیلات بتلائی گئی ہیں۔ اس سے معلوم ہوگا کہ ہر چیز ضروری ہے جال اور چھوٹے کنٹھ جات اور نالوں کے بارے میں کہا گیا کہ ان پر تری دھارے نہ لئے جانے چاہئیں ۔ اس اعتراض میں میں کچھ قوت ضرور پاتا ہوں۔ اگر کہیں اسکے خلاف عمل ہوا ہے تو یہ غلط ہے ۔ مجھے گذشتہ سال دورے میں معلوم ہوا تھا کہ حکام کو اس بارے میں کچھ غلط فہمی ہے جسکی بنائ پر غلط عمل ہورہا تھا چنانچہ میں نے مستقر پر آنے کے بعد حکم دیا ۔ جال کے پانی کے سلسلے میں پہلے سے معافی کے احکام ہیں ۔ لیکن جال مستقل ہونے کی وجہ سے اگر بندو بست میں مستقل ذریعہ قرار دیا گیا ہے تو اسکے لئے علحدہ معافی نہیں دیجاتی ۔ جہاں کثرت بارش سے جال پیدا ہوتا ہے اور وہ پانی استعمال کرتے ہیں تو اسکے لئے دھارہ تری لینا ضروری نہیں ہے ۔ اگر چھوٹے کنٹھ جات ہیں تو اسکے لئے یہ احکام ہیں کہ پوری فصل کی مدت میں پانی لیتے رہیں تو اتنا دیں ۔ نصف مدت کیلئے اتنا ۔ پون کے لئے اتنا ۔ اگر دو چار روز کیلئے لیتے ہیں تو اسکے لئے دھارہ تری کی ضرورت نہیں ہے اور وہ معاف کیا جاتا ہے ۔ یہ احکام ہیں جن کے تحت واجبی دھارہ عائد کیاجاتا ہے ۔ اگر اسکے خلاف کہیں عمل ہوتا ہے تو اس کی منسوخی کیلئے سررشتہ مال میں چارہ کار کیلئے واضح احکام موجود ہیں۔ مرافعہ کرکے دھارہ خارج کردیا جاسکتا ہے ۔

نالے کے تعلق سے آپ نے جو شکایت کی ہے وہ واجبی ہے ۔ چنانچہ میں نے اپنے دورے میں دیکھکر اس کی اصلاح کی فکر کی ہے ۔ بالخصوص نلگنڈہ میں ایسے نالے زیادہ ہیں ۔ آتما کور تعلقہ میں بھی ایسے نالے ہیں۔ کریمنگر میں بھی ایسے نالے ہیں اور ندی سے ریتی نکالکر نالہ لیجانا پڑتا ہے۔ اس کام کیلئے ۲۵ - ۵۰ اور کبھی سو آدمی لگانے پڑتے ہیں پھر بھی جب بارش ہوتی ہے تو نالہ بھر جاتا ہے اور پھر مزدور لگا کر ریتی نکالنی پڑتی ہے ۔ ان باتوں کو دیکھنے کیلئے میں نے خود دورہ کیا ہے ۔ اور عہدہ داروں کو ٹھیک طور پر عمل کرنے کیلئے توجہ دلائی گئی ہے۔ اسکے متعلق ضروری کارروئی ہورہی ہے۔ لیکن میں واضح کرتا ہوں کہ تمام نالوں کے تعلق سے ایک حکم نہیں دیا جاسکتا ۔ بعض نالے تو ایسے ہیں کہ ان کے تحت بارش کے موسم میں اطمینان کے ساتھ کاشت کی جاسکتی ہے اور بعض نالے ایسے ہیں کہ روزمرہ ریتی نکالنی پڑتی ہے اور محنت کرکے اسکو صاف کرنا ضروری ہوتا ہے ۔ ایسی صورت میں جبکہ کم محنت ہو نصف دھارہ مجرا دینا چاہئے ۔ اور جہاں زیادہ محنت کی ضرورت ہوتی ہے پورا دھارہ معاف کیا جانا چاہئے ۔ اسطرح علحدہ علحدہ صورتیں ہوسکتی ہیں اسلئے موجودہ احکام میں اس لحاظ سے ترمیم کی ضرورت ہے ۔ چنانچہ میں نے ناظم صاحب سے اور ریوینیو بورڈ کے دوسرے عہدہ داروں سے اس بارے میں تبادلہ خیال کیا تو انہوں نے میری رائے سے اتفاق کیا ۔ عنقریب اس سلسلے میں اصلاحی احکام جاری کئے جائینگے ۔

شری رنگ راؤ دیشمکھ ۔ جاگیری علاقوں کی مالگزاری دیوانی علاقوں سے زیادہ لیجاتی ہے اسکو کم کرنے کے بارے میں کیا کیا گیا ہے ۔

شری کے - وی - رنگا ریڈی - میرے پاس جاگیری مسئلہ نوٹ کیا ہوا ہے جب اسکے جواب کی نوبت آئیگی میں تشفی بخش جواب دونگا -

گائیران کے پٹہ کے تعلق سے بھی بہت کچھ کہا گیا ہے - احکام کے لحاظ سے جو عمل ہو رہا ہے وہ ٹھیک ہے - گائیران کے پٹہ کے متعلق جو پالیسی ہے وہ یہ ہے کہ سگڑے میں کاشت کے رقبے کے مقابلہ میں ۲۰ فیصد رقبہ چھوڑنا چاہئیے - اور مرہٹواڑی میں ۱۰ فیصد - پھر اس میں ترمیم کردیگئی اور یہ قرار دیا گیا کہ ۲۰ فیصد نہیں بلکہ تلنگانے کی حد تک بھی ۱۰ فیصد رقبہ چھوڑنا چاہئیے - پولس ایکشن کے بعد جب زمین کی مانگ زیادہ ہوگئی تو بلا لحاظ تلنگانہ و مرہٹواڑی یہ احکام دئے گئے ہیں کہ ۱۰ فیصد رقبہ چھوڑ کر باقی کاشت کیلئے دینا چاہئیے -

سری داجی سنکرراؤ (عادل آباد) - کلکٹر نے ۲۰ فیصد رقبہ چھوڑنے کے احکام دئے ہیں -

سری کے - وی - رنگا ریڈی - اگر کسی کلکٹر نے ایسے احکام دئے ہیں تو غلطی کیگئی ہے - احکام تو یہ ہیں کہ ۱۰ فیصد چھوڑنا چاہئیے -

شری شرن گوڑہ انعامدار - کرناٹک میں کتنے فیصد رقبہ چھوڑنے کے احکام دئے گئے ہیں ؟

شری کے - وی - رنگا ریڈی - بلا لحاظ کرناٹک مرہٹواڑہ و تلنگانے کے ۱۰ فیصد رقبہ چھوڑنے کے احکام دئے گئے ہیں -

جب کوئی شخص گائران زمین کے پٹہ کی درخواست دیتا ہے تو اس کو منظور کرنے سے پہلے یہ دیکھ لینے کے احکام ہیں کہ گائران کا رقبہ ۱۰ فیصد ہے یا نہیں - رقبہ ۱۰ فی صد سے زیادہ ہے تو جب تک سرکار اس کو منظور نہ کرلے اس کو پٹہ دینے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ ۱۰ فیصد باقی رہتا ہے یا نہیں یہ دیکھنا ضروری ہے - جہاں کہیں رقبہ زیادہ ہوتو کلکٹر سرکار میں تحریک کرتے ہیں اور متعلقہ وزیر کی منظوری کے بعد اوس رقبہ کو گائران سے خارج کرکے پٹہ پر دیتے ہیں - دیری کے متعلق بھی اعتراض کیا گیا ہے - ممکن ہے اس طریقہ سے عمل کرنے کی وجہ سے کچھ دیر ہوئی ہو -

شری داجی شنکر راؤ - کیا گائران اراضی پٹہ پر دیتے وقت سولہ گنا رقم داخل کرائی جاتی ہے ؟

شری کے - وی - رنگا ریڈی - جہاں تک مجھے خیال ہے ایسا نہیں ہے - اسپیشل لاؤنی کے تحت ہریجنوں کو جو اراضی دیتے ہیں اون سے ہم نہیں لیتے البتہ معمولی لاؤنی کے تحت رقم لی جاتی ہے -

شری ایل - این - ریڈی - (وردھنا پیٹھ) - کیا ۱۰ فیصد سے جو زیادہ رقبہ ہے اسے کھیتوں کے لئے چھوڑنے کے احکام دئے گئے ہیں - اور اون بر لوگ بلا اجازت کاشت کرر ہے ہیں -

شری کے- وی - رنگا ریڈی - یہ غلط ہے - اگر کوئی بلا اجازت کاشت کرے تو فصل ضبط کی جاتی ہے اور تاوان عائد کیا جاتا ہے - اگر کہیں بلا اجازت کاشت کیگئی ہے تو وہ خلاف ضابطہ ہے اور ضابطہ کے مطابق کارروائی کر کے فصل ضبط کی جاسکتی ہے اور تاوان عائد کیا جاسکتا ہے -

شری ایل - این - ریڈی - تحصیلدار کے پاس شکایت پیش کی گئی تھی تو انہوں نے کہا کہ فصل کو جانور چرا سکتے ہیں -

شری کے- وی - رنگا ریڈی - اگر کسی تحصیلدار نے ایسا کہا ہے تو شائد غلط فہمی کے تحت کہا ہوگا - بغیر اجازت کاشت کیا ہو تو کھیت نہیں چرا سکتے بلکہ تاوان عائد کیا جاتا ہے -

جنگلات کی اراضیات کے پٹے کے بارے میں بھی بہت سے کوئسچن آئے ہیں - چند آنریبل ممبرس تو کہتے ہیں کہ جنگلات کی اراضی کاشت کیلئے مت دو - اگر دیں تو جنگل تباہ ہوجاتے ہیں اور بعض ممبرس کہتے ہیں کہ دینا چاہئے - اراضیات کو صحراء میں پٹہ پر دینے سے صحرا کو نقصان پہنچتا ہے - اس کا پٹہ دینے کی حد تک جو بحث ہوئی ہے اس کو تسلیم کرتے ہوے میں یہ کہوں گا کہ محصورہ میں جو لوگ بلا اجازت کاشت کئے ہیں اون کو پٹہ دینے کے متعلق جو اصحاب کہتے ہیں ان کی بات کسی حالت میں قبول کئے جانے کے قابل نہیں ہے - اگر اس کو جائز رکھا جائے تو صحراء کا باقی رہنا مشکل ہے - ہر شخص بلا اجازت کاشت کرکے اپنے نام پٹہ کرانے کی کوشش کریگا - اول تو یہ کہ وہ اراضی قانون صحراء کے لحاظ سے مختصہ اراضی ہے اس پر بلا اجازت کاشت کرنا قانون صحراء اور تعزیرات دونوں کے تحت جرم ہے - جرم کا ارتکاب بھی کریں اور مالک بھی بننا چاہیں تو یہ عجیب بات ہے - اگر اس کو تسلیم کرلیا جائے تو بالکل ایسا ہی ہوگا کہ ایک شخص کسی کے مکان میں سرقہ کرکے مال حاصل کرے اور پھر یہ ادعا کرے کہ اوس مال کا اس کو مالک بنادیا جائے اگر یہ جائز ہوسکتا ہے تو وہ بھی جائز ہوسکتا ہے - لیکن میں ایک منٹ کے لئے بھی اس کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں - پولس ایکشن کے بعد کچھ ایسے حالات پیدا ہوگئے تھے کہ جنگلات کو برباد کردیا گیا - بالاخر جب حکام نے یہ دیکھا کہ ایک طوفان برپا ہے - اور عجیب و غریب حالات پیدا ہوگئے ہیں ، اگرچہ یہ افعال کثرت سے نہ ہوتے تو قانون کے ذریعہ روک دیا جاسکتا تھا لیکن چونکہ کثرت سے ہوئے اس لئے عوامی مسئلہ ہونے کی وجہ سے اوس وقت کے حکام نے سنہ ۱۹۴۹ع میں تصفیہ کیا کہ سنہ ۱۹۴۹ع سے پہلے جن لوگوں نے ان زمینات پر کاشت کی ہے ان کے نام پٹہ کردینا چاہئے لیکن اس کے بعد بلا اجازت کاشت کرکے قانون شکنی کیا ہے۔

اسطرح بلا اجازت کشت کرے تو اس کو بیدخل کردیا جائے - اسلئے جہاں کہیں سنہ ۹۴۹ع سے پہلے صحرا میں کاشت ہوئی ہو کاشتکار کے نام پٹہ کردیا ہے - اگر سنہ ۹۴۹ع کے بعد کاشت کی گئی ہے تو ایسی زمینات کا قبضہ برخاست کردیا گیا ہے - البتہ جہاں کاشت شدہ چیدہ چیدہ ہوئے اسکا پٹہ کرنے سے جنگل کے برباد ہونے کا اندیشہ تھا مثلاً مختلف مقامات پر دس دس ایکڑ کاشت کے لئے دینے کی بجائے سو ایکڑ ایک گوشے میں دیکر مختلف مقامات کی کاشت کو بند کروایا گیا - لیکن خلاف ورزی کی عادت ہوگئی ہے اور لوگ ایک آدھ برس سے کاشت کر کے بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم سنہ ۹۴۹ع کے پہلے سے کاشت کر رہے ہیں اور پچاس برس سے ہمارا قبضہ ہے وغیرہ وغیرہ - جب منسٹر متعلقہ ان باتوں کو نہیں مانتے تو چیف منسٹر صاحب کے پاس جاتے ہیں اور درخواست پیش کرتے ہیں وہاں سے لکھوا کرلاتے ہیں - جب تحقیقات کی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ دراصل گذشتہ سال سے قابض ہیں پچاس سال سے قابض رہنے کا ادعا غلط ہے - غلط ادعا کی تائید میں کہتے ہیں کہ لوٹ میں اراضیات کے دستاویزات گم ہوگئے - گاؤں میں زمین ملتی ہے تو سب کو بھی ملنے کا موقع ہوتا ہے اس لئے شائد سب شہادت دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں - میں نے طے کیا کہ قبضہ اسوقت تک تسلیم نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ جمع بندی کے کاغذات میں عمل ہونیکا سرکاری کاغذات سے ثبوت نہ دیا جائے - جنگلات کی زمینات دینے کا جو مسئلہ ہے اس کو میں نے اس طرح حل کیا ہے اور اس طرح کا انتظام کیا ہے - جو اعتراض کیا گیا تھا اس کو میں نے صاف کردیا ہے -

شری داجی شنکر راؤ - ایسے اضلاع جہاں جنگلات زیادہ ہیں حکومت جس حد تک جنگلات کے لئے اراضی رزرو (Reserve) رکھنا چاہتی ہے رکھ کر کیا بقیہ قابل کاشت اراضی کاشت کے لئے دینے سے متعلق سوچ رہی ہے ؟

شری کے - وی - رنگا ریڈی - اس طرح نہیں دیکھنا چاہئیے کہ کسی ضلع میں زیادہ ہے یا کسی تعلقہ میں زیادہ ہے اگراسکو مان لیا جائے تو اسکے بعد کہا جائیگا کہ کسی گرداور پٹی میں زیادہ ہے یا کس گاؤں میں زیادہ ہے گورنمنٹ آف انڈیا نے جو اصول تسلیم کیا ہے کہ پورے ملک میں ⅓ حصہ جنگلات کا رقبہ ہونا چاہئیے اس کے لحاظ سے دیکھا جاتا ہے - لیکن حیدرآباد میں ⅓ حصہ جنگلات کا علاقہ قائم کرنے کا امکان کم ازکم سو پچاس سال کے اندر نہیں ہوسکتا - البتہ حیدرآباد گورنمنٹ نے یہ تصفیہ کیا ہے کہ ۲۰ فیصد جنگل قائم کیا جائے -

شری داجی شنکر راؤ - جہاں تقریباً ۷۰ فیصد جنگل ہے اوسکا مطلب یہ ہے کہ حکومت اوس ضلع کو پوری طرح سے جنگل بنانا چاہتی ہے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - میرا جواب سننے تک صبر کیجئے - اگر میں اس اصول کو مان لوں تو یہ کہا جائیگا کہ جس تعلقہ میں زیادہ جنگل ہیں وہاں اس پر کاشت کی اجازت دیجائے - پھر یہ بھی کہا جائیگا کہ جس گاؤں میں زیادہ جنگل ہے وہاں کاشت کی اجازت دیجائے - تو یہ طریقہ صحیح نہیں ہوسکتا پورے ہندوستان میں ⅓ جنگل رکھنے کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا نے تصفیہ کیا ہے - حیدر آباد میں

موجودہ حالات کے لحاظ سے اتنا تو نہیں رکھ سکتے البتہ پورے ملک کے ۲۰ فیصد حصہ میں جنگل قائم کرنیکی کوشش کی جارہی ہے - اب تک ہمارے پاس ۱۱ فیصد جنگل قائم کیا جاسکا ہے - پورے ملک کے لحاظ سے ۱۱ فیصد جنگل یہاں ہے - جاگیرات جب شریک خالصہ ہوئے تو وہاں جنگل نہیں تھے لیکن اون کے دفتروں میں جنگل کے نام سے افتادہ زمین تھی جہاں کی گھانس ہراج ہوتی تھی اوسکو سررشتہ جنگلات کے حوالہ کردیا گیا اوس رقبہ کو شریک کیا جائے اور اوسکو جنگل بنایا جائے تو اس کے باوجود بھی ۱۵ فیصدی جنگل قائم نہیں ہوتا - اس لئے صحراء کی کوئی اراضی پٹہ پر نہیں دیجاسکتی - ہریجنوں کو زمین پٹہ پر دینے کے متعلق بھی اعتراض کیا گیا اس کے لئے آپ اسپیشل لاؤنی کے قواعد کو ملاحظہ فرمائیں - ان قواعد میں بنایا گیا ہے کہ اگر کہیں برمپوک یا گائران اراضی زائد از دس فیصد ہوتو پٹہ پر دے سکتے ہیں - عام لاؤنی کے قواعد علحدہ ہیں - اسپیشل لاؤنی کے تحت پہلے ہریجنوں کو زمین دینا چاہتے - ایسے ہریجنس جن کے پاس بالکل زمین نہیں اون کو پہلے دیجاتی ہے اور اسکے بعد دوسرے لوگوں کو دیجاتی ہے - اس کے متعلق تفصیلی قواعد ہیں اسمیں کوئی ایسی چیز نہیں جسکی وجہ سے ان پر عمل کرنے سے دقت ......

شری داجی شنکر راؤ - میں آنریبل منسٹر کی توجہ اس طرف مبذول کراؤنگا کہ ایسے ہریجن جو درخواست دے چکے ہیں لیکن منظوری کے پہلے سے کاشت کررہے ہیں تو حکومت اپنے اعداد و شمار نکالنے کے بعد کیا ایسے ہریجنوں کو بیدخل کر کے دوسروں کو زمینات پٹہ پر دیگی یعنی اون لوگوں کو جن کے نام گرداور تحصیلدار یا پٹیل پٹواریوں نے شریک کیا ہو ؟

شری کے - وی - رنگا ریڈی - درخواست دینے کے پہلے ہی بلا اجازت قابض ہیں تو میں دفعہ (۵۷) قانون مالگزاری کا حوالہ دونگا کہ چاہے وہ ہریجن ہوں یا سورن (सवर्ण) یا لینڈ لارڈ ہوں انکو بے دخل کیا جائیگا -

شری داجی شنکر راؤ - درخواست دینے کے بعد منظوری سے پہلے ہی جنھوں نے کاشت کی ہے اون کے متعلق کیا عمل ہوگا -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - احکام میں اسکی گنجائشں ہے کہ جہاں کہیں اسطرح اسپیشل لاؤنی کے تحت اراضی کاشت کے لئے اٹھانا ہو اور اوس پر بلا اجازت پہلے ہی سے کوئی قابض ہوتو اوسکو ترجیح دیجائیگی - بشر طیکہ وہ لینڈلس (Land-less) یعنے اوسکے پاس دوسری زمین نہیں ہے تو اوسکو ترجیح دیجائیگی - یہ بھی کہا گیا ہے کہ چھوٹے لوگوں کو تقاوی نہیں دیجاتی بلکہ دولت مندوں کو تقاوی دیجاتی ہے - اور جس طرح بقایا غریبوں سے وصول کیا جاتا ہے اوسی طرح دولت مندوں سے وصول نہیں کیا جاتا - میں سمجھتا ہوں کہ یہ خیال ٹھیک نہیں ہے - دولت مندوں سے وصول کرنے میں چونکہ کوئی گڑبڑ نہیں ہوتی اس لئے اوس سے واقف ہونے کی نوبت نہیں آتی - غریبوں سے وصول کرنے میں جائداد ضبط کرنے کی نوبت آتی ہے اس وجہ سے بہتسے لوگوں کو ایسے واقعات

معلوم ہوتے ہیں ۔ تقاوی کے متعلق یہ احکام ہیں کہ تقاوی غریبوں کو دینا چاہئے اور جو بڑے مالداروں کے امیروں کو نہیں دینا چاہئے ۔ لیکن بقایا وصول کرنے کے متعلق کوئی سرکاری احکام موجود نہیں ہیں ۔ اگر آپ کے خیال میں کہیں ایسا عمل ہورہا ہوتو وہ عمل کرنے والے عہدہ دار کی غلطی ہے ۔ اسکو علم میں لایا جائیگا تو اسکا انسداد کیا جائیگا ۔

سری جی ۔ آنند راؤ (سرسلہ ۔ عام) ۔ تقاوی پر جو آئل انجنس دئے گئے ہیں اوسکی رقم دو تین سال سے وصول نہیں کیگئی اور بقایا ہوگیا حالانکہ ہر سال رقم وصول کرنے کے احکام ہیں ۔

سری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی ۔ اگر میرا جواب مکمل طور پر آپ سنتے تو اس اعتراض کی زحمت نہیں ہوتی ۔ تقاوی کی حد تک اس امر میں امتیاز رکھا گیا ہے لیکن بقایا کی وصولی میں امتیاز نہیں ہے ۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ تقاوی میں امتیاز رکھا جاتا ہے ۔ کیونکہ جس شخص کے پاس چار یکر خشکی کی زمین ہو وہ آئل انجن تقاوی پر نہیں لے سکتا ۔ اور نہ وسکو دیجاسکتی ہے۔ تقاوی پر آئل انجن دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اوسکی مالیت کے بقدر جائداد اوسکے پاس موجود ہو ۔ اوسکو مکفول کر کے تقاوی پر انجنس دئے جاتے ہیں ۔ اگر کسی کے پاس دس پندرہ یکر خشکی زمین ہوتو اوسکو تقاوی پر ٹریکٹرس (Tractors) نہیں دئے جاتے ۔ نہ اوسکی ضرورت ہوتی ہے ۔ آئل انجنس کی ضرورت باولی کے لئے ہوتی ہے ۔ اسکے پاس اگر خشکی زمین ہے یا باؤلی ایسی ہے جو انجن کو برداشت نہیں کرسکتی تو انجنس نہیں دئے جاتے ۔ کیونکہ انجن کی وہاں ضرورت ہوتی ہے جہاں پانچ چھ گھنٹے پانی نکالا جاسکتا ہو ۔ یہ ظاہر ہے کہ ان حالات میں نہ غریبوں کو ایسے آئل انجنس لینے کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ تحت قواعد اون کو دئے جاسکتے ہیں جن کے پاس اوس مالیت کی جائداد نہ ہو ۔ امیروں ۔ جائداد والوں اور صاحب مقدور لوگوں کو ایسی چیزیں دیجاتی ہیں غریبوں کو یہ نہیں دیجاسکتیں ۔ بلکہ انہیں اگر زبردستی بھی دیں تو نہیں لیتے ۔

جن اراضیات میں سیندھی کے درخت ہیں اون کو پٹہ پر دینے کے متعلق بھی کہا گیا ہے ۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ ایسی زمینات کیوں پٹہ پر نہیں دیجاتیں ۔ اور اگر دیجاتی ہیں تو درختان سیندھی کی قیمت بجائے یک مشت وصول کرنے کے یہ اقساط وصول کرنا چاہیئے ۔ اور بلا کسی رکاوٹ کے ایسی زمینات پٹہ پر دیجانی چاہئیں میں نے ان دقتوں کو محسوس کیا ہے اور اون کی اصلاح کردی ہے ۔ جو زمینات پٹہ پر دئے گئے ہیں ان زمینات میں درخت ہوں تو حق مالکانہ کے طور پر تاڑ کے فی درخت کے لئے دو روپیہ چار آنے اور سیندھی کے فی درخت کے لئے ایک روپیہ چودہ آنے پٹہ دار کو دئے جاتے تھے ۔ پر بنا مجبوری میری تحقیقات میں یہ معلوم ہوا کہ ایک جگہ ساڑھے تین ایکر کا پٹہ اراضی پر ہو ۔ ک کا دیا گیا اوس پر تین ہزار سیندھی کے درخت موجود ہیں ۔ ہر سال سیندھی کے درخت نصف تراشتے ہیں اگر تین ہزار میں سے پندرہ سو درخت ہر سال تراشے جائیں تو فی درخت ایک روپیہ چودہ آنے کے حساب سے دو ہزار سات

سو کے قریب رقم اوس کو مفت میں گھر بیٹھے ملتی ہے - اور رقم مالگزاری وہ شخص ساڑھے تین ایکر کی ساڑھے تین روپیہ ادا کرتا ہے - چنانچہ میں نے اوس کا پٹہ منسوخ کردیا ہے - ایسے بہت سے واقعات میرے علم میں آرہے ہیں میں نے قانون میں بھی اس کے متعلق ترمیم پیش کی ہے - اگر چیکہ بغیر قانون میں ترمیم کئے ہوئے مجھے اس کے متعلق احکام جاری کرنے کا اختیار ہے - مشیرقانون کی رائے لینے کے بعد میں نے احکام دئے ہیں کہ پٹہ پر جو اراضیات دیجاتی ہیں - خواہ اوس میں سیندھی کا بن ھی کیوں نہ ہو بلا کسی رکاوٹ کے دیجائیں لیکن اوس اراضی کے درختوں پر پٹہ دار کا حق نہیں رہیگا - یعنی حق مالکانہ جو پٹہ دار کو ملا کرتا ہے وہ بحق سرکار محفوظ رہیگا یا اور کلکٹر متعلقہ کو یہ اختیار دیاگیا ہے کہ اون درختوں کی قیمت مشخص کرکے پٹہ دار سے حاصل کر لے اور اراضی پٹہ کے ساتھ درختوں پر پٹہ دار کو حقوق دے اس کی وجہ سے بصورت اول تحت قانون جو حقوق پٹہ دارونکو درختوں پر حاصل ہوتے تھے وہ آئندہ حاصل نہ ہوں گے بصورت ثانی پٹہ دارکودرختوں پر حقوق حاصل ہونگے اس طرح سیندھی کے درخت واقع ہونے کی وجہ سے آراضی کوپٹہ پر دینے میں جو رکاوٹ ہورھی تھی وہ دور ہوگئی ہے - آنریبل ممبر نے جو یہ فرمایا کہ جو رقم لیجائے وہ بہ اقساط لیجائے اب اوس کی ضرورت بھی نہیں رھیگی کیونکہ عام طور پر درختوں پر پٹہ دار کو کوئی حق نہیں رھیگا - اور پٹہ دار سے معاوضہ درختان کا وصول کرنے کا سوال بھی باقی نہیں رھیگا - غرض یہ رکاوٹ دور کردی گئی ہے -

شری جے - آنندراؤ - احکام دئے گئے ہیں یا قانون میں ترمیم کی گئی ہے ؟

شری کے - وی - رنگا ریڈی - قانون میں ترمیم کے متعلق میں نے مسودہ قانون تیار کیا تھا اس کو مشیرقانونی کے پاس بھیجا تھا - لیکن مشیرقانونی نے رائے دی کہ گشتی جاری کرسکتے ہیں قانون میں ترمیم کی ضرورت نہیں - لیکن دوسرے اغراض کے لئے مجھے قانون کی اس دفعہ میں ترمیم کرنا تھا - اس وجہ سے گشتی جاری کرنے کے علاوہ قانون میں بھی ترمیم کی جارھی ہے - وہ مسودہ قانون آپ کے سامنے اس سشن میں آجائیگا - جاگیرداروں کے معاوضہ کے متعلق بھی کہا گیا ہے - ایک صاحب نے کہا کہ چھوٹے چھوٹے جاگیرداروں کو یکمشت معاوضہ دیاجائے - لیکن اس کے لئے حکومت تیار نہیں ہے - حالانکہ جاگیردار اس کیلئے جدوجہد کررہے ہیں کہ اگر ہم کو یکمشت معاوضہ دیدیا جائے تو ہم تجارت وغیرہ کرلیتے ہیں - لیکن حکومت اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ یکمشت معاوضہ دے لہذا وہ بہ اقساط ھی معاوضہ دے گی - اگر یکمشت معاوضہ دیں گے تو یہ عمل دیگر ممبران کی خواہش کے بالکل خلاف ہوگا جو معاوضہ کو کلیتاً بند کرنیکے خواہشمند ہیں یہ بھی کہا گیا کہ جن کلکٹرس کو مقرر کیا گیا ہے اون میں صلاحیت نہیں ہے - میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس وقت آئی - اے - یس کے سوا کوئی دوسرا شخص کلکٹر نہیں ہوسکتا آئی - اے - یس کیلئے یہاں کی حکومت انتخاب نہیں کرتی بلکہ گورنمنٹ آف انڈیا کرتی ہے - اس کے تحت ان کے کوالیفیکیشنس وغیرہ کی بہت

اچھی طرح جانچ کی جاتی ہے - ایسے لوگوں کو ہی ہم کلکٹر مقرر کرتے ہیں - ان کے متعلق بھی اعتراض کیا گیا کہ اون میں نقص ہے - تو معزز ممبر تجویز پیش کریں اس کے لحاظ سے ان سے زیادہ صلاحیت رکھنے والا آدمی مل سکے تو ہم ضرور غور کریں گے - اور گورنمنٹ آف انڈیا کے پاس تحریک کریں گے کہ ہمارے آنریبل ممبر س نے یہ تجویز پیش کی ہے - بہ شرطیکہ اوس تجویز میں کوئی خوبی ہو اور ہم کو آپ کی تجویز سے اتفاق ہو - لیکن موجودہ حالات میں یہاں کی گورنمنٹ جن لوگوں کو آئی - اے - یس کے قابل سمجھتی ہے ان کا پورا ریکارڈ اپنی رائے کے ساتھ سنٹرل یونین پبلک سرویس کمیشن کے پاس بھیجتی ہے - اس کی سنٹرل پبلک سرویس کمیشن جانچ کرتا ہے اور جو لوگ اس معیار قابلیت پر پورے اترتے ہیں ان کو آئی - اے - یس بنایا جاتا ہے - محض ہمارے کہنے پر آئی - اے - یس نہیں بناتے - یہ نہیں ہے کہ محض کالج میں کامیاب ہو کر آئے کلکٹر بن گئے - یہ اعتراض بھی کیا گیا کہ ڈپٹی کلکٹرس کی ضرورت نہیں ہے - ایک سے زائد ممبروں نے ایسا کہا ہے اور ان کے لئے تو یہاں تک کہا گیا کہ وہ ٹپہ رساں ہیں - انگشت ششم ہیں - بیکار ہیں - اگر وہ ان کے کام اور فرائض کو جاننے کی تھوڑی سی زحمت کرتے تو وہ یہ نہ کہتے - ۶ تعلقوں سے لیکر ۱۱ تعلقے ایک ضلع میں ہوتے ہیں جو کلکٹر کے تحت ہوتے ہیں - میں ایک ہی مثال آپ کے سامنے رکھتا ہوں - شدت بانی سے تلف مال ہوتا ہے - اس کا پنچنامہ کرنا پڑتا ہے - اگر پانی کم ہونے سے ایک تعلقہ میں ، دو تعلقوں میں تین تعلقوں میں فصل سوکھ جائے تو کیا ایک کلکٹر ہر تعلقہ میں جا کر دیکھ سکتا ہے - پنچنامہ کر سکتا ہے اگر ڈپٹی کلکٹر کو نکال دیا جائے کیا کلکٹر اپنے ضلع کے جملہ تعلقہ جات میں جمع بندی کا کام کر سکتا ہے - میں ایوان کی اطلاع کے لئے ڈپٹی کلکٹر کے فرائض بتلاتا ہوں - ایک تو اسے جمع بندی کا کام کرنا پڑتا ہے - دفعہ ۵۷ قانون مالگزاری کے تحت کارروائی کرنی پڑتی ہے - جو بلا اجازت زمینات پر کاشت کرنے پر تاوان عائد کرنے کے لئے ہے - علامات حدود کے تعلق سے بھی انہی کو تصفیہ کرنا پڑتا ہے - بندوبست ہونے کے بعد حدود وغیرہ ٹھیک ہیں یا نہیں اس کی نگرانی کی ذمہ داری بھی ان ہی پر ہے - گاؤ ٹھان کا تعین کرنا بھی دوم تعلقدار سے متعلق ہے - گاؤ ٹھان بلا اجازت استعمال ہو تو اس کے تمام جھگڑوں سے متعلق تصفیہ ان ہی کے تفویض ہے - تالابوں وغیرہ کے لئے انعامات منظور کرنا بھی ان ہی کے ذمہ ہے - وطن داروں کی دیر حاضری کی معافی بھی وہی دیتے ہیں - پٹیل پٹواریوں کی رخصت کا کام بھی وہی کرتے ہیں - بلوطہ دار اور سیت سیندھی کے انعامات کا کام بھی ان ہی سے متعلق ہے اور تحصیلداروں کی رخصت تک وہی منظور کرتے ہیں - ان تمام کاموں کے علاوہ اب ٹیننسی کا کام اور انتقال اراضیات و بیع وغیرہ کی اجازت دینا بھی ڈپٹی کلکٹر کے ذمہ ہے - پھر جرائم کے سلسلہ میں انسدادی کارروائیاں یعنی حفظ امن - نیک چلنی و مچلکہ وغیرہ لینا بھی ان ہی سے متعلق ہے - اس طرح ڈپٹی کلکٹر کو

اسعدر کام ہے کہ وہ بمشکل وقت پر انجام دے سکتا ہے ۔ لیکن اتنے مصروف عہدہ داروں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ بیکار ہیں ۔ ٹپہ رساں ہیں ۔ انگشت ششم ہیں ۔ ان کو برخاست کرنے کے بعد بالخصوص اس زمانہ میں جبکہ روز بروز ان کے فرائض میں اضافہ ہو رہا ہے مثلاً پنچ سالہ منصوبہ بندی اور رسد کا کام ہو رہا ہے ، کلکٹرس کیسے انجام دے سکے ہیں اس کا اندازہ ایوان لگاسکتا ہے ۔ جیسے کہ بالآخر ہر ایک کام کا تعلق پٹیل پٹواریوں سے ہوتا ہے اسی طرح اضلاع کے پورے کاموں کا تعلق کلکٹرس اور ڈپٹی کلکٹرس سے سروع ہوتا ہے ۔ اگر ان فرائض سے واقفیت حاصل کرتے تو یہ نہ کہتے کہ ان کا وجود بیکار ہے ۔

یہ کہا جاتا ہے کہ کلکٹروں کا اختیاری گرانٹ ایک ہزار نہ رہنا چاہئیے ۔ میں تو کہتا ہوں کہ ہر ایک منسٹر اور کلکٹر کو کثیر رقم اسی غرض کے لئے دینا چاہئیے تاکہ دفتریت کو ختم کیا جاکر موقع پر ضروری امدادی کارروائی کی جاسکے ۔ تب ہی ہمارا ملک تیزی سے آگے بڑھے گا ۔ ہاں اگر اس رقم کا غلط مصرف ہو تو سخت سے سخت سزا دیجانی چاہئیے ۔ ایسا نہیں ہوسکتا کہ ناک سے چونکہ غلاظت آتی ہے اس لئے اس کو کاٹ نہیں دینا چاہئیے ایسا نہیں بلکہ ناک رکھو لیکن اس کو صاف رکھو ۔ ہم ملک کو جتنا جلد ہوسکے آگے بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ ایک ہزار روپیہ جو کلکٹروں کا اختیاری ہے وہ زیادہ نہیں ہے ۔ گشتی نشان ۱۰۵ دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ کن کن امور پر خرچ کیا جاسکتا ہے ۔ وہ برائے حمام عام خرچ کیا جاسکتا ہے ۔ یعنی کسی گاؤں میں وہاں کے لوگوں کی سہولت کے لئے عام حمام بنایا جاسکتا ہے ۔ دوسرے یہ کہ ایک چھوٹا سا نالا بہنے سے تکلیف ہوتی ہے تو اس کو بنانے کے لئے کلکٹر سو پچاس روپیہ دے سکتا ہے ۔ اسی طرح کے بہت سے امور ہیں مثلاً تعمیر حوض برائے آب نوشی جانوران ۔ بازی گاہ برائے مدارس تحتانی ۔ نگہداشت قبرستان ۔ خریدی کشتی بروقت طغیانی ۔ امداد بوقت آتشزدگی وغیرہ ایسے ضروری کام ہیں جن کو دیکھنے کے بعد آپ محسوس کریں گے کہ ایسے کاموں میں بر وقت امداد ہونا ضروری ہے ۔ اگر کسی کا گھر جل گیا ہے اور وہ جھاڑ کے نیچے بیٹھا ہے تو اس کو پچاس روپیئے دیتے ہیں ورنہ کارروائی کی جائے تو اس میں کتنا وقت لگے گا اس کا آنریبل ممبرس خود اندازہ لگاسکتے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ گرانٹ کا جو اصول رکھا گیا ہے وہ مناسب ہے ۔

حصول اراضی برائے تعمیر امکنہ سے متعلق میں مختصراً کہوں گا کیونکہ وقت ہو رہا ہے ۔ اس کے بارے میں کافی وضاحتی احکام دئے گئے ہیں ۔ اور تحصیلدار پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ وہ زمین دے ۔ پرمپوک ہو تو دے ۔ گائران ہو تو دے یا خارج کھاتہ ہو تو وہ بھی دیدی جائے ۔ اگر یہ تین قسم کی زمین نہیں ہے تو وہ پٹہ کی زمین بھی دے

سکتے ہے مگر اس کے لئے معاوضہ دینا ہوتا ہے - اور کارروائی کرنی پڑتی ہے - یہ کہا گیا ہے کہ دفعہ ۲۰ کے تحت فوری قبضہ کرنے کی کارروائی کی جاسکتی ہے لیکن دفعہ ۱۲ سے پہلے دفعات ۶۰ و ۸ کے تحت پہلے جریدہ میں اعلان کرنا ضروری ہوتا ہے - اس کے بعد دفعہ ۱۲ کے تحت کرسکتے ہیں اس کے بعد معاوضہ کی کارروائی ہوگی - لیکن ضرور اس میں تھوڑی سی دیر ہورہی ہے - میں نے اس کا پتہ چلانے کی کوشش کی کہ دیر کیوں ہورہی ہے؟ معلوم ہوا کہ جریدہ میں اعلانات شائع ہونے میں دیر ہوتی ہے کیونکہ وہاں کئی شایع شدنی اعلانات وغیرہ ہوتے ہیں - اب اس کی بھی کوشش کی جارہی ہے کہ اس دیر کو بھی ختم کیا جائے -

اس کے بعد یہ کہا گیا ہے کہ جمع بندی کا سسٹم ٹھیک نہیں ہے - اور مجاریہ موصولہ کا نیا طریقہ بھی جو رائج کیا جارہا ہے ٹھیک نہیں ہے - جمعبندی کیلئے تو تقریباً ۳۰ برس سے آندھرا مہاسبھا کے پلیٹ فارم سے کوشش کرتے آرہے ہیں اور انکی اصلاح وقتاً فوقتاً کررہے ہیں اور بھی کریں گے - اس میں پہلے جو شکایات تھے وہ اب باقی نہیں ہیں البتہ مجاریہ موصولہ کی کیفیت یہ ہے کہ میں حال ہی میں جب دورہ پر گیا تو ایک دفتر کی تنقیح میں دیکھا کہ وہاں ایک نیا سسٹم رائج کیا گیا ہے - اگر اس طریقہ کار کی پابندی کی جائے اور ٹھیک طور پر رجسٹروں کی تکمیل ہو تو یہ طریقہ بہت کار آمد ہوگا - اس سے یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ کونسا کاغذ کہاں ہے - کونسی کارروائی کس نوبت پر ہے اور کونسا مراسلہ کتنے مراحل طے کیا اور کہاں کسقدر دیر تک رہا اور کتنے مراحل طے کرنا باقی ہے - اس سے تیزی سے کام ہونے میں مدد ملتی ہے - اس رجسٹر کی ایک اہلکار خانہ پری کرتا ہے ....

شری داجی شنکر راؤ - آنریبل منسٹر کب تک تقریر فرمائیں گے اس کی اطلاع ہوتو اچھا ہوگا -

شری کے - وی - رنگاریڈی - اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ۱۰ منٹ میں ختم کرتا ہوں - لیکن اگر اعتراضات کا جواب سننا چاہتے ہیں تو پھر دیر لگے گی -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - مسٹر دیشپانڈے آپ کیا کہتے ہیں ؟

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—अहम जवाबात रहे हों तो आधा घंटा ले सकते हैं, नहीं तो दस मिनट में खतम कर सकते हैं ।

شری داجی شنکر راؤ - میں نہیں سمجھتا کہ ابھی کوئی خاص اہم جوابات باقی ہیں -

شری کے - وی رنگا ریڈی - اگر ہاوز چاہتا ہے تو میں اپنی تقریر ۱۰ منٹ میں ختم کرتا ہوں - اب میں اہم اہم چیزوں کا جواب دیتا ہوں - سابقہ جاگیری دھاروں سے متعلق کہا گیا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ آپ جس جگہ پر ہیں اوسی جگہ کو دیکھکر ایسی شکایت کئے ہیں - ایک صاحب نے کہا کہ ۲۰ فیصد دھارہ کم کرنے کے لئے کہا گیا تھا لیکن میں نو ساڑھے بارہ فیصد کمی کرنے سے متعلق کہا تھا - میں نے یہ بھی کہا تھا کہ

جہاں دھاروں میں سنگینیت ھو وھاں ۲۰ فیصد بھی کمی کیجائیگی چنانچہ ایسے مقامات میں دھارا ۲۰ فیصد ھی کم کیا گیا ھے -

خالصہ کے ان علاقوں میں جہاں رویژن نہیں ہوا تھا اور جہاں کی مالگزاری کم تھی وھاں فی روپیہ دو آنے کے حساب سے اضافہ کیا گیا - اس سال کلکٹرس کانفرنس میں ایسا تصفیہ ہوا ھے - کلکٹرس کو ھم نے مجاز کیا ھے کہ جمعبندی کے وقت وہ جن جاگیری مواضعات کا دھارا خالصہ دھاروں سے زیادہ پائیں تو انہیں کم کر کے مجرا دیں- اس بارے میں اب کوئی شکایت کا موقع باقی نہیں رھا - جاگیری مواضعات کے بندوبست کا کام بھی کافی ھوچکا ھے - صرف ۶۰ مواضعات کا بندوبست باقی ھے - بندوبست شدہ ھی سے آدھوں کی شنوائی ھو چکی ھے اور آدھوں کی ھونے والی ھے - اسطرح کوئی شکایت باقی نہ رھے گی -

پٹوں کی وراثت کے سلسلے میں کہا گیا - میں نے گذشتہ سال احکام دئے ھیں کہ تحصیلدار صاحبان جمعبندی کے موقع پر پٹیل پٹواری سے تختہ جات وراثت بنا کر جمعبندی میں اس کا عمل کریں - اس کے بعدبھی عمل نہ ھو تو ناظم جمعبندی تجاویز فیصل پٹی کے موقع پر پٹیل پٹواریوں سے تختہ وراثت بنا کر وراثت کی تکمیل کردیں - اسطرح اب تک ۷۰ فیصدی وراثتیں منظور ھو چکی ھیں - اور لاکھوں کی تعداد میں منظوریاں دی گئی ھیں- اب صرف ۲۰ فیصد وراثتیں باقی رہ گئی ھیں- چونکہ ان میں وراثتوں کا کچھ پتہ نہ چل سکا - اس لئے وہ رہ گئی ھیں - اور میں سمجھتا ھوں کہ اس سال بھی بہت سی وراثتیں تکمیل پاچکی ھونگی - کیونکہ یہ جمعبندی ھی کا زمانہ ھے- جنگلی جانوروں کو مارنے کے لئے جو انعام رکھا گیا ھے اسپر اعتراض کیا گیا - ناظم جنگلات یہ انعامات دیتے ھیں - اسکے لئے ۱۰۰۰ روپئے رکھے گئے ھیں - اگر اس میں اضافہ کی مانگ کیجائے تو اس پر غور کیا جاسکتا ھے - کیونکہ سال گذشتہ تک اس سے زیادہ کی مانگ نہیں ھوئی ھے-

یہ اعتراض کیا گیا کہ درخواستوں کا جلد تصفیہ نہیں ھوتا - میں اس کو تسلیم کرتا ھوں کہ میں جس تیز رفتاری کے ساتھ کام کی تکمیل چاھتا ھوں اسطرح میرے حسب اطمینان کام نہیں ھو رھا ھے- میں اور میرے کلیگیس (Colleagues) ڈپٹی منسٹرس اس بات کی کوشش کرتے ھیں کہ کارروائیاں جلد تکمیل پائیں -

راج پرمکھ کے بارے میں کہا گیا - اس بارے میں صدھا مرتبہ کہا گیا - ایک صاحب نے تو یہ بھی کہا کہ "کہا جاتا ھے کہ راج پرمکھ نے ۲۰ لاکھ روپئے معاوضہ کم کردیا ھے لیکن مجھے شبہ ھے " - میں انہیں یقین دلانا چاھتا ھوں کہ شبہ کی کوئی ضرورت نہیں- وہ ۲۰ لاکھ سے دستبردار ھو چکے ھیں اور ۵۰ لاکھ کی بجائے ۲۰ لاکھ ھی لے رھے ھیں -

شری ایم - بچیا (سرپور) - بجٹ میں ۲۱ لاکھ بتایا گیا ھے -

شری کے- وی - رنگا ریڈی - راج پرمکھ کو ۲۰ لاکھ روپئے حالی دئے جاتے ھیں وہ ۲۱ لاکھ کلدار بتائے گئے ھونگے -

یہ کہا گیا ہے کہ عہدہ دار سیاسی پارٹیوں کے کاموں میں حصہ لیتے ہیں اگر ایسا ہے تو غلط عمل ہے اور ایسے عہدہ دار سزا کے مستوجب ہیں - اگر آپ بتائیں تو انہیں سزا دیجائے گی - یہ کہا گیا ہے کہ زمانہ بدل گیا مگر سررشتہ مال کے عہدہ دار اب تک نہیں بدلے - یہ اعتراض صحیح نہیں ہے- وہ کافی حد تک بدل چکے ہیں - ممکن ہے کوئی عہدہ دار ایسی پرانی ذہنیت کا ہو - پہلے تو حکام میں ایک فرعونیت کی ذہنیت تھی - اب وہ اپنے آپ کو پبلک خدمتگار سمجھتے ہیں - اور خود کو پبلک ہی کا ایک فرد سمجھتے ہیں

ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ مال کے احکام گشتیات کے شکل میں ہیں انہیں ایک قانون کی شکل میں ہونا چاہئے - لیکن میں نے دیکھا ہے کہ ہندوستان میں کہیں بھی ایسا عمل نہیں ہے- مال کے احکام گشتیات کی صورت میں ہی ہوتے ہیں - اور وہ چھپی ہوئی شکل میں ہیں - اگر میرے آنریبل دوست انہیں دیکھنے کی زحمت گوارا فرماتے تو یہ اعتراض نہ کرتے - معمولی پٹواریوں اور درجہ سوم کے وکیلوں کو تو یہ گشتیاں از بر ہوتی ہیں اور وہ بتا دیتے ہیں کہ فلاں بات فلاں گشتی میں ہے معزز ممبران ان کو نہیں سمجھتے تو یہ انکا قصور ہے-

قحط کے کاموں کے سلسلے میں کہا گیا کہ انہیں ادھورا چھوڑ دیا جاتا ہے- ممکن ہے پرانے زمانے میں ایسا عمل ہوتا ہو - لیکن کابینہ نے یہ تصفیہ کیا ہے کہ جو بھی قحط کے کام عدم گنجائش یا کسی اور وجہ سے ادھورے چھوڑ دئے گئے ہیں انہیں تکمیل کیا جانا چاہئے - یا جس حد تک بھی وہ تکمیل پائے ہیں کم از کم اسکی حفاظت کیجانی چاہئے - آنریبل ممبر نرسل نے لکڑی اور بکریوں کے بارے میں اعتراض کیا اس سلسلے میں میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ گتہ داروں پر یہ پابندی عائد کیگئی ہے کہ آلات زراعت کے لئے وہ رعایتی نرخ پر لکڑی سربراہ کریں - لیکن عوام کو مفت میں لکڑی کاٹ لیجانے کی عادت ہوگئی ہے اور اگر وہ پکڑے جاتے ہیں تو چوکیدار اور صحرادار کو کچھ پیسے دے دلا کر چھوٹ جانا چاہتے ہیں - ہم نے ہراجات میں گتہ دار پر تو یہ شرط لگادی ہے اور وہ اسطرح عمل کرنے کے لئے تیار ہیں - لیکن اگر اس سے استفادہ نہ کیا جائے تو یہ خود انکی غلطی ہے-

بکرے چرانے کے سلسلے میں جو اعتراض کیا گیا اس سلسلے میں مجھے یہ کہنا ہے کہ پورے ہندوستان میں کہیں بھی اندرون صحرا بکرے چرانے کی اجازت نہیں ہے- بیرون میں چراسکتے ہیں -

بعض مقامات کی نشاندھی کر کے یہ کہا گیا کہ کلکٹر نے وہاں زمین پٹہ پر دی تھی - لیکن پھر واپس لیگئی - انسان سے سہو تو ہو ہی جاتی ہے- سررشتہ مال نے غلطی سے صحراؤں کی اراضی درخواستگزار کے بیان پر پٹہ پر دی تھی اس پر انہوں نے قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی - اس پر قبضہ نہیں دیا گیا- سنگاریڈی سے متعلق ایسی دو تین شکایتیں ایک ایم - ایل - اے صاحب نے بھی کی - سنگا ریڈی کے کلکٹر نے صحرائی اراضی کے بابتہ پٹہ کا حکم دیا تھا - حالانکہ وہ ضلع حیدرآباد کی تھی اور وہ جنگلات کے ڈویژنل آفیسر حیدرآباد

کے تحت کا رقبہ تھا - میں نے اسکو منسوخ کردیا - کیونکہ اول تو کلکٹر صاحب کو پٹہ پر دینے کا اختیار نہیں تھا - دوسرے یہ کہ وہ صحرائی اراضی تھی - اسلئے میں نے اسکو منع کردیا -

ایک اور بات جو میں آنریبل ممبرس کے ذہن نشین کر دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہریجنوں کا نام لیکر قانون شکنی کی کوشش کیجاتی ہے - دو چار ہریجنوں کو سامنے لا کر کھڑا کردیا جاتا ہے- اور اسطرح انہیں جو رعایتیں دیجاتی ہیں ان سے ناجائز فائد اٹھانے کی کوشش کیجاتی ہے- اسطرح مسائل حل نہیں ہوسکتے - میں یہ صاف طور پر واضح کردینا چاہتا ہوں کہ خواہ وہ ہریجن ہوں کہ سورن (सवर्ण) قانون کی عمل آوری میں کسی کے ساتھ کوئی امتیاز نہیں کیا جاسکتا - اسپیشل لاؤنی میں ہریجنوں کے ساتھ کچھ مراعات ملحوظ رکھی گئی ہیں-یہ رعایت قانونی ہے - لیکن قانون کے خلاف کوئی عمل نہیں کیا جاسکتا - کیونکہ اس سے نظم و نسق برقرار نہیں رہتا - ہر منسٹر کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ قانون پر پوری طرح عمل کروائے -

افارسٹیشن (Afforestation) کے سلسلے میں ایک ایم - ایل - اے صاحب نے فرمایا کہ مرہٹواڑہ میں افارسٹیشن کا کام نہیں کیا گیا ہے- اگر عثمان آباد کو مرہٹواڑہ سے خارج سمجھتے ہیں تو یہ اعتراض صحیح ہے-

شری بی - ڈی - دیشمکھ - مرہٹواڑہ میں افارسٹیشن کا پرسنٹیج کیا ہے ؟

شری کے -وی - رنگا ریڈی - پرسنٹیج تو اسوقت میرے پاس نوٹ نہیں ہے- لیکن عثمان آباد اور بیدر کے علاقوں میں افارسٹیشن کا کام کافی کیا گیا ہے- ایک سوال کے جواب میں بھی میں نے یہ بات تفصیل کے ساتھ بتلائی ہے - بجٹ میں بھی اس کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے - اسکی منظوری پر یہ کام آغاز کردیا جائیگا -

آبکاری کے سلسلے میں ایک اعتراض یہ کیا گیا کہ گتہ داری سسٹم ختم ہونا چاہئے- ہم بھی اسکی کوشش کررہے ہیں- چنانچہ تعلقہ پرکال میں تجربہ کے طور پر " ٹری ٹو دی ٹیاپر " (Tree to the tapper) کی اسکیم پر عمل شروع کیا گیا ہے- ختم سال پر ہم اس کے نتیجہ پر پہنچ سکینگے - اس وقت تو یہ تجربہ کامیاب ہی نظر آرہا ہے -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—ऑनरेबल मिनिस्टर साहब की तकरीर तो काफी दिलचस्प भी है, हम अुसे सुननाभी चाहते हैं। लेकिन वक्त काफी हो चुका है। डेढ पावने दो घंटे से ज्यादा तकरीर चल रही है। यदि वे ज्यादा देर लेना चाहते हैं तो बाद में तकरीर जारी रखी जा सकती है।

مسٹر ڈپٹی اسپیکر- اگر آنریبل منسٹر کو مزید تقریر کرنا ہے تو اب ہم ہاؤس اڈجرن کرینگے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی - میں ۲-۳ آیٹمس پر ۵ منٹ میں جواب دیکر اپنی تقریر ختم کردیتا ہوں -

वित्तमंत्री (श्री. वि. के. कोरटकर) :—अब मिनिस्टर साहब अपनी तकरीर पांच मिनट में खतम करेंगे। बात यह है कि फिरसे तकरीर शुरू हुई तो नजरन्दाज कर दें कि इसका वक्त लगता है। बादमें यदि फिर मौका दिया गया तो अेक घंटा और लग जायेगा। इस लिये अभी खतम करें तो अच्छा है।

سری کے - وی - رنگا ریڈی - رجسٹریشن کے نقل نویسوں کے متعلق کہا گیا کہ انکی اجرت نقل نویسی کی رقم ۶۰ ہزار کو خریدی فرنیچر اور قرض دینے میں صرف کیا گیا - یہ اوس وقت کی بات ہے جبکہ احمد محی الدین صاحب ناظم وقت تھے - پولس ایکشن کے قریبی زمانے میں انہوں نے ۶۰ ہزار روپیہ اسطرح صرف کیا تھا - ان پر اس قسم کی بدعنوانیوں کے الزامات تھے اسی بناء پر انہیں خدمت سے ہٹادیا گیا ہے اور اوس فرنیچر کو فروخت کر کے رقم جمع کردیگئی ہے - اور جو قرضے دئے گئے تھے وہ بھی وصول کرلئے گئے ہیں -

شری سید حسن - کیا فرنیچر کو فروخت کر کے رقم نقل نویسوں کی اجرت میں جمع کیگئی ہے ؟

شری کے - وی - رنگا ریڈی - ہاں - تقررات کے بارے میں کہا گیا کہ آنریبل ممبر نے ایک میمورنڈم (Memorandum) پیش کیا تھا لیکن اسکا تصفیہ نہیں کیا گیا - غالباً آنریبل ممبر اسپر جو کارروائی ہوئی اسکی تفصیل سے واقف نہیں تھے - مختلف اوقات میں مختلف تجاویز ہوئے تھے جسکے لئے نقل نویس راضی نہیں ہوئے اسلئے پھر اون تجاویز کو واپس لیا گیا - بالآخر طے کیا گیا کہ نقل نویسی کی آمدنی سے ۲۰ اہلکاروں کا تقرر کیا جاسکتا ہے - انکے تقرر کی تحریک آئی ہے - مابقی جو لوگ رہجاتے ہیں اونکو قبالہ نویسی کے اجازت نامہ دیکر رکھا جائیگا اور ان میں جو قابل ہیں انکو اہلکاری درجہ سوم پر تقرر کرنے کی تحریک آئی ہے صرف اسکو منظور کرنا باقی ہے - نظامت سے مجلس مال میں یہ تحریک آئی ہے - دو چار روز میں میرے پاس آئیگی اور اسکا تصفیہ ہوجائیگا -

آخر میں ایک بات کہی گئی - میں شکریہ ادا کرونگا کہ میرے متعلق یہ کہا گیا کہ میں نے صدر پردیش کانگریس ہونے سے قبل ٹھیک کام کیا لیکن اب صدر پردیش کانگریس بننے کی وجہ سے مجھے وقت نہیں مل رہا ہے اور وزارت کا کام نہیں کر رہا ہوں لیکن وہ یہ نہ بتا سکے کہ کونسا کام پردیش کانگریس کا صدر بننے سے رکا ہوا ہے - میرا یہ اصول ہے کہ آج کا کام میں کل پر نہیں رکھتا - جو کاغذات میرے پاس آتے ہیں خواہ کتنی بھی رات ہوجائے میں اوسی روز فیصل کرتا ہوں - میرے اس طرز عمل سے صدر پردیس کانگریس بننے میں کوئی فرق نہیں آیا - صدر پردیش کانگریس بننے سے نہیں بلکہ اسمبلی کے کارو بار کی وجہ سے وقت نہیں ملتا ہے -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—अगर अैसा है तो असेंबली को बरखास्त कर दें।

شری کے - وی رنگاریڈی - مختلف قسم کی کمیٹیاں ہیں اور اسمبلی کے کاروبار کی وجہ سے مقدمات کی سماعت نہیں ہو سکتی کیونکہ مقدمات کی سماعت کچہری میں کرنی

پڑتی ہے اس لئے مقدمات تبدیل ہو رہے ہیں - ایک میں ہی نہیں بلکہ ہر منسٹر کی تقریباً یہی حالت ہے۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—डिप्टी मिनिस्टरर्स के क्या अिमदाद ली जा रही है ?

شری کے۔ وی رنگا ریڈی - ڈپٹی منسٹرس کو بھی اسمبلی میں رہنا پڑتا ہے۔ مقدمات نمبر پر لینا التوا کے احکام دینا اور قطعی تجاویز کرنا پڑتا ہے اس لئے تقسیم کار کے اعبار سے کام کیا جارہا ہے - میں اپنے سررشتہ کی حد تک اطمینان دلانا چاہتاہوں کہ وہاں طوالت نہیں ہو رہی ہے اور تیزی کے ساتھ کام ہورہا ہے۔ ممکن ہے کہ بعض امور تک میری عقل کی رسائی نہو اور وہ نہ ہوسکا ہو لیکن یہ کہنا کہ صدر پردیش کانگریس بننے سے کام میں کوئی رکاوٹ پیدا ہوئی ہے یہ غلط اور محض قیاس آرائی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر وکیل ہونے کے اعتبار سے یہ قیاس آرائی کئے ہوں گے -

میں آپ حضرات کا زیادہ وقت نہ لیتے ہوئے اپیل کرونگا کہ میرے جتنے ڈیمانڈس ہیں انہیں منظور کیا جائے اور آنریبل ممبرس اپنے اپنے کٹ موشنس واپس لے لیں -

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी :—डिमांड नंबर ७३ के बारू में कुछ नही कहा गया ?

شری شرن گوڑہ انعامدار - ڈیمانڈ نمبر ۴۸ و ۴۹ کے تعلق سے میں نے باڈر ولیجس (Border Villages) کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا اس بارے میں منسٹر صاحب نے کوئی صاحب جواب نہیں دیا ہے۔

श्री. वि के.. कोरटकर :—मेरा ख्याल अभी वोट लिया जाय तो अच्छा होगा। जिस तरह सवालात होते रहेंगे और भी टाजिम लगेगा क्वेश्चन अवर में सवालात पूछे जा सकते हैं।

شری عبدالرحمن (ملک پیٹھ) - مختصر جواب بھی دے دیں تو ٹھیک ہوگا -

श्री. वि. के. कोरटकर :—मैंने मुक्तसर में यही जबाब दिया है।

Mr. Deputy Speaker : I shall now put the cut motions to vote.

Demand No. 2–Land Revenue—Rs. 1,46,89,000.

Corruption of village officials owing to the absence of Government receipt books in triplicate for revenue payments.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100".

The motion was negatived.

Malpractices of the Revenue Officials

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100".

The motion was negatived.

Utilization of discretionary grants by Collectors

Shri K. Ananth Reddy: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

The land acquisition policy of the Govt. with special reference to house sites in the villages.

Shri K. Ananth Reddy: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Necessity of higher pay to Neeradies.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100".

The motion was negatived.

Working of the Department with special reference to Revenue collections

Shri Sharangowda Inamdar: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Administration of the Revenue Department.

Shri Shiv Basangowda (Sindhnoor): I beg leave of the House, to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

District Administration of the Revenue Department

Shri Ankush Rao Ghare (Partur): I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Remissions in Land Revenue

Shri Gopidi Ganga Reddy: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Taking of forced labour for settlement work by the Village officials

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100".

The motion was negatived.

Corruption while entering the Khasra Forms

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100".

The motion was negatived.

Leakages in revenue collections

Shri Ch. Venkatrama Rao: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Misappropriations in the Revenue Department

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100".

The motion was negatived.

Working of the Endowment Department in the Districts.

Shri A. Laxminarasimha Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Abolition of Nuzol system and Jamabandi in the Revenue Department

Shri K. Venkatrama Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut mottion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Policy of the Government in transferring Pattas

Shri K. Venkatrama Rao. : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

System of 'Begari in the villages'.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100".

The motion was negatived.

Functions of the Deputy Collectors

Shri Ch. Venkatrama Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Working of the Land Census and Khasra Forms

Shri Ch. Venkatrama Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Revenue rates for lands in Telangana

Shri K. Ramachandra Reddy (Ramannapet): I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Abolition of Vatandari System

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Rs. 100".

The motion was negatived.

Shri Annaji Rao Gavane: I demand a Division.

(Pause)

Division was not pressed.

Reorganization of taluqs

Shri V. D. Deshpande: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Re-assessment of ex-jagir villages

Shri A. Laxminarasimha Reddy: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Working of the Rent Control Order

Shri V. D. Deshapande: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Government's policy of granting pattas of Bancharai lands.

Shri Uppala Malsur (*Suryapet—Reserved*). : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Corruption in the revenue offices of Khammam District.

Shri R.B. Gurumurthy (*Khammam–Reserved*) : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Government's policy of granting pattas of Laoni lands to Harijans.

Shri R. B. Gurumurthy: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Corruption in revenue offices in Nalgonda.

Shri Uppala Malsur : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Policy of Revenue arrears

Shri J. Anand Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Necessity of bringing down revenue rates of ex-Jagir villages on par with Diwani villages.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

" That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1".

The motion was negatived.

Abolition of Patel and Patwari System.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1".

The motion was negatived.

Working of 'land records'.

Shri Annajirao Gavane : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Nominations to and working of the Land Tribunals appointed under the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act.

Shri Annajirao Gavane : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Disposal of cases by the District Collectors generally and the Collector of Parbhani in particular.

Shri Annajirao Gavane : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Corruption and maladministration in district offices

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1".

The motion was negatived.

Land Revenue assessment in ex-Jagir areas and to bring it on par with that in Diwani areas.

Shri Shamrao Naik (Hingoli–General) : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

System of Village Officers and Kamdars.

Shri Shamrao Naik : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Abolition of Offices of the Deputy Collectors

Shri Shamrao Naik : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Policy regarding abolition of Watandari system in the State

Mr. Deputy Speaker : This cut motion is similar to as of that Shri K. L. Narasimharao (No. 23) which has been put to vote and negatived. So this need not be put to vote.

Govt.'s policy in collecting arrears of pre-ex-Jagir villages

Mr. Deputy Speaker : The question is :

" That the grant under Demand No. 2 be reduced by Re. 1".

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

" That a sum not exceeding Rs. 1,46,89,000 under Demand No. 2 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

The motion was adopted.

Demand No. 3—State Excise Duties.—Rs. 90,03,000.

Irregularities in the Department and negligence towards the professionalists.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

" That the grant under Demand No. 3 be reduced by Rs. 100".

The motion was negatived.

Adulteration of liquor

Shri K. Ananth Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Promotions in the Excise Department.

Shri K. Ananth Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Administration of the Excise Department

Shri Sharangowda Inamdar : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Policy of the Department in objecting to assignment of patta of lands to which are attached Sendhi & Toddy trees.

Shri K. Ananth Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Irresponsible working of the Excise Officers.

Shri R. P. Deshmukh : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Working of and lack of supervision by the Excise Superintendents.

Shri Annajirao Gavane : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Irregularities and corruption in the Department.

Shri Gopidi Ganga Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Non-implementation of Tree-to-the-tapper Scheme.

Shri Gopidi Ganga Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Contract system in the Excise Department.

Shri J. Anand Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Policy of the Government regarding collection of Excise arrears.

Shri R. P. Deshmukh : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That a sum not exceeding Rs. 90,03,000 under Demand No. 3 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

The motion was adopted.

Demand No. 4. Stamps Rs. 1,11,300—
Working of Stamps.

Shri B. D. Deshmukh : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That a sum not exceeding Rs. 1,11,300 under Demand No. 4 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

The motion was adopted.

Demand No. 6—Forest—Rs. 36,52,000
Afforestation Policy.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That the grant under Demand No. 6 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

Allotment of pattas in reserve forests

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That the grant under Demand No. 6 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

Availability of forest products to the peasants.

Shri A. Laxminarasimha Reddy: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Negligence in indicating sheep grazing places.

Shri Gopidi Ganga Reddy: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Collection of Arka Patta and Bancharai in villages.

Shri Gopidi Ganga Reddy: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Working of Forest Department

Shri R. P. Deshmukh : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Leakage and wastage of Forest wealth of the State.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

" That the grant under Demand No. 6 be reduced by Rs. 100."

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Development and conservation of Forests.

Shri Shamrao Naik : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Working of the Forest Department.

Shri Shamrao Naik : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

" That a sum not exceeding Rs. 36,52,000 under Demand No. 6 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh.

The motion was adopted.

Demand No. 7—Registration—Rs. 4,31,000.

Inefficiency and corruption in the Registration Dept.

Shri K. Ananth Reddy : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Misappropriation of 'Ujreth Funds' by the Registration Department.

Shri Syed Hasan: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Working conditions of 'kabalanavis.'

Shri Syed Hasan: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Negligence of the Government in considering the demands of the 'Nakalnavis' of Registration Department.

Shri Syed Hasan: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That a sum not exceeding Rs. 4,31,000 under Demand No. 7 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

The motion was adopted.

Demand No. 58—District Gardens—Rs. 40,370.

Necessary expenditure on the District Gardens

Shri Annajirao Gavane: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That a sum not exceeding Rs. 40,370 under Demand No. 58 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of

the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

The motion was adopted.

Demand No. 71—Payments to H.E.H. and Jagirdars,— Rs. 1,39,96,000.

Payments to H.E.H.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That the grant under Demand No. 71 be reduced by Rs. 21,00,000."

The motion was negatived.

Discontinuance of payments to H.E.H. & Jagirdars

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That the grant under Demand No. 71 be reduced by Rs. 1,39,000."

The motion was negatived.

Discontinuance of conditional grants

Shri K. Ananth Reddy: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Payment of commutation to Jagirdars

Shri M. Buchiah: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mode and method of paying commutation to Jagirdars

Shri K. Ananth Reddy: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Irregularities in payments to the Heads of Paigas and administrative policy of the Government regarding it.

Shri Syed Hasan : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Procedure and the policy adopted by the Court of Wards and Paigah authorities.

Shri Syed Hasan : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Policy of giving commutation to Jagirdars

Shri Annajirao Gavane : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Policy of payments to H.E.H.

Shri R. P. Deshmukh : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Payments to H.E.H. and Jagirdars

Shri Annajirao Gavane : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That a sum not exceeding Rs. 1,39,96,000 under Demand No. 71 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

The motion was adopted.

Demand No. 73 Rewards for Destruction of wild animals—Rs. 1,000.

Inadequate provision for rewards for destruction of wild animals.

Mr. Deputy Speaker: The Question is:

"That the grant under Demand No. 73 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

Failure to provide arms for destruction of wild animals

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That the grant under Demand No. 73 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

Non-payment of rewards to deserving persons

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That the grant under Demand No. 73 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That a sum not exceeding Rs. 1,000 under Demand No. 73 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

The motion was adopted.

Demand No. 76—Jagir Administrator's Expenses—Rs. 3,62,300.

Heavy expenditure on Debt-Settlement Board

Shri K. Ananth Reddy: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Working of the Jagir Administration Department

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That the grant under Demand No. 76 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

Top-heavy expenditure on Jagir administration

Shri K. Ananth Reddy: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Maladministration in the Jagir Administration Department

Shri Ankushrao Ghare: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Working of the Jagir Administration Department

Shri Annajirao Gavane: I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Deputy Speaker: The question is:

"That a sum not exceeding Rs. 3,62,300 under Demand No. 76 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

The motion was adopted.

Business of the House

Shri V. D. Deshpande: It is now 1-15 p.m. I would suggest that instead of at 4-00 p.m. as previously fixed, we should meet at 5 p.m. and sit till 9 in the night.

The minister for Home, Law and Rehabilitation. (Shri D. G. Bindu: It may be too late in the night. We may sit up till 8-30 p.m.

Mr. Deputy Speaker : We shall work from 4-30 p.m. to 8-30 p.m.

The House then adjourned for Lunch till Half Past Four of the Clock.

The House Reassembled after Lunch at Half past Four of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Report of the Select Committee on L. A. Bill No. XV of 1953, the Hyderabad Agricultural Debtors' Relief Bill, 1953.

Shri Srihari (Kinwat) *:* I beg to move :

"That the time fixed for presentation of the Report of the Select Committee on L. A. Bill No. XV of 1953, the Hyderabad Agricultural Debtors' Relief Bill, 1953, be extended till 5th March, 1954."

Mr. Speaker : The question is :

"That the time fixed for presentation of the Report of the Select Committee on L.A. Bill No. XV of 1953, the Hyderabad Agricultural Debtors' Relief Bill, 1953, be extended till 5th March, 1954."

The motion was adopted.

Shri Srihari : I beg to present the Report of the Select Committee on L. A. Bill No. XV of 1953, the Hyderabad Agricultural Debtors' Relief Bill, 1953."

Mr. Speaker : The report is presented.

General Budget—Demands for Grants

Demand No. 11—*Office of the Chief Electrical Inspector Rs.* 1,19,300.

Dr. G. S. Melkote (The Minister for Public Works & Labour): I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 1,19,300 under Demand No. 11 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the

course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh ".

Mr. Speaker: Motion moved.

Demand No. 12—*Irrigation etc., Works for which capital Accounts are kept–Rs.* 11,01,678.

Dr. G. S. Melkote: I beg to move:

" That a sum not exceeding Rs. 11,01,678 under Demand No. 12 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh ".

Mr. Speaker: Motion moved.

Demand No. 13—*Other Revenue expenditure Financed from Ordinary Revenues–Rs.* 96,10,300.

Dr. G. S. Melkote: I beg to move:

" That a sum not exceeding Rs. 96,10,300 under Demand No. 13 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh ".

Mr. Speaker: Motion moved.

Demand No. 23—*City Survey and Stores Department–Rs.* 17,000.

Dr. G. S. Melkote: I beg to move:

" That a sum not exceeding Rs. 17,000 under Demand No. 23 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh ".

Mr. Speaker: Motion moved.

Demand No. 28—*Hyderabad Drainage Department*—*Rs.* 5,77,070.

Dr. G. S. Melkote : I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 5,77,070 under Demand No. 28 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 29—*Hyderabad Water Works Department*—*Rs.* 11,86,030.

Dr. G.S. Melkote : I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 11,86,030 under Demand No. 29 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 38—*Inspector of Factories and Boilers*—*Rs.* 1,55,700.

Dr. G. S. Melkote : I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 1,55,700 under Demand No. 38 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 39—*Labour Department*—*Rs.* 6,00,600.

Dr. G. S. Melkote : I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 6,00,600 under Demand No. 39 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker : Motion Moved.

Demand No. 43—*Iron and Steel Controller–Rs.* 25,200.

Dr. G.S. Melkote: I beg to move:

"That a sum not exceeding Rs. 25,200 under Demand No. 43 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker: Motion moved.

Demand No. 46—*Directorate of Resettlement and Employment–Rs.* 2,61,323.

Dr. G.S. Melkote: I beg to move:

"That a sum not exceeding Rs. 2,61,323 under Demand No. 46 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker: Motion moved.

Demand No. 52—*Civil Works–Rs.*2,04,07,820.

Dr. G. S. Melkote: I beg to move:

"That a sum not exceeding Rs. 2,04,07,820 under Demand No. 52 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker: Motion moved.

Demand No. 59—*Electricity–Rs.*–53,414.

Dr. G.S. Melkote: I beg to move:

"That a sum not exceeding Rs. 53,414 under Demand No. 59 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker: Motion moved.

Demand No. 60—*XLI—Electricity Schemes—Rs.* 90,72,000.

Dr. G.S. Melkote : I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 90,72,000 under Demand No. 60 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955 .The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 67—*Rents and Rates—Rs.* 2,87,000.

Dr. G. S. Melkote : I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 2,87,000 under Demand No. 67 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 84—*Capital outlay on Irrigation—Rs.* 5,36,93,000.

Dr. G. S. Melkote : I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 5,36,93,000 under Demand No. 84 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 86—*Hyderabad Drainage—Rs.* 3,10,000.

Dr. G. S. Melkote : I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 3,10,000 under Demand No. 86 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker : Motion Moved.

Demand No. 79—*Rehabilitation of Ex-service Men—Rs.* 3,92,000.

Dr. G.S. Melkote : I beg to move :

" That a sum not exceeding Rs. 3,92,000 under Demand No. 79 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 87—*Hyderabad Water Works—Rs.* 6,95,000.

Dr. G. S. Melkote : I beg to move :

" That a sum not exceeding Rs. 6,95,000 under Demand No. 87 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 88—*Multi-purpose River Schemes–Rs.* 1,58,49,000.

Dr. G. S. Melkote : I beg to move :

" That a sum not exceeding Rs. 1,58,49,000 under Demand No. 88 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 89—*Roads Buildings etc.,—Rs.* 48,72,000

Dr. G. S. Melkote : I beg to move :

" That a sum not exceeding Rs. 48,72,000 under Demand No. 89 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 91—*Hydro and Power Electricity Schemes—Rs.* 59,15,000.

Dr. G. S. Melkote : I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 59,15,000 under Demand No. 91 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 92—*Other State Works—Rs.* .60,00,000.

Dr. G. S. Melkote : I beg to move :

"That a sum not exceeding Rs. 60,00,000 under Demand No. 92 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 11.—*Chief Electrical Inspector–Rs.*1,19,300.

Working of the Office of the Chief Electrical Inspector with Special reference to permits to Cinema Houses

Shri Daji Shanker Rao : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 11 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 12–*Irrigation etc. Works for which Capital Accounts are kept. Working expenses–Rs.* 11,01,678.

Failure of Govt. to bring waste and fallow lands under irrigation

Shri Gopidi Ganga Reddy : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100"

Mr. Speaker : Motion moved ;

Working of Manair and Bendsura Projects

Shri Gopidi Ganga Reddy: I beg to move :

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100"

Mr. Speaker: Motion moved.

Necessity of undertaking more Minor Irrigation Works

Shri G. Sreeramulu (Manthani): I beg to move :

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100"

Mr. Speaker: Motion moved.

Repair of breached tanks in Medak District

Shri Pendam Vasudeo (Gajwel): I beg to move :

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100"

Mr. Speaker: Motion moved.

Working of Palair project

Shri B. Krishnaiah: I beg to move.

"That the grant under Demand No. 12 be reduced by Re. 1.

Mr. Speaker: Motion moved.

Policy regarding minor irrigations

Shri Andanappa (Kushtagi): I beg to move:

"That the grant under demand No. 12 be reduced by Re. 1."

Mr. Speaker: Motion moved.

Demand No. 13—*Other Revenue Expenditure financed from Ordinary Revenues—Rs.* 96,10,300.

Increase in the number of breached tanks and the negligence towards their repairs

Shri M. Buchiah : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 12 be reduced by Rs. 100. "

Mr. Speaker : Motion moved.

Handling by the Chief Engineer of Minor Irrigations and the repair work of Pochamma Cheruvu in Renikunta village, Karimnagar taluq.

Shri Ch. Venkatrama Rao : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 13 be reduced by Rs. 100 "

Mr. Spaeker : Motion moved.

Inordinate delay in the execution of Minor Irrigation Projects.

Shri Daji Shanker Rao : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 13 be reduced by Rs. 100 ".

Mr. Speaker : Motion moved.

Policy of the Government regarding Minor Irrigation

Shri K. Ramchandra Reddy : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 13 be reduced by Rs. 100 "

Mr. Speaker : Motion moved.

Repairs of tanks in Khammam District

Shri B. Krishnaiah : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 13 be reduced by Rs. 100 ".

Mr. Speaker: Motion moved.

Repairs of tanks in Warangal District

Shri K. L. Narasimha Rao : (Yellandu-General) I beg to move :

" That the grant under Demand No. 13 be reduced by Rs. 100 ".

Mr. Speaker: Motion moved.

The repairs of tanks in Adilabad District

Shri Daji Shanker Rao: I beg to move :

" That the grant under Demand No. 13 be reduced by Rs. 100 ".

Mr. Speaker: Motion moved.

Repair of tanks in Marathwada

Shri V. D. Deshpande: I beg to move :

" That the grant under Demand No. 13 be reduced by Rs. 100 ".

Mr. Speaker : Motion moved .

Repair of breached tanks in Nalgonda District

Shri K. Ramchandra Reddy: I beg to move :

" That the grant under Demand No. 13 be reduced by Rs. 100. "

Mr. Speaker: Motion moved.

Repair of Tanks in Karimnagar District

Shri Ch. Venkatrama Rao : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 13 be reduced by Re. 1 ".

Mr. Speaker : Motion moved.

Working of the Irrigation Works

Shri Bhagwan Rao Boralker (Basmath-General) : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 13 be reduced by Re. 1 ".

Mr. Speaker : Motion moved.

Working of the Irrigation Department

Shri Viswanath Soore (Laxettipet-General) *:* I beg to move :

"That the grant under Demand No. 13 be reduced by Re. 1".

Mr. Speaker : Motion moved.

Delay in giving mark-out of the Irrigation Works

Shri Viswanth Rao Soore : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 13 be reduced by Re. 1".

Mr. Speaker : Motion moved.

Corruption in the Department

Shri Viswanath Soore : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 13 be reduced by Re. 1".

Mr. Speaker : Motion moved.

Working of the Irrigation Department

Shri Sharan gowda Inamdar : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 13 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 28.— Hyderabad Drainage—Rs. 5,77,070

Amalgamation of the Drainage Department in the Municipal Corporation

Shri G. Hanumanth Rao (Mulug) : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 28 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker : Motion moved.

Drainage System in the Twin Cities

Shri G. Hanumanth Rao.: I beg to move :

"That the grant under Demand No. 28 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker: Motion moved.

Working conditions of the low paid employees of the Drainage Department

Shri G. Hanumanth Rao: I beg to move :-

"That the grant under Demand No. 28 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved.

Working of the Department

Shri Viswanath Rao Soore: I beg to move :

"That the grant under Demand No. 28 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved :

Demand No. 29—*Water Works—Rs.* 11,86,030.

Working of the Water Works Department

Shri G. Hanumanth Rao: I beg to move :

"That the grant under Demand No. 29 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker: Motion moved.

Working condition of the workers in thr Hyderabad Water Works Department

Shri Viswanath Rao Soore: I beg to move :

"That the grant under Demand No. 29 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker: Motion moved.

Demand No. 39—*Labour Commissioner's Office & Industrial Court of Labour Disputes—Rs.* 6,00,600

Leave, Holidays granted to factory employees

Shri Gopidi Ganga Reddy : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 39 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker : Motion moved.

Working of Labour Department

Shri V.D. Deshapande : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 39 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker : Motion moved.

Labour problems of the State

Shri M. Buchiah : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 39 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker : Motion moved.

Government's failure to protect Trade Union Rights

Shri V. D. Deshapande : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 39 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker : Motion moved.

Implementation of Shops and Establishment Act

Shri G. Hanumanth Rao : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 39 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker : Motion moved.

Conditions of Tannery and Textile Workers

Shri Syed Akhtar Hussain (Jangaon) : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 39 be reduced by Re. 1 ".

Mr. Speaker : Motion moved.

Retrenchment of industrial workers and closure of factories

Shri Syed Akhtar Hussain : I be to move :

" That the grant under Demand No. 39 be reduced by Re. 1 ".

Mr. Speaker : Motion moved.

Housing conditions of labour in the districts

Shri R. P. Deshmukh : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 39 be reduced by Re. 1."

Mr. Speaker : Motion moved.

Formation of Wage Boards

Shri S. Ramanatham : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 39 be reduced by Re. 1."

Mr. Speaker : Motion moved.

Functioning of the Labour Officers in the districts

Shri Vaman Rao Deshmukh (Mominabad-General) *:* I beg to move :

" That the grant under Demand No. 39 be reduced by Re. 1."

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 43—*Iron and Steel Controller*—Rs. 25,200

Working and malpractices in the Iron & Steel Control Branch of the P.W.D.

Shri Ch. Venkatrama Rao : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 43 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 46—*Directorate of Resettlement and Employment and further Education—Rs.* 2,61,323

General unemployment situation in the State and failure of the Government to provide employment.

Shri Syed Hasan : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 46 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 52—*Civil Works including Road Fund but excluding City Improvement Board and Gardens but including Bolaram Gardens—Rs.* 2,04,07,820.

Method of undertaking civil works

Shri G. Sreeramulu : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 52 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved.

Working of the Engineering Research Department

Shri G. Hanumanth Rao : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 52 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved.

Major Projects in the State

Shri A. Laxminarasimha Reddy: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 52 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved.

Working of 'Civil Works'

Shri Abdul Rahman: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 52 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved.

Government Gardens

Shri G. Hanumanth Rao: I be to move:

"That the grant under Demand No. 52 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker: Motion moved.

Corruption in the Department

Shri Viswanath Soore: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 52 be reduced by Re. 1."

Mr. Speaker: Motion moved.

Delay in survey of tanks in the districts

Shri Viswanath Soore: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 52 be reduced by Re. 1."

Mr. Speaker: Motion moved.

Corruption prevailing in the Department of Superintending Engineer.

Shri R. P. Deshmukh : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 52 be reduced by Re. 1."

Mr. Speaker : Motion moved.

Heavy expenses on Government Gardens

Shri R. P. Deshmukh : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 52 be reduced by Re. 1."

Mr. Speaker : Motion moved.

Unsatisfactory progress made in the civil works undertaken by the Department.

Shri Sharan Gowda Inamdar : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 52 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 60—Electricity Schemes—working expenses—Rs. 90,72,000

Electricity Scheme for Bhongir Town.

Shri Pendem Vasudev : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 60 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved.

Electricity Schemes in the State

Shri G. Hanumanth Rao : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 60 be reduced by Rs. 100."

Mr. Speaker : Motion moved.

Electricity Scheme for Nalgonda Town

Shri K. Ramchandra Reddy: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 60 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker: Motion moved.

Progress of the Electricity Schemes in the Districts

Shri R. P. Deshmukh: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 60 be reduced by Re. 1".

Mr. Speaker: Motion moved.

Demand No. 79—Rehabilitation of Ex-Servicemen—Rs. 3,92,000

Failure of Government to rehabilitate Ex-Servicemen

Shri Syed Hassan: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 60 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker: Motion moved.

Schemes in respect of rehabilitation of Ex-Servicemen.

Shri V. D. Deshpande: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 60 be reduced by Re. 1".

Mr. Speaker: Motion moved.

Demand No. 84—*Construction of Irrigation Projects.—Works and Establishment—Rs.* 5,36,93,000.

Major Projects in Marathwada

Shri V. D. Deshpande: I beg to move:

"That the grant under Demand No. 84 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker: Motion moved.

Major Projects in Telengana.

Shri B. Krishnaiah : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 84 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker : Motion moved :

Government's policy of not including the Nandikonda Project Scheme in the Second Five-Year Plan.

Shri Ch. Venkatrama Rao : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 84 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker : Motion moved.

Policy of Govt. regarding Capital Outlay on Irrigation.

Shri Sharan Gowda Inamdar : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 84 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 88—Multi-purpose River Schemes— Rs. 1,58,49,000.

Multi-purpose River schemes in Telengana.

Shrimati Arutla Kamala Devi : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 88 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 89—Civil Works outside Revenue Account— Roads, Buildings etc.—Rs. 48,72,000.

Inadequate road communications in the districts

Shri Pendem Vasudeo : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 89 be reduced by Rs. 100".

Mr. Speaker : Motion moved.

Wages of Road Workers

Shri G. Hanumanth Rao : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 89 be reduced by Rs. 100 ".

Mr. Speaker : Motion moved.

Unplanned way of selecting construction works of Roads and Buildings.

Shri G. Sreeramulu : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 89 be reduced by Rs. 100 ".

Mr. Speaker : Motion moved.

Working conditions of the Road Workers, specially in Nalgonda District.

Shri T. Narsimloo (Huzurnagar—Reserved) : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 89 be reduced by Rs. 100 ".

Mr. Speaker : Motion moved.

Policy of the Government in the construction of roads and buildings in Koppal taluk.

Shrimati Mahadevamma (Koppal) : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 89 be reduced by Rs. 100. "

Mr. Speaker : Motion moved.

Pay scales and other conditions of road gang workers, staff of S.R.R. and Maisthries of the P.W.D.

Shri Ch. Venkatrama Rao : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 89 be reduced by Rs. 100 ".

Mr. Speaker : Motion moved.

Policy of the Government regarding the construction of new roads in the districts.

Shri Viswanath Rao Soore : I beg to move :

"That the grant under Demand No. 89 be reduced by Re. 1."

Mr. Speaker : Motion moved.

Negligence of Government in constructing and repairing the roads in the State with special reference to Kushtagi taluk, Raichur District.

Shri Andanappa : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 89 be reduced by Re. 1 ".

Mr. Speaker : Motion moved.

Condition and construction of the roads.

Shri Sharan Gowda Inamdar : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 89 be reduced by Rs. 100 ".

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No. 91—*Capital Outlay on Electricity Schemes— Rs.* 59,15,000.

Nizamsagar Hydro-electric Scheme.

Shri Daji Shankar Rao : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 91 be reduced by Rs. 100 ".

Mr. Spraker : Motion moved.

Ramagundam Hydro-electricity Project.

Shri Daji Shanker Rao : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 91 be reduced by Rs. 100 ".

Mr. Speaker : Motion moved.

Proposals regarding distribution of Hydro-electricity under Tungabhadra Project.

Shri Andanappa : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 91 be reduced by Rs. 100 ".

Mr. Speaker : Motion moved.

Tungabhadra Hydro and Power Electricity Schemes.

Shri Sharan Gowda Inamdar : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 91 be reduced by Rs. 100 ".

Mr. Speaker : Motion moved.

Demand No 92—Capital Account of other State Works outside the Revenue Account—Rs. 60,00,000.

Industrial Housing Scheme of the Government.

Shri V. D. Deshpande : I beg to move :

" That the grant under Demand No. 91 be reduced by Re. 1 ".

Mr. Speaker : Motion moved.

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मेरा सजेशन यह है कि लेबर की हदतक जो डिमांड्स है अुनको कल लेकर डिसकस किया जाय, और आज सिर्फ पी. डब्ल्यू.डी. के डिमाडस् लिये जाये तो अच्छा होगा। ताकि दोनो पर अलग अलग बहस करने का मौका मिलेगा। अिस तरह नबर ३८,३९,४३,४६, ९२, के जो डिमांड्स हैं अुनके लिये कल का वक्त रखा जाय, और होम मिनिस्टर का भी जो अेक डिमांड है वह भी कल लिया जाय तो अच्छा होगा।

مسٹر اسپیکر - مجھے عذر نہیں ہے - لیکن ڈاکٹر ملکونے بھی لیبر کے سلسلہ میں پورا وقت لینگے -

I would suggest that we take the cut motions regarding Labour also now and the Minister can give a consol.dated reply. Of course, he may devote about 45 minutes to P.W.D. and at least 15 minutes to Labour. The only objection of tl.e hon. Leader of the Opposition is that certain ob,jections pertaining to some departments that aie under the Minister may not be properly replied to.

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—आप जिस तरह कहते है वह प्रॅक्टिकल नहीं होगा । जो अहम बातें हैं अुनपर अपने ख्याल का अिजहार करने का मौका हमें नहीं मिलता । हमनें आज सुबह देखा है कि रेव्हिन्यू मिनिस्टर ने डेढ ,पावणे दो घंटे के करीब वक्त लिया, लेकिन पूरा वक्त रेव्हिन्यू पर बोलने में सर्फ किया, और बाकी डिपार्टमेंटस् वैसे ही रह गये । अिस लिये कल लेबर को अलग वक्त लिया जाय और आज सिर्फ पी. डब्ल्यू. डी. के डिमांडस् लिये जायें तो मुनासिब होगा ।

Dr. G. S. Melkote : I would like to reply both together tomorrow. Of course separate timings may be set apart.

Mr. Speaker : How much time would the hon. Minister take for both ?

Dr. G. S. Melkote : About one and quarter hours ; 45 minutes for P.W.D and half an hour for Labour.

منسٹر فارا گریکلچر اینڈ سپلائی (ڈاکٹر چناریڈی) - کل لیبر کے لئے کتنا ٹائم مقرر کیا جائیگا -

مسٹر اسپیکر - کل ۲-۳۰ سے ۵-۳۰ تک منسٹر کے ڈیمانڈس لیبر پر بحث ھوگی - که اوس میں ظاھر ھے منسٹر صاحب کے جواب کا وقت بھی شامل ھوگا - اوس کے بعد دوسرے ڈیمانڈس ھم لے سکتے ھیں -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—कल क्वेश्चन अवर तो नहीं है । अिस लिये २–३० से ९ बजे तक डिसकशन कर सकते हैं, और बाद में मिनिस्टर साहब को वक्त दिया जा सकता है ।

Mr. Speaker : But the hon. Ministe should devote 30 minutes specifically to Labour.

Dr. G. S. Melkote : Yes, Sir. That will be done.

ಶ್ರೀಮತಿ ಮಹದೇವಮ್ಮ.

ನಮ್ಮ ಹಳ್ಳಿಗಳಕಡೆ ಸರಿಯಾದ ವ್ಯವಸ್ಥವಾದ ರೋಡುಗಳು ಇಲ್ಲ ಮತ್ತು ಸ್ಕೂಲು ಕಟ್ಟಡಗಳೂ ಇಲ್ಲ. ನಮ್ಮ ಹೆಣ್ಣುಮಕ್ಕಳಿಗೆ ಅನ್ಕೂಲವಾದ ಶಾಲಾ ಕಟ್ಟಡಗಳು ಅವಶ್ಯವಾಗಿ ಇಲ್ಲಿ ಬೇಕು.

ಉದ್ದಿನ ಬೇಟಗಿರಿಯಲ್ಲಿ ಒಂದು ದೊಡ್ಡ ಹಳ್ಳಅದೆ. ಇದನ್ನು ಮುಚ್ಚಬೇಕು. ಈ ಕಡೆ ಮುಖ್ಯವಾಗಿ ಸ್ಕೂಲು ಬೇಕು. ಮೊದಲು ಇದರ ವಿಷಯವಾಗಿ ಮಾನ್ಯ ಮಂತ್ರಿಗಳಿಗೆ ಎಷ್ಟೋಸಾರಿ ಹೇಳಿದರೂ ಏನು ವ್ಯವಸ್ಥೆ ಆಗಿಲ್ಲ. ಭೈರಿ ಮತ್ತು ಎಲ್ಬುರ್ಗ ತಾಲೂಕಗಳಿಗೆ ರೋಡು ಮುಖ್ಯವಾಗಿ ಬೇಕು. ಮಾನ್ಯ ಮಂತ್ರಿಗಳು ಇದನ್ನು ಮಾಡಿ ಕೊಡುವರೆಂದು ವಿಶ್ವಾಸ. ಆದಷ್ಟು ಬೇಗನಮಾಡುವರೆಂದು ನಂಬಿದ್ದೇನೆ,

శ్రీ టి. నరశింహులు

అధ్యక్ష మహాశయా

ఇప్పుడు నేను రోడ్డు పనివారల కష్టాలను గురించి చెబుతాను. రోడ్డు పనివారలకుండే కష్టాలు చాలా విపరీతంగా ఉన్నాయి. వాళ్ళు ప్రొద్దున మొదలుకొని రాత్రి దాకా బాట మీదనే ఉండవలసి వస్తున్నది. ౨౦ సంవత్సరాలనుండి పని చేస్తున్నవాళ్ళు ఉన్నారు, కాని, వాళ్ళకు ఎప్పుడూ ముస్తఖిల్ నౌకరీ వలెను ముంతజిమ్, ముస్తాజరు అందరూ కూడా వీరిని బెదిరిస్తారు. వాళ్ళ పరిస్థితి చాలా అధ్వాన్నంగా ఉంది. వాళ్ళ పరిస్థితిని బాగుచేయాలని కోరుతూ ఇంతటితో ముగిస్తున్నాను.

* شری آر - پی - دیشمکھ - مسٹر اسپیکر سر - پی - ڈبلیو - ڈی کا گرانٹ جو ایوان کے سامنے منظوری کیلئے ہے اسکے پہلے بھی آیا تھا - گزشتہ سال بھی ہم نے خاصکر مرھٹواڑہ کا ذکر کیا تھا اسوقت مرھٹواڑہ کے متعلق وعدہ کیا گیا تھا - اس سشن میں بھی آنریبل چیف منسٹر نے ایک اسٹیٹمنٹ ھاؤز کے سامنے مرھٹواڑہ کے بارے میں رکھا مگر اس اسٹیٹمنٹ سے وھاں کے عوام کا - وھاں کے کسانوں کا مسئلہ حل ھونے والا نہیں ھے - اس میں یہ بتایا گیا ھے کہ تقریباً ۱۲ یا ۱۳ کڑوڑ روپیے گورنمنٹ آف انڈیا سے ملنے والے ھیں - یہ بتایا گیا ھے کہ اسکو مرھٹواڑہ پر خرچ کرینگے - مگر یہ سب کچھ کاغذ پر ھے - آج مرھٹواڑہ کے عوام اور کسان یہ چاھتے ھیں کہ وھاں ایک بڑا پراجکٹ شروع کیا جائے - پرانے رجم (Regime) میں سنہ ۳۵ یا ۳۶ فصلی میں پورنا پراجکٹ کا سروے کیا گیا تھا وہ ھم آج کی گورنمنٹ کو یاد دلاتے ھیں - لیکن بعد میں جب فائیو ایر پلان آیا تو آج کی حکومت نے مرھٹواڑہ کو یہ کہکر نگلٹ (Neglet) کیا کہ وھاں پلان نہیں کیا جاسکتا - اسبارے میں گورنمنٹ پر میرا یہ ولزام ھے - مرھٹواڑہ جو سب سے زیادہ اناج اگاتا ھے - مرھٹواڑہ جو سب سے زیادہ ریوینیو دیتا ھے اور جہاں ۶۰ لاکھ آدمی بستے ھیں - انکے ساتھ نا انصافی کیگئی ھے - حکومت کو اس چیز کا علم ھے کہ مرھٹواڑہ کی پیداوار بارش پر ھی منحصر ھے ورنہ وھاں قحط نمودار ھوتا ھے - اس قحط کے نمونے ھم گزشتہ سالوں میں دیکھ چکے ھیں - پربھنی - عثمان آباد اور ناندیڑ میں قحط ھوا لیکن پھر بھی مرھٹواڑہ کیلئے کوئی تشفی بخش کام نہیں کیا جاتا - معمولی سا بنڈنگ کا جو کام شروع ھوا وہ اسوقت ھوا جبکہ بارش ھونے کیلئے ایک آدھ مہینہ رہ گیا تھا چنانچہ بارش کے ساتھ ھی بنڈنگ پر جو روپیہ صرف کیا گیا تھا وہ بھی بہ گیا -

آج مرھٹواڑہ کے عوام اور خاصکر وھاں کے کسانوں کی یہ مانگ ھے کہ انکے حالات کا لحاظ کرتے ھوئے پورنا پراجکٹ شروع کیا جائے لیکن کچھ دن پہلے تو آنریبل چیف منسٹر نے کہا کہ مرھٹواڑہ پراجکٹ بنانے کے قابل نہیں ھے - انہوں نے پہلے ھی ایسا دعوی کیا تھا - مگر جب پہلے کی گورنمنٹ کا حوالہ دیاجاتا ھے اور ھم پرزور مطالبہ کرتے ھیں تو سدیشوم اور پورنا پراجکٹ کا سروے کرنے کیلئے انجینیرس کو بھیجا جاتا ھے - لیکن ابھی معلوم نہیں کہ انکی کیا رائے ھے - آیا وھاں یہ پراجکٹ بن سکتا ھے یا نہیں - ھم نے کئی مرتبہ اسبارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن یہ کہکر ٹال دیا جاتا ھے کہ فائیو ایر پلان کے ختم ھونے سے پہلے ھی اس کام کو لینے والے ھیں

کبھی کہتے ھیں کہ ھم نے سنٹرل گورنمنٹ کو سفارش کی ھے - وھاں سے منظوری آنے کے بعد شروع کرینگے - میں پی-ڈبلیو-ڈی منسٹر سے کہونگا کہ جب آپ فینانس منسٹر تھے اسوقت بھی یہ وعدہ کیا گیا تھا - اسلئے اب آپکو خاص طور پر مرھٹواڑہ کا لحاظ کرنا ضروری ھے - ھم ٹرین میں تلنگانہ کا سفر کرتے ھیں تو ھمیں مرھٹواڑہ کا خیال کر کے ملال ھوتا ھے کیونکہ ھمارے پاس ایسے ھرے بھرے کھیت نہیں ھوتے - اسلئے کسانوں کا مطالبہ ھے کہ وھاں بھی ایک میجر پراجکٹ شروع کیا جائے -

اسکے بعد میں کہونگا کہ اگر پورنا پراجکٹ کا کام ھاتھ پر لیا جائے تو وھاں ھائیڈرو الکٹرسٹی اسکیم بھی شروع کیجاسکتی ھے جس سے کئی اور فوائد حاصل ھوسکتے ھیں - وھاں الکٹرسٹی کا انتظام ھوسکتا ھے - ضلع پربھنی میں الکٹرسٹی قائم کرنے کے بارے میں گورنمنٹ نے کوئی توجہ نہیں دی - مجھے یہ معلوم ھے کہ ایک کنٹراکٹر کو الکٹرسٹی قائم کرنے کیلئے شیرز وغیرہ نکالنے کی اجازت دیگئی تھی لیکن دو تین سال گزر گئے اس شخص نے کوئی کام نہیں کیا - اسلئے میں منسٹر صاحب سے اپیل کرونگا کہ وہ بہت بڑا جنکشن ھونے کی وجہ سے وھاں الکٹرسٹی کا انتظام کیا جائے - اور یہ کہ وھاں ندی ھونے کے باوجود پانی کی قلت ھے اسکو دور کیا جائے - سڑکیں اچھی نہیں ھیں انکو درست کیا جائے - یہ چیزیں نہ ھونے کی وجہ سے آج ضلع پربھنی بدترحالت میں ھے - میں منسٹر صاحب سے یہ جاننا چاھتا ھوں کہ گورنمنٹ وھاں الکٹرسٹی کے بارےمیں کب اسکیم تیار کرنا چاھتی ھے -

دوسرے یہ کہ ھنگولی روڈ جو ۱۰۸-۱ میل کی بنی ھے میں پرسوں ھی اس روڈ پر گیا تو معلوم ھوا کہ وھاں دو بڑے نالے پانی سے بھر جاتے ھیں تو راستہ بند ھوجاتا ھے - اسلئے میں حکومت سے اپیل کرونگا کہ کم از کم ان دو نالوں پر ڈیڑھ دو لاکھ لگا کر بریجز (Bridges) بنائے جائیں تو یہ راستہ کسانوں کی آمد و رفت میں بڑی سہولت کا باعث ھوگا - میں یہ چاھتا ھوں ان بریجز کا بارش کے پہلے ھی کام شروع کیا جائے تو وہ بارش تک بن سکینگے - اسیطرح الکٹرسٹری پر بھی توجہ دیجائے اور پورنا پراجکٹ جو مرھٹواڑہ کے لوگوں کی زندگی کا سہارا ھے اسکا بھی کام اسی فائیو ایر پلان میں شروع کیا جائے تو مناسب ھوگا -

ಶ್ರೀ. ಅಂದಾನಪ್ಪ ಕರಬಸಪ್ಪ ಜೆನಿವ್ಹೆ

ಅಧ್ಯಕ್ಷ ಮಹಾಶಯರೇ,

ನಮ್ಮ ಸ್ವತಂತ್ರ ರಾಜ್ಯವು ನಿರ್ಮಾಣ ಆದ ಮೇಲೆ ಲೋಕೋಪಯೋಗಿ ಶಾಖೆಯಿಂದ ಜನತೆಗೆ ರಾಯಚೂರು ಜಿಲ್ಲೆಗೆ ಯಾವ ಕೆಲಸವೂ ಆಗಿಲ್ಲ. ಪರಂತು ಆರ್ಥಿಕ ಪರಿಸ್ಥಿತಿ ರಾಜಕೀಯ ಸ್ವಾತಂತ್ರ ನಿರ್ಮಾಣ ವಾದ ಮೇಲೆ ಬಹಳ ಹೀನಸ್ಥಿತಿಯಲ್ಲಿ ಆಗಿದ್ದರೂ ಎರಡು ವರ್ಷ ಸರ್ಕಾರ ಮುಗಿದರೂ ಈಕಡೆ ಮಾನ್ಯ ಮಂತ್ರಿಗಳು ಲಕ್ಷ್ಯ ಕೊಟ್ಟಿಲ್ಲ. ಜನತೆಯ ಇಚ್ಛೆ ರಾಜಕೀಯ ಸುಧಾರಣೆ ಆದಮೇಲೆ ಏನಾದರೂ ನಮಗೆ ಸಾರ್ವಜನಿಕರಿಂದ ಉಪಯುಕ್ತವಾದ ಕೆಲಸಗಳು ಸರ್ಕಾರದಿಂದ ಆಗುತ್ತದೆಂದು ಅವರು ಇಚ್ಛಿಸುತ್ತಾರೆ. ಅದೇ

ಉದ್ದೇಶವಾಗಿ ತಮ್ಮ ಪ್ರತಿನಿಧಿಯನ್ನು ಆರಿಸಿ ಅವರು ಕಳುಹಿಸಿ ಅವರಿಂದ ಏನಾದರೂ ಸೌಕರ್ಯಗಳು ಪ್ರಯತ್ನದ ಫಲವನ್ನು ನಿರೀಕ್ಷೆಮಾಡುತ್ತಾರೆ. ಆದರೆ ಕುಷ್ಟಗಿ ತಾಲೂಕದಲ್ಲಿ ಈ ಸರ್ಕಾರಕ್ಕಿಂತ ಪೂರ್ವದ ಸರ್ಕಾರದಿಂದ ಮಂಜೂರಾದ ಕೆಲಸವು ಅರ್ಧಕ್ಕೆ ಇದ್ದ ಸಡಕು ಗಳು ಈ ವರೆಗೂ ಅದೇ ರೀತಿಯಲ್ಲೇ ಇರುತ್ತೆ. ಕುಷ್ಟಗಿಯಿಂದ ಇಲಕಲ್ಲ, ವಿಜಾಪುರ ಜಿಲ್ಲೆ, ಕುಷ್ಟಗಿಯಿಂದ ಗಜೇಂದ್ರಗಡ, ಧಾರವಾಡ ಜಿಲ್ಲೆ, ಕುಷ್ಟಗಿಯಿಂದ ಕೊಪ್ಪಾಲ್ ನಮ್ಮ ಸ್ಟೇಟ"ನಲ್ಲಿ ಅಂದರೆ (Salar Jung State) ನಲ್ಲಿ ಮತ್ತು ಕುಷ್ಟಗಿಯಿಂದ ಎಲ್ಬುರ್ಗ ಹದಿನೈದು ಮೈಲಿ, ಎಲ್ಬುರ್ಗಯಿಂದ ಗಜೇಂದ್ರಗಡ ೧೫ ಮೈಲಿ ಧಾರವಾಡ ಜಿಲ್ಲೆಯಿಂದ ದೊಡ್ಡ ಮಾರ್ಕೆಟ್ಟು ಗದಗ ಅಲ್ಲಿ ಆದೆ. ಅಲ್ಲಿಗೆ ೩೦ ಮೈಲಿ ಸಡಕು ಅದೆ. ನಮ್ಮ ಈ ಜನತಾ ಸರ್ಕಾರ ೧೫ ಮೈಲು ದೂರ ಸಡಕು ಮಾಡಿದರೆ ಮುವ್ವತ್ತು ಮೈಲಿನ ಸಡಕು (Union Government) ನಿಂದ ತಯಾರಾದದ್ದರ ಫಲ ಇವರಿಗೆ ದೊರೆಯುತ್ತೆ. ವಿಜಾಪುರದಿಂದ ಭಾಗಲ್ಕೋಟೆ ಮಾರ್ಕೆಟ್, ಕುಷ್ಟಗಿಯಿಂದ ೧೫ ಮೈಲು ಸಡಕು ಇದಾ ದರೆ ಹತ್ತಿ, ಅರಳೆ ಮತ್ತು ಇತರ ಒಕ್ಕಲಿಗರು ಬೇಳೆದಂಥ ಪದಾರ್ಥಗಳನ್ನು ಹೊಯ್ಯಲು ಅನುಕೂಲವಾಗಿ ರೈಲ್ವೆ ಇಲ್ಲದಿದ್ದಾಗ್ಯೂ ಲಾರಿಯ ಸೌಕರ್ಯದಿಂದ ತಮ್ಮ ಮಾಲನ್ನು ತೆಗೆದುಕೊಂಡುಹೋಗಿ ಯೋಗ್ಯಫಾಯದೆ ಹೊಂದಿ ಸರ್ಕಾರಕ್ಕೆ ಇನ್ನಷ್ಟು ಆಶೀರ್ವಾದ ಮಾಡಿ ತಾವು (Tax) ಇನ್ನಿತರ ಪೂರ್ಣ ಕರಗಳನ್ನು ಸಂತೋಷದಿಂದ ಭರಿಸುತ್ತಾರೆ. ಇದು ೧೫ ಮೈಲಿನ ಸಡಕು. ಈ ೧೫ ಮೈಲು ಸಡಕು ಇಪ್ಪತ್ತು ವರ್ಷದಿಂದ ಅದೆ. (Police Action) ಆದ ಮೇಲೆ ಇದು ಬಂದಾಯಿತು. ಹೊಸ ಸರ್ಕಾರ ಬಂದ ಮೇಲೆ ತುಂಗಭದ್ರ (Project) ಖರ್ಚಿನ ವಿಷಯದಲ್ಲಿ ಕೇಳಿದ್ದರ ಮೇಲೆ ಈಗಲೂ ಈ ಉದ್ದೇಶದಿಂದ ಬಂಧಿಸಿಟ್ಟಿದ್ದಾರೆಂತ ತಿಳಿದು ಬಂತು. ಪರಂತು ಈ ಸಡಕುಗಳ ಕೆಲಸ ಸುಮಾರು ಹನ್ನೆರಡನೇ ಒಂದು ಭಾಗ Complete ಆಗಿ ಮುಗಿದಿರುತ್ತೆ ಇದರ ಮೇಲೆ ಸ್ವಲ್ಪವೇ ಲಕ್ಷ ಕೊಟ್ಟರೆ ಸ್ವಲ್ಪವೇ ಅವಧಿಯಲ್ಲಿ ಈ ಸಡಕು ತಯಾರು ಮಾಡಿದರೆ ಜನತೆಗೆ ಸಹಾಯವಾಗುತ್ತೆ.

ಎರಡನೇದು ತುಂಗಭದ್ರ (P.oject) ನಲ್ಲಿ ಇಷ್ಟು ಭಾರಿ ರಖಂ ಖರ್ಚಾಗುತ್ತದೆ ರಾಯ ಚೂರು ನಮ್ಮ ಸರ್ಕಾರಕ್ಕೆ ಆರ್ಥಿಕ ಸ್ಥಿತಿಯಿಂದ ಹೆಚ್ಚು ಕೊರತೆಯನ್ನು ಉಂಟು ಮಾಡಿದೆ. ಆದರೆ ರಾಯಚೂರ ಒಂದು ಜಿಲ್ಲೆಗೆ ಖರ್ಚು ಮಾಡಿದರೆ ಅದರ ಸೌಕರ್ಯ ರಾಯಚೂರು ತಾಲ್ಲೂಕ ಒಂದೇ ಅಲ್ಲದೆ. ರಾಯಚೂರು, ಕಲಬುರ್ಗಿ ಈ ಮೂರು ತಾಲೂಕಗಳ ಇತರ ಪ್ರದೇಶಗಳಿಗು ತುಂಗಭದ್ರ ನೀರಾವರಿಯ ಸೌಕರ್ಯ ನಮಗೆ ಒದಗುವುದದೆ. ಆದಕಾರಣ ಅಲ್ಲಿ ಆ ದದ್ದು ನಮ್ಮ ಕಡೆ ಆಗದೆ ಇದ್ದದ್ದು ನಮ್ಮ ತಾಲೂಕೆಗೆ ಅಷ್ಟೇ ಸಮಾನ್ಯವಾಗಿ ಇರುತ್ತೆ. ಕೇವಲ ಮಳೆಯು ವಿಲಂಬನವಾಗಿ ಹಿಂಗಾರು ಮುಂಗಾರು ಬೆಳೆ ಬೆಳೆಯುತ್ತಾರೆ. ಅಕಸ್ಮಾತ್ ಮಳೆಯ ಅನಾನುಕೂಲತೆ ಆದರೆ ಅಲ್ಲಿ ಬರಗಾಲವೇ ಸಿದ್ಧ. ಕೊಷ್ಟಗಿ ತಾಲೂಕನಲ್ಲಿ ನೋಡಿದರೆ ಚಿಕ್ಕ ಚಿಕ್ಕ ನೀರಾವರಿ (Minor Irrigation Works) ಕೆಲಸಗಳು ಅವೆ. ಅವನ್ನು ಪೂರ್ತಿಯಾಗಿ ಸಿದ್ಧಗೊಳಿಸಿದರೆ ಅನೇಕ ಅನುಕೂಲಗಳಾಗುತ್ತವೆ. ಅನಂತಸಾಗರ ಹಳ್ಳಾ ಕೇವಲ ಅಲ್ಲಿ ಮುಂಗಾರು ಬೆಳೆ ಬೆಳೆಯುತ್ತ ಅಲ್ಲಿ ತಾವು ಅದನ್ನು ಸ್ವಲ್ಪವೇ ಲಕ್ಷದಿಂದ ಆ ಕಾಲುವೆಗೆ ಖರ್ಚುಮಾಡಿ ಸರ್ಕಾರದಿಂದ ಅನ್ಕೂಲ ತಂದರೆ ಇವರಿಗೆ ಒಂದು ವೇಳೆ ಮಳೆ ಆಗದೆ ಅಭಾವ ವಾದಾಗ್ಯೂ ಹಿಂಗಾರು ವೇತನ ಲಕ್ಷ್ಯವಿಲ್ಲದೆ ತಮ್ಮ ಒಕ್ಕಲುತನದ ಉಪಯುಕ್ತ ಸಹಾಯಪಡೆದುಕೊಳ್ಳುತ್ತಾರೆ. ಇಲ್ಲಿ ಮುಂಗಾರು ಹೆಚ್ಚು. ಹಿಂಗಾರು ಬಹುನಂತಿಲ್ಲ ಅನಂತಸಾಗರ ಅಲ್ಲದೆ ಇನ್ನು ಅನೇಕ ಕೆರೆಗಳು ಒಡೆದಿರುತ್ತವೆ

ಅವು ತಯಾರಾಗದೆ ಅವೆ. ಈ ನೀರಾವರಿಯ ಸಲುವಾಗಿ ಮಾನ್ಯ ಮಂತ್ರಿಗಳು ಕರ್ನಾಟಕದ ಅಭಿಮಾನವನ್ನು ಹಿಡಿದು ಈ ವಿಷಯದಲ್ಲಿ ಸಂಪೂರ್ಣ ಲಕ್ಷ ಕೊಟ್ಟು ತಮ್ಮ ಬಡ್ಜೆಟ್ಟಿನಲ್ಲಿ ಕಿಂಚಿತ್ ರಖಂ ಖರ್ಚು ಇಟ್ಟರೆ. ಆಶೀರ್ವಾದ ಹೆಚ್ಚು ಬರುತ್ತೆ.

ಇದಲ್ಲದೆ ತುಂಗಭದ್ರ (Project)ನಲ್ಲಿ (Electric Power)ಅಲ್ಲಿ ತಯಾರು ಆಗುವ ದರಿಂದ ನಮ್ಮ ಕುಷ್ಟಗಿ ತಾಲೂಕ ಕೇವಲ ೩೦ ಮೈಲಿ ಇರುವುದರಿಂದ ಅದಕ್ಕಾಗಿ ನೀರಾವರಿ ಅನುಕೂಲಗಳಿಗಾಗಿ ಉಪಯೋಗಿಸಬಹುದು. ಮಾಡಿಲ್ಲವೆಂತ ಸರ್ಕಾರದ ಮೇಲೆ ನಮ್ಮ ಅಪವಾದವಲ್ಲ. ಆದಾಗ್ಯೂ ಈ ಎಲೆಕ್ಟ್ರಿಕ್ ಬೆಳಕಿನ ವಿಷಯವಾಗಿ ಮಿಕ್ಕೆಲಾ ಸರ್ಕಾರದಂತೆ ತಾವು ಮನಸ್ಸು ಮಾಡುತ್ತಿರಿ. ಇದರಲ್ಲಿ ಶಂಕೆಯಿಲ್ಲ Electricity ಬೇಗ ಬರುವ ದಾರಿ ಮಾಡಿದರೆ ನಮ್ಮ ಜನತೆಗೆ ಇದರ ಸಹಾಯವಾಗುತ್ತೆ. ಜನತಾ ಸರ್ಕಾರದ ಪ್ರೇಮ ತಿಳಿಯುತ್ತಿಲ್ಲ. ಮಾನ್ಯ ಮಂತ್ರಿಗಳನ್ನು ವಿನಯ ಪೂರ್ವಕವಾದ ವಿಜ್ಞಾಪನೆ ಏನೆಂದರೆ ಈ ವಿಷಯದಲ್ಲಿ ಸಂಪೂರ್ಣವಾಗಿ ಮಾಡಿಕೊಡಬೇಕೆಂದು ನನ್ನ ಇಚ್ಛೆ.

* شری لکشمی نرسمہا ریڈی - مسٹر اسپیکر سر - میرا کٹ موشن حیدر آباد اسٹیٹ میں میجر پراجکٹس کے تعلق سے ھے - ھمارے اسٹیٹ میں کیا قدرتی ذرائع ھیں اور ان سے کس حد تک فائدہ اٹھایا جارھا ھے اور کس حد تک اٹھایا جاسکتا ھے اس بارے میں میں اپنے خیالات ھاؤس کے سامنے رکھنا چاھتا ھوں -

تنگبھدرا پراجکٹ جسکی تعمیر حال ھی میں مکمل ھوئی ھے اس کے تحت ۹ ھزار ایکر زمین سیراب ھوئی ھے- اس پراجکٹ کے تحت ساڑھے چار لاکھ ایکر کا رقبہ زیرکاشت آنے والا ھے - اسکا چینل ۱۲۷ میل کا ھے - اور اب تک ۶۷ میل ھوچکا ھے - اسکے تحت بھی رقبہ زیر کاشت آنا ھے - تاکہ رعایا کو اس تعمیر سے استفادہ کے پورے مواقع فراھم ھوسکیں - اس بارے میں رعایا کی جو مشکلات ھیں انہیں پیش نظر رکھنا چاھئے - اور ڈیولپمنٹ کیلئے کیا کیا چیزیں ضروری ھیں ان پر غور کرنا چاھئے - پراجکٹ کی اسکیم ھاتھ میں لیتے وقت ھی اس پر غور ھونا چاھئے - بنڈنگ اور لیونگ کی جو دشواریاں کاشتکاروں کو پیش آنے والی ھیں انکو ملحوظ رکھتے ھوئے ھی اقدام کرنا چاھئے - تنگبھدرا پراجکٹ کے تحت جو ڈیولپمنٹ کا کام کیا گیا ھے وہ انتہائی قلیل ھے - اور یہ بتایا جاتا ھے کہ بیکورڈ علاقوں کے ڈیولپمنٹ کیلئے کافی عرصہ درکار ھے - ڈیولپمنٹ کیلئے جو رقم رکھی گئی ھے وہ بالکل ناکافی ھے- معلوم ھوا ھے کہ اسکے لئے کئی کروڑ روپیہ درکار ھے - اگر اس پر پہلے ھی سے سوچکر پراجکٹ کا کام شروع کیا جائے تو رعایا کو خاطر خواہ فائدہ ھوسکتا ھے - لیکن اسطریقہ پر نہیں سوچا جاتا - ۲۱ لاکھ روپیہ جو ڈیولپمنٹ کیلئے رکھا گیا ھے وہ ناکافی ھے - اس سلسلے میں حکومت کو کافی توجہ کرنی چاھئے - پراجکٹ بنانے کے ساتھ دوسرے ڈیولپمنٹس میں پراگرس (progress) ھونا چاھئے اسکا وھی تناسب ھونا چاھئے جس تناسب سے کہ پراجکٹ بنایا جارھا ھے-اس کے تحت حیدر آباد اسٹیٹ کے ۳۷ دیہات سب مرج (Submerge) ھوئے ھیں - لیکن ان دیہاتوں کے باشندوں کو یہ اعتراض ھے کہ انہیں معاوضہ نہیں دیا گیا - اس

سلسلے میں ریپریزنٹیشن بھی کیا گیا - ۱۹۳۵ع میں حکومت نے اسکا اعلان کیا تھا - ۱۹۴۹ع میں یہ کام لیا گیا اور ۵۰-۱۹۵۱ یا اسکے مابعد سنین میں انہیں بیدخل کیا گیا - اس لحاظ سے انہیں معاوضہ ملنا چاہئے تھا - ان لوگوں نے کافی ایجیٹیشن بھی کیا - لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا - میجر پراجکٹس کی یہ حالت ہے -

نندی کنڈہ پراجکٹ کے سلسلے میں سب سے پہلے سنہ ۱۹۳۰ع میں حکومت حیدر آباد اور حکومت مدراس کے مابین بات چیت شروع ہوئی - آج اسکو ۲۳ سال گزر چکے ہیں لیکن اس کا سنگ بنیاد تک نہیں رکھا گیا - میں حکومت حیدر آباد کو اس حد تک تو مبارکباد دیتا ہوں کہ اس پراجکٹ کو جو سدیشورم پراجکٹ بنانا چاہتے تھے اسکو تو اس نے روکا - لیکن اب تک نندی کنڈہ پراجکٹ شروع نہوسکا - میں کہونگا کہ اس کو جلد از جلد اسی فائیو ایر پلان میں شامل کرنا چاہئے - نلگنڈہ اور دوسرے اضلاع کے تحت زیادہ علاقے اسکے تحت آنیوالے ہیں - اس سے ورنگل کے علاقے بھی ڈیولپ ہونگے - اور چھ لاکھ ایکر سے زیادہ رقبہ تری اس کے تحت کاشت ہوگا - اور ۴ لاکھ ایکر دوسری طرح زیر کاشت آئیگا - اسپر توجہ کیجانی چاہئے - تنگبھدرا اور کرشنا کا جو پانی ضائع جاتا ہے اسکو استعمال میں لانا چاہئے - حکومت کو اس بارے میں جلد سے جلد کوشش کرنی چاہئے - گوداوری ویالی پراجکٹ اگر تکمیل کریں تو اس سے حیدر آباد اسٹیٹ میں ۲۰ لاکھ ایکر کا رقبہ زیر کاشت آئیگا - جس میں سے ۱۱ لاکھ یکر تری کاشت ہوگی - اس کے علاوہ ہائیڈرو الکٹرک پاور اور تھرمل پاور کے ذریعہ ساڑھے تین لاکھ کیلو واٹ بجلی پیدا ہوسکتی ہے - اس سے حیدر آباد اسٹیٹ کی صنعتیں کافی ترقی کرسکتی ہیں - اور دوسری سہولتیں بھی فراہم ہونگی - ۲۰-۱۵ سال سے اسکو ٹالا جارہا ہے - کدم پراجکٹ جو لیا گیا ہے وہ بھی تیزی سے آگے نہیں بڑھ رہا ہے - کشٹا پورم ڈیام کو بھی فسٹ فائیو ایر پلان میں لیا جاسکتا ہے - اس بارے میں انجینیرس نے بھی سجسٹ کیا تھا - لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں کیجاتی - اسکو جلد سے جلد عمل میں لانا چاہئے - اسکے لئے سنٹرل گورنمنٹ کے پاس ریپریزنٹیشن کر کے مدد لینی چاہئے اور جلد سے جلد ان کاموں کی تکمیل کیلئے کوشش کرنی چاہئے - اس سے کریمنگر عادل آباد اور ورنگل ان تینوں اضلاع کے باشندے مستفید ہوسکتے ہیں - ان چیزوں کی جانب توجہ دلاتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

श्री. गोपाळशास्त्री देव (मुधोळ)

अध्यक्ष महोदय, आज सभागृहासमोर जे पी. डब्ल्यु. डी. चे बजेट आहे त्याकडे पाहिल्यास मला असे दिसून येते कीं जवळ जवळ निम्मी रक्कम डेव्हलपमेंटच्या कामासाठीं ठेवली आहे. त्यांत अनेक धरणे देशाला सुजलाम सुफलाम् करण्याच्या दृष्टीनें ठेवलीं आहेत. सगळीकडे रस्ते आणि दळणावळणाची साधनें वाढविण्याचा विचार आहे. तसेच पाण्याची साधने आणि निरनिराळ्या निर्झरींनी असाव्या अशी ही सोय आहे. तुंगभद्रा प्रमाणें मोठे धरणहि तयार केले आहे याची जपांमध्यें वाढाणी होईल यांत शंका नाहीं. त्या नंतर रामगुंडम ,कडम् यावर पैसा खर्च

करून प्रांताचा विकास करण्याचे ठरविले आहे, आणि अितरहि पुष्कल सोयी करण्याच्या दृष्टीने विचार केला आहे. शिवाय या पी. डब्ल्यू. डी. च्या डिमांड मध्यें बीज रस्ते, मोठमोठी धरणें, वॉटर वर्कस्, आणि ज्या शहरांत ड्रेनेज नाहीं अशा ठिकाणीं ड्रेनेज तयार करण्याच्या हि योजना आहेत. पण आपण आज च्या गतीने जात आहोत त्याच गतीने पुढेहि चालल्यास हीं सर्व कामें पूर्ण करण्यांस निदान आपल्याला दोनशे वर्षे तरी लागतील आणि या मुदतींतहि ह्या योजना पूर्ण होतील कीं नाहीं याची मला शंका वाटते. आपल्या जवळ पैसे आसे तर आणि आपण निर्धाराने या कामाच्या मागे लगालो तर या योजना पूर्ण होतील. परंपु नेहमी पैशाचा अभाव सांगितला जातो. तसेच सर्वसामान्यपणे विचार केला आहे ते पैसे किती वाढवले तर हीं कामें लौकर होतील यावर निरनिराळे शास्त्र आपला मेंदू खर्च करीत आहेत, आणि त्या प्रमाणें आपल्याा योजना आखीत आहेत. परंतु हे निश्चित आंहे कीं आज आपल्या वजळ असलेल्या पैशांत ह्या योजना पूर्ण होणार नाहींत.

ह्या योजना आखताना सर्वमान्य प्रादेशिक विचार यांत झाला नाहीं. यावर मराठवाड्याच्या दृष्टीने बोलणे माझ्या करिता अिष्ट होअील असें मला वाटते. मराठवाड्याच्या लोकांनी अनेक प्रकारच्या मागण्या आजपर्यंत केल्या आहेत परंतु नेहमी त्या कडे सरकारकडून दुर्लक्ष झालेले आहे. तोंडभरून आश्वासने मात्र देण्यांत आलीं होतीं. परंतु मला अेक अुदाहरण देअून असे सांगावयाचे आहे कीं अुपाशी माणसाला जेवावयाला बोलवून त्याला कांहींन वाढता त्याच्या पुढें निरनिराळ्या पदार्थांची नांवे घेअून त्याचे पोट भरत नसते. अेका माणसाने अेका अुपाशी माणसाला जेवावयाला बोलावले, आणि त्याला पाटावर बसवून ताटांत कांहीं न वाढता नुसता तो बायकोला आर्डर्स देअू लागला, अग, जिलबी आण, लाडू आण, अशा प्रकारें निरनिराळ्या पदार्थांच्चीं नांवे घ्यावव्याला सुरवात केली आणि मात्र ताटांत कांहीं पडेना. तेव्हां त्या अुपाशी माणसाने विचार केला कीं याचा आपल्याला जेवावयाला घालावयाचा विचार दिसतनाहीं आणि तो तसाच अुठून गेला. अशीच परिस्थिती हैदराबाद संस्थानांत सरकार मराठवाड्याची करीत आहे. आम्ही सरकारकडे अनेक मागण्या मागितल्या आणि माझ्या समोर असलेल्या आकड्यावरून असे दिसते कीं बेंडसुर ,खासापूर नांदेड या भागांत कांहीं योजना आणि धरणे व्हावाची आहेत आणि त्यावर दीडकोटी रूपये खर्च व्हावयाचे आहेत. त्यानंतर औरंगाबाद, नांदेड, परभणी, अुस्मानाबाद आणि बीड या भागांतील कामे आहेत, आणि त्यावरहि १ कोटी ३३ लक्ष रुपये खर्च व्हावाचे आहेत. तसेच मराठवाड्याकरितां रस्त्याच्या योजनाहि आहेत असे कळते. परंतु प्रत्यक्ष अमल कांहीं होत नसल्याचे दिसून येते. लोकामध्ये अुत्साह भरपूर आहे त्याला सरकारने प्रोत्साहन देणे अत्यंत आवश्यक आहे. याचे अेक अुदाहरण द्यावयाचे झाल्यास बिलोलीचे देता येअील. तेथे लोकांनीं चंदा करून अेक रस्ता तयार करण्याचे ठरविले होते, आणि कांहीं मदत सरकारने द्यावाची होती. लोकांनी आपले हजार रुपये जमवले आणि खर्च केले पण अजून सरकारची मदत मिळाली नाहीं, आणि तो रस्ता तसाच अर्धवट राहिला आहे. लोकामध्यें अुत्साह आहे, परंतु सरकारकडून त्याकडे दुर्लक्ष होत आहे ,व त्याचा योग्य फायदा घेण्यांत येत नाहीं.

मराठवाड्याकडे दुर्लक्ष होत आहे ही आतां सगळ्या लोकांची सबब झाली आहे, आणि आतां या हाअूसमधील मराठवाड्याचे अेम. अेल. अे. हा विचार करीत आहेत कीं मराठवाड्या-

कडे दुर्लक्ष होत आहे या करिता काय करावे ? या ज्या मराठवाड्याच्या मागण्या आहेत त्या मिळणें आवश्यक आहे, आणि त्या जर मिळाल्या नाहींत. आणि तेथील परिस्थितीची अुपेक्षा झाली, तर काय होओील, कांहीं सांगता येत नाहीं.

मराठवाडा हा दुष्काळी मुलुख आहे आणि दिवसेदिवस तेथील परिस्थिती बिकट होत आहे मागच्या वर्षीं दुष्काळी भागांतील कामे करण्यासाठीं तीन कोटी रुपये देण्याचे आश्वासन दिले होते परंतु त्यातूनहि बरीचशी रक्कम दुसऱ्या भागावर खर्च करण्यांत आली आहे. मला असे म्हणावाचे नाहीं कीं दुसऱ्या भागावर खर्च करूं नका आम्हालाहि असे वाटते कीं दुसऱ्या भागांवर शेते हिरवी गार आसद्या, तेथे देखील मोठीमोठीं धरणें असावीं, पण त्याबरोबरच अेका भागाकडे दुर्लक्ष होअूं नये असे वाटते. अेका भागाची प्रगति झाली, आणि अेक भाग तसाच राहिला, तर प्रांताची स्थिती अर्धांगवायू झालेल्या माणसासारखी होओील. मराठवाडा दरिद्री आणि मागासलेला आहे. या गोष्टीकडे लक्ष देअून सध्याचे मिनिस्टर या भागाचा विकास होण्यासाठीं शक्य ती खटपट करतील अशी मी अपेक्षा करतो. आतांपर्यंत तीन मिनिस्टरांनी आश्वासनें दिलीं पण केलीं नाहींत या मिनिस्टरनीहि तसेच केले तर आम्ही अंतःकरणपूर्वक दुःखी होअूं. पुन्हा अेकदा मराठवाड्याचा आवाज अुठून मी आपले भाषण पुरे करतो.

شری سی - ایچ وینکٹ رام راؤ - مسٹر اسپیکر سر - سب سے پہلے منسٹر صاحب کی توجه میں اس طرف مبذول کراؤنگا که حیدرآباد واٹر ورکس ڈپارٹمنٹ اور حیدرآباد ڈرینج ڈپارٹمنٹ کے بارے میں جب هیلتھ (Health) بجٹ کا ڈسکشن شروع هوا تو میں نے بجٹ میں یه پراویژن وهاں بهی دیکھا یه معلوم نهو سکا که یه دونوں جگه کیوں دیا گیا هے اس لئے منسٹر صاحب اسکی وضاحت کریں - ایرن اینڈ اسٹیل کنٹرول بورڈ (Iron & Steel control Board) کے بارے میں ایک کٹ موشن دیا گیا تها - آخر یه ایرن اینڈ اسٹیل کنٹرول ڈپارٹمنٹ کا فنکشن (Function) کیا هے - هر کوٹه جوالاٹ (Allot) کیا جاتا هے تو اس کا انفرمیشن متعلقه ضلع کے کلکٹر کو کیوں نهیں دیا جاتا - جب میں نے پوچھا تو کریم نگر کے کلکٹر صاحب نے چھ مهینے تک انفرمیشن نهیں دیا که کن کو کوپن دیا گیا هے اس لئے که کلکٹر صاحب نهیں جانتے - تقریباً ڈیڑھ سال میں کریم نگر کو ۶۳ ٹن کا کوٹه دیا گیا هے - آٹھ مهینے تک کوٹا ملتا رها لیکن وه غائب رها - جب میں منسٹر صاحب کو توجه دلایا تو تب کهیں کاغذی کارروائی هوئی - ۶۳ ٹن اس درمیان میں جاتے رهے - یوں پرمٹ ملتا هے اور یوں ختم هو جاتا هے - میں نهیں سمجھا که کنٹرول کنٹرول کی خاطر هے یا بلاک مارکیٹنگ کی خاطر -

روڈ گیانگ ورکرس (Road gang workers) کے بارے میں مجھے کهنا هے که ان کی حالت بهت خراب هے - روڈس کے بنانے کے لئے انکا تقرر کیا گیا لیکن اون سے خانگی کام لئے جاتے هیں اور انکو پرمیننسی (Permanency) ملتی هے اور پراویڈنٹ فنڈ دیا جاتا هے اور نه گرائچوویٹی (Gratuity) دیجاتی هے انکے کے گریونسس (Grievances) اور ڈیمانڈس (Demands)

کے بارے میں کئی مرتبہ ریپریزنٹیشنس (Representation) کئے گئے اور کئی مرتبہ توجہ دلائی گئی لیکن اب تک کچھ نہیں ہوا - جو بوائے کولیز (Boy Coolies) تھے وہ اب بوڑھے ہوگئے ہیں اس کے باوجود انکو پرمننٹ نہیں کیا گیا اس لئے میں کہونگا کہ ان کے ڈیمانڈس اورگریونسس پر غور کیا جانا چاہئے - اون گیانگ میں سے انجینیر اور اکاونٹنٹ وغیرہ سب خانگی کام لیتے ہیں اسکی وجہ سے روڈ س پر گورنمنٹ کا جتنا کام ہونا چاہئے وہ نہیں ہو سکتا - روڈس پر نہیں بلکہ یہ لوگ ان افسروں کے گھروں پر کام کرتے ہیں -

دوسری چیز یہ کہ ہر جگہ دو دو انجینیر رکھے گئے ہیں - ایک کنسٹرکشن فار روڈ اینڈ بلڈنگس (Construction for roads building) کے لئے اور دوسرا اریگیشن (Irrigation) کے لئے - میں سمجھتا ہوں کہ دو دو انجینیرس کی کوئی ضرورت نہیں ہے- میں نے اس بارے میں انجینیرس سے مشورہ بھی کیا - انہوں نے بھی اس سے اتفاق کیا کہ دو انجینیرس کی ضرورت نہیں ایک انجینیر دونوں کام کر سکتا ہے- ان افسروں کی حالت یہ ہے کہ ہفتہ کو اپنے مستقر سے نکلتے ہیں اور حیدرآباد کا چکر لگا کر پیر کو اپنے مستقر پر واپس ہوتے ہیں - چار دن کام کرتے ہیں اور تین دن دورے کے نام پر اپنے گھر میں بیٹھتے ہیں - اکانمی (Economy) کے خیال سے میں کہونگا کہ دو دو انجینیرس کی ضرورت نہیں ہے ایک انجینیر سے دونوں کام لئے جا سکتے ہیں - اس ڈپارٹمنٹ کا نام پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ رکھا گیا ہے لیکن اس کا عمل ایسا ہے کہ اسکو پبلک ویسٹ ڈپارٹمنٹ (Public waste Department) کہا جا سکتا ہے کیونکہ یہ ڈپارٹمنٹ پبلک کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچا رہا ہے- اس لئے کہ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ میں کرپشن بہت زیادہ ہے- اس بارے میں آبکاری اور مالگزاری کے بعد پی - ڈبلیو - ڈی کا نمبر آتا ہے - میں منسٹر صاحب سے ونتی کرونگا کہ وہ اس کے اندر جانے کے بعد راستہ نہ بھولیں بلکہ جتنے لوپ ہولس (Loop-holes) ہیں انکو بند کریں تاکہ عوام کی بھلائی ہو سکے -

منسٹر صاحب نے انجینیرس کانفرنس میں جو تقریر کی ہے اوس کی پریس رپورٹ میں نے پڑھی ہے- انہوں نے بہت اچھی تقریر کی لیکن صرف تقریروں سے کام نہیں چلیگا بلکہ مسائل کی گہرائی میں جا کر کھوج لگائیں اور ان خرابیوں کو دور کرنیکی کوشش کریں -

اسپیشل میکانیکل انجینیر (Special Mechanical Engineer) کے بارے میں بہت کچھ کہا گیا ہے لیکن وہ میکانیکل انجینیر ہیں یا کیا ؟ ان کا فنکشن (Function) کیا ہے- ننجپا کے زمانہ میں فیر ویدر روڈس (Fair-weather roads) کے نام پر تلنگانہ میں تین چار جگہ کام ہوا - اون کے الونسس پر ہزاروں روپیہ صرف ہورہا ہے اور مقابلتاً کام کچھ نہیں ہو رہا ہے اس لئے میں کہونگا کہ انکی ضرورت نہیں ہے اس پوسٹ کو جتنا جلد ختم کیا جا سکتا ہے ختم کرنا چاہئے -

ایک اور اہم پوائنٹ (Point) میں منسٹر صاحب کی توجہ میں لانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ ڈسٹرکٹ میں جو اگزیکٹیو انجینیرس رہتے ہیں انکو تعلقہ آفیسر بنا کر رکھتا ہے۔ ٹی ۔ او جیسا کہتے ہیں وہ سنتے ہیں ۔ میں پوچا چرو کے طرف منسٹر صاحب کی توجہ مبزول کراؤنگا ۔ اس تالاب کے نیچے (۳۷.۰) ایکڑ زمین پر عوام کاشت کرتے ہیں اور (۷) ایکڑ زمین جو ایک زمیندار کے رشتہ کی ہے تالاب میں ڈوبتی ہے اس کی خاطر سے تالاب کے ذریعہ آب کو ختم کردیا جاتا۔ اسطرح چیف انجینیر صاحب نے بھی اون (۷) ایکڑ کے زمینداروں کے مفاد کی حفاظت اور سپورٹ کی اور (۳۷.۰) ایکڑ کے کاشتکاروں کو نظر انداز کردیا ۔ یہ چیزیں میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ منسٹر صاحب ان چیزوں سے واقف ہوں اور سمجھیں کہ اپنے مفاد کی خاطر کسطرح مسائل کو الجھانے کی کوشش کیجاتی ہے ۔ اگرچیکہ یہ مسئلہ کسیقدر نبٹ چکا ہے اور چیف منسٹر صاحب کے زیر غور ہے لیکن ابھی پوری طرح سے طے نہیں ہوا ہے اس لئے اس مسئلہ پر مکرر توجہ کی ضرورت ہے۔

میں دو تین چیزوں کے ضمن میں اتنا ھی عرض کرنا چاھتا تھا ۔ ایک اور بات ہے اور وہ اگزیکٹیو انجینیر کے اس بلیک میل اور مال اڈمنسٹریشن کے ضمن میں ہے سوالات کے سلسلہ میں بھی یہ واضع کیا گیا تھا کہ اضلاع میں ایسی باتیں ہورہی ہیں ۔ کریم نگر میں فرنیچر اور دوسرے کنسٹرکشن کے کاموں کے لئے لکڑی خریدی جاتی ہے لیکن وہ ان کے لئے استعمال نہیں ہورہی ہے بلکہ پرسنل فرنیچر کے لئے وہ لکڑی استعمال ہورہی ہے اکاونٹنٹ کے فرنیچر ڈی ۔ ای کے فرنیچر کے لئے وہ لکڑی استعمال کیجارہی ہے۔ سمینٹ کا بھی یہی حال ہے ۔ اس طرح ہزاروں لاکھوں روپیہ برباد ہورہے ہیں۔ ان چیزوں کو ٹکنیکل چیزووں کے نام دیکر اکزیکٹو انجینیر سے لیکر چیف انجینیر تک الجھا رہے ہیں اس لئے میں منسٹر صاحب سے عرض کرونگا کہ وہ ان چیزوں کو زیادہ نزدیک سے دیکھیں اور بلیک میل کو دور کرنے کی کوشش کریں ۔ اور جو رقم برباد ہورہی ہے اوسکو صحیح طریقہ پر خرچ کرنے کی کوشش کریں ۔

*శ్రీ కె. రామచంద్రారెడ్డి :

అధ్యక్షమహాశయా,

మైనర్ ఇరిగేషన్ గురించి, తెగిపోయిన చెరువులను గురించి నేను కట్ మోషన్స్‌ను ప్రవేశ పెట్టాను. మైనర్ ఇరిగేషన్ గురించి ప్రభుత్వం ఎంతశ్రద్ధగా పనిచేస్తున్నదీ ఆచరణలో చూసి నట్లయితే, దాని ప్రాముఖ్యత గుర్తించి పని చేయడంలేదని తెలుస్తుంది. ఉన్న నీటి వసతులు గురించి క్రొత్తకాలువలు క్రొత్తచెరువులు క్రొత్త కుంటలు వేసి ఎక్కువ విశాలమైన భూమిని అధికంగా సేద్యంచేయడానికి తరిభూమిగా చేయటానికి ప్రభుత్వం ప్రయత్నించటంలేదు. దాని ప్రాముఖ్యతను గుర్తించినట్లు అగుపించడంలేదు. రైతాంగం వర్షాలవల్ల నీటివసతులు పోతున్నాయని చెప్పి, చెరువులను కుంటలను కట్టాలని దరఖాస్తులు పెట్టుకొన్నారు. వాటిని గురించి ఆలోచించి

ప్లానులు వేసి నిర్మించడానికి ప్రభుత్వం పూనుకోవడంలేదు. మైనర్ ఇరిగేషన్ గురించి ప్రభుత్వం అశ్రద్ధ వహిస్తోంది. తెగిపోయిన చెరువులకు మరమ్మతులనుగురించి గతసంవత్సరం కొద్దో గొప్పో శ్రద్ధ తీసుకొని బాగు చేయించినప్పటికి తెగిపోయిన చెరువులు గురించి తగినంత శ్రద్ధ తీసుకోకపోవడంవల్ల లక్షలాది ఎకరాల భూమి పడావాపడి వుంది. దానిని గురించి నేను కొన్ని లెక్కలు చూపెడతాను. ౧౯౩౮—౩౯ లో హైదరాబాదు స్టేటులో చెరువులక్రింద గుంటలక్రింద, కాష్తుఅయిన భూమి ౯,౨౩,౦౦౦ ఎకరాలుఉన్నది. ౧౯౫౨—౫౩ లో ౫,౯౮,౫౮౮ ఎకరాలభూమి మాత్రమే కాష్తు అయింది. అంటే ౧౯౩౮—౩౯ కన్నా, ౧౯౫౨—౫౩ లో ౩,౨౪,౪౧౨ ఎకరాలు భూమి తక్కువ కాష్తు అయినది. దీనినిబట్టి ఎన్నో కుంటలు, చెరువులు తెగిపోయిన కారణంగా ఎంత భూమి పడావాపడి ఉన్నదో తెలుస్తుంది. అదంతా సింగిల్ క్రాప్ పంట అన్నమాట. తరీ భూమికి కాష్తు డబుల్ క్రాప్ ౧౯౩౮—౩౯ లో ౬,౩౨,౪౫౨ ఎకరాలు కాష్తు అయింది. ౧౯౫౨—౫౩లో డబుల్ క్రాప్ ౩,౫౮,౭౦౭ ఎకరాలు కాష్తు అయింది. అంటే, ౨,౭౩,౬౪౫ ఎకరాలు తక్కువకాష్తు అయిందన్నమాట. ఇంతభూమి కాష్తు తక్కువ అవుతోంది అంటే ఎంతపంట తక్కువ పండుతోందో చెప్పనక్కరలేదు. కాబట్టి, ఈ తెగిపోయిన చెరువులను కుంటలను బాగుచేయించి వాటిపై శ్రద్ధ తీసుకుంటే ఇంకా ఎక్కువ పంటను పండించే అవకాశం ఉన్నది. దీనినిబట్టి చూస్తే ప్రభుత్వం ఈ తెగిపోయిన చెరువులు, కుంటలు గురించి ఎంత అశ్రద్ధ వహిస్తోందో బోధపడుతోంది. ప్రభుత్వం మేజరు ప్రాజెక్టులను గురించి శ్రద్ధ తీసుకొంటున్నట్లు గానే మైనర్ ప్రాజెక్టుల మీద కూడ శ్రద్ధ తీసుకోవాల్సి వున్నది. బ్రీచిడ్ ట్యాంక్స్ (Breached Tanks) గురించి శ్రద్ధ తీసుకొంటే ఎంతో విశాలమైన ప్రాంతాన్ని సేద్యంలోనికి తీసుకురాగలుగుతాము. మైనర్ ఇరిగేషన్ గురించి ఎంత ఎక్కువ శ్రద్ధ తీసుకొంటే అంత ఎక్కువ భూమిని తరీభూమిగా తీసుకురాగలుగుతాము. దేశాన్ని సస్యశ్యామలంగా చేసి పంటలు పండించగలుగుతాము. బ్రీచిడ్ ట్యాంక్స్‌గురించి ౫౩ లక్షలు ఖర్చు పెట్టాలని ఇందులో ఉంది. ఇదీ ఎంతమాత్రమూ సరిపోదు. అదనంగా ఇందుకు డబ్బును కేటాయించి, తక్షణమే తెగిపోయిన గుంటలను చెరువులను మరమ్మతులు చేయించడానికి పూనుకోవాలని కోరుతున్నాను. నల్లగొండ జిల్లాలో తెగిపోయిన చెరువులను గురించి ఒక ప్రశ్నకు సమాధానం చెబుతూ, నల్లగొండ జిల్లాలో మొత్తం ౩౧౨ చెరువులు, కుంటలు తెగిపోయిన కారణంగా ౧౨,౬౧౩ ఎకరాల భూమి పడావా పడి వుందని చెప్పారు. ఈ చెరువులను బాగు చేయించినట్లయితే ౧౨వేల ఎకరాల భూమిని సాగులోనికి తీసుకు రావచ్చును. ఈ విధంగా పన్నెండువేల ఎకరాలభూమిని సాగులోనికి తీసుకువచ్చి ఎంతోపంట పండించితే అచ్చటి ప్రజానీకానికి కరువు కాటకాలు పోయే అవకాశం వుంటుంది. గత సంవత్సరం వేసిన ఒక ప్రశ్నకు సమాధానం చెబుతూ తెగిపోయిన చెరువులు కుంటలు ౬౨౩ ఉన్నాయని చెప్పారు. ఈ సంవత్సరం ౩౧౨ మాత్రమే ఉన్నాయని చెప్పారు. కాబట్టి ప్రభుత్వము తెగిపోయిన చెరువులను, కుంటలను అన్నింటిని వెంటనే బాగుచేయించడానికి ప్రయత్నం చేయాలి. తెగిపోయిన చెరువులను తక్షణం బాగు చేయించినట్లయితే ఎంతోభూమి అదనంగా కాష్తు అయ్యే అవకాశం ఉంది. కాని ప్రభుత్వం ఇందు అశ్రద్ధగా ప్రవర్తిస్తోంది. ప్రభుత్వం వెంటనే నిర్లక్ష్యం వదులుకొని తెగిపోయిన చెరువులను, కుంటలను బాగు చేయించాలని కోరుతున్నాను. రామన్నపేట తాలూకాలో మాసాంపల్లి చెరువు ఒకటి వుంది. ఆ తెగిపోయిన చెరువును బాగు చేయించినట్లయితే ౧౨ వేల ఎకరాల భూమి కాష్తు అయ్యే అవకాశం వుంది

దాని మరమ్మతులకు గత రెండు సంవత్సరాలనుంచి, మంజూరు చేశామని చెబుతున్నారు. తెగిపోయిన ఆ చెరువును మరమ్మతులు చేయించకపోవడంవల్ల ౧౨ వేల ఎకరాల భూమి పడావాపడి వుంది. భీమలింగం కతవ ఒకటి వుంది. దాని ఎత్తు ఎక్కువ చేయాలని అచ్చటి రైతాంగం ప్రధాన మంత్రి గారికి రంగారెడ్డిగారికి దరఖాస్తులు పెట్టుకొన్నారు. దానిని బాగు చేయించి ఎత్తు చేసినట్లయితే ౧౫ వేల ఎకరాల భూమి కాష్తు అయ్యే వీలున్నది. అక్కడనుండి ఒక కాలువ తీస్తే అందువల్ల ౨౦ గ్రామాలలోనికి నీరు పారే అవకాశం ఉంది. ఎలువర్తి గ్రామంలో తెగిపోయిన చెరువును బాగు చేయించాలి. చెరువులు తెగిపోతున్నావని చెప్పి, కతవ తక్కువ చేస్తున్నామని చెబుతున్నారు. ఆ విధంగా కతవ తక్కువ చేసినట్లయితే పూర్వం 300 ఎకరాలు కాష్తు అయ్యేది ఇప్పుడు వంద ఎకరాలు తగ్గుతోంది. కాబట్టి ఎక్కువ భూమి కాష్తు అవ్వాలంటే కతవ ఎక్కువ చేయాలి. కాని వాళ్ళకు లంచం ఇవ్వకపోవడంవల్ల అల్లా చేశారు. తంగడిపల్లి తెగిపోయిన చెరువును బాగు చేయిస్తే ౮00 ఎకరాలు భూమి కాష్తు అవుతుంది. దానినిగురించి అచ్చటి రైతాంగం దరఖాస్తులు పెట్టుకొన్నారు. అక్కడ వున్న కొందరు భూస్వాములు తమ భూములు మునిగిపోతాయని చెప్పి అడ్డము చెప్పడం జరిగింది. అయినప్పటికీ దీనిని బాగుచేయించినందువల్ల ఎక్కువ భూమి కాష్తుఅయ్యే అవకాశం ఉన్నది కాబట్టి, యీ పనికి పూనుకోవాలని చెబుతూ ఇంతటితో ముగిస్తున్నాను.

*श्री. नागोराव विश्वनाथराव पाठक (सिलोड) :—अध्यक्ष महोदय, आतांच अेका सभासदाचे मराठवाड्याविषयीं कांहीं गोष्टी आपल्यासमोर मांडल्या, मला आणखी त्यामध्ये कांहीं सूचना करावयाच्या आहेत. आतांचे जे ऑनरेबल मिनिस्टर आहेत ते औरंगाबादला श्री. राममूर्ती बरोबर आले होते, आणि त्यांनी तेथील पाण्याची स्थिती आणि भोकरदन व सिलोड तालुक्याचा भाग पाहिला. त्यावेळीं राममूर्तींच्या बरोबर त्यांच्या समोर जे प्रश्न अुपप्रश्न झाले होते त्यांत यांनी सांगितले होते कीं मराठवाड्याची जमीन मोठ्या धरणाकरितां योग्य नसली तरी तेथे लहान नाले आणि नद्या अडवून ४००, ६०० अेकर जमीनीला पाणी पुरवठा होअू शकेल अशीं धरणें होअूं शकतात. असे त्यांचे मत होते, आणि ते या विषयाचे तज्ञ आहेत. परंतु मला मोठ्या खेदाने म्हणावे लागते कीं हैदराबाद सरकारने त्या गोष्टीकडे द्यावे तसे लक्ष दिले नाहीं.

दुसरी गोष्ट म्हणजे अशी आहे कीं, औरंगाबाद जिल्ह्यांमधील पांच चार तलाव रिपेअर करण्यासाठीं पी. डब्ल्यू. डी. कडे रिप्रेझेंटेशन (Representation) करण्यांत आले होते त्या पैकीं अेक दोन तलावाचे काम सुरूं झाले आहे, परंतु बाकीच्या तलावाचे अजून झाले नाहीं ही गोष्ट मला माननीय मंत्र्यांसमोर मांडावयाची आहे.

असे जे म्हणण्यांत येते कीं मराठवाड्यामध्यें तलाव नाहींत आणि होत नाहीं हा समज चुकीचा आहे. तसेच आमच्या येथे चार पांच अिरिगेशन (Irrigation) ची कामें मंजूर केलीं होतीं परंतु त्याबद्दल अजून प्रत्यक्षांत कांहींच झाले नाहीं आणि आतां तर मला शंका वाटते कीं तीं कामें सुरूं होतात कीं नाहीं.

मागच्या वर्षापासून वर्तमानपत्रांतून दानापूर, हेकू वगैरे योजनाबद्दल माहिती देण्यांत येते आहे पण कामें कांहीं अजून सुरूं होत नाहींत, आणि होतील कीं नाहीं याबद्दल शंका आहे. मला

ऑनरेबल मिनिस्टर साहेबांना सांगावयाचे आहे कीं अितर भागात कांहीं गोष्टी होत असल्या तर त्या करा परंतु कांहीं भाग सुसंपन्न करून अेक भाग तसाच अपूर्ण सोडला तर त्या भागाची काय स्थिती होते याचा विचार करणे अत्यंत आवश्यक आहे. माजी मिनिस्टर साहेबांनी सांगितले होते की पूर्णा धरण योजना आम्ही मध्यवर्ती सरकारकडे मंजूरीकरिता पाठविली आहे, आणि ती आम्ही मंजूर करून घेअून व शक्यतोवर यांच पंचवार्षिक योजनेमध्यें तीं घेण्याचा प्रयत्न करूं, परंतु आतांपर्यंत कांही झालेले दिसत नाहीं. मला त्यांना सांगावयाचे आहे कीं पूर्णा धरण झाले तर मराठवाड्यांतील दारिद्र्य कमी होअील.

रस्त्याबाबतहि तीच स्थिती मराठवाड्यांत आहे. पिशोर ते फुलमरी ही सडक या पंचवार्षिक योजनेंत घेतली होती ती देखील काढून टाकण्यांत आली आहे. आंतील भागातील रस्ते चांगले नसतील तर तेथे ऑफिसर लोक जाअू शकणार नाहींत तेथील लोकांना बाजाराच्या सोयी मिळणार नाहीत, आणि म्हणून त्या भागांचा विकास होणार नाही. म्हणून माझी माननीय मंत्र्यांना विनंती आहे की मराठवाड्यातील ग्रामीण भागांत रस्ते तयार करावेत.

दुसरी गोष्ट अशी आहे कीं सिलोड घाटनांदेर या ठिकाणीं घाट फोडण्याकरिता लाखो रुपये खर्च केले, परंतु पी. डब्ल्यू. डी. मिनिस्टरांना मला असे सुचवावयाचे आहे कीं ह्या घाटामध्ये दुरुस्ती जर झाली नाहीं तर जे लाखो रुपये खर्च झाले ते व्यर्थ जातील. शेवटीं मी अपेक्षा करतो कीं मी ज्या सर्व गोष्टी सुचविल्या त्याकडे माननीय मंत्री लक्ष देतील आणि कांहीं तरी सुधारणा करतील अशी अशा करून मी आपले भाषण समाप्त करतो.

* شری جیے آنند راؤ - مسٹر اسپیکر سر - آنریبل ممبرس نے مائنر اریگیشن (Minor irrigation) کے سلسلہ میں کنٹے اور تالابوں کا ذکر کیا ہے - میں ایک خاص چیز کی طرف اشارہ کرنا چاھتا ھوں - یعنی کنٹوں سے جو نئے نالے نکالے جاتے ھیں اور بہت سے مواضعات ایسے ھی ھیں جن کے بازو سے نالے جاتے ھیں - وھاں کی رعایا سہولت کے لحاظ سے اپنی ضروریات کے لئے نالے نکالتی ھے - یہ زمانہ سے چلا آرھا ھے - نئے نالے نکالنے کے لئے درخواست دینے پر تعلقہ آفسر اوس کو آکر معائنہ کرتے ھیں یا اکزیکٹیو انجینیر اوس کو دیکھتے ھیں اور اجازت دے سکتے ھیں - لیکن ایسی کارروائیوں کی تکمیل میں کافی دیر برتی جارھی ھے - سال ڈیڑہ سال تک بھی تصفیہ نہیں ھوتا ایک معاملہ میں خود میں نے پیروی کیا - انتظامی آبجکشن تو ریز کرتے ھیں لیکن اسکی تحقیقات کرکے جلد تصفیہ کرنے کے لئے تیار نہیں ھوتے - اس میں شک نہیں کہ اس سلسلہ میں پی - ڈبلیو ڈی کے ٹیکنیل اوپنین (Technical Opinion) کی ضرورت ھوتی ھے - لیکن اس کا تصفیہ بلا کسی تاخیر اور ھزیٹیشن کے ھو تو رعایا نے جو پیسہ خرچ کیا ھے اوس کا فائدہ حاصل کرسکتے ھیں - اس میں کوتاھی اس وجہ سے ھو رھی ھے کہ اس کی اھمیت کو حکام محسوس نہیں کرتے - اس سلسلہ میں دست بندار سسٹم کے متعلق بھی مجھے عرض کرنا ھے - اس میں یہ ھوتا ھے کہ جو نالہ کسی دستبندار کے دادا کے زمانہ میں نکالا جاتا تھا دادا کے زمانے میں بھی اوس سے زمین

سیراب کی جاتی ہے - باپ کے زمانے میں بھی اور پھر بیٹے کے زمانے میں بھی یہی زمین سیراب ہوتی ہے - اس پرہم کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے - اسکی نگرانی کے لئے دستبدار کو پیسے بھی ملتے ہیں اور وہ نالہ سے استفادہ بھی کرتا ہے - خود میری کانسٹی ٹیونسی میں ایسی مثالیں ہیں- جہاں دستبندار نے نالہ کھولا ہے - اوس سے دستبندار کےعلاوہ وہ دوسری رعایا کو بھی مستفید ہونے کا موقع ملنا چاہیئے - میری کانسٹی ٹیونسی میں ایک بڑے زمیندار کے لئے دستبندار نے نالہ کھولا ہے - رعایا کا کہنا ہے کہ ہم کو بھی اجازت دی جائے ہم خود نالہ نکا لینگے -

رعایاکا یہ کہنا ہے کہ ہمیں اجازت دیجئے - ہم خود نالہ نکالیں گے - ہماری محنت سے نالا نکالنے کے بعد جو پانی آتا ہے اس سے پہلے زمیندار صاحب کی زمین سیراب ہوگی اور جو بچا ہوا پانی ہوگا ہماری زمینات کیلئے لینگے - لیکن رعایا میں یہ ٹراڈیشن پڑ جانے کے اندیشہ سے زمینداصاحب اس کی اجازت نہیں دیتے - میری کانسٹیٹیونسی میں ایسی کئی مثالیں ہیں جہاں نالے سے پانی آسکتا ہے مثال کے طور پر سو بدال میں ایک ایسا نالہ ہے - وہاں رعایا کا یہ کہنا ہے کہ ہم اس کو کچھ اٹھائینگے تو اس سے ڈیڑہ سو ایکر زمین کاشت کرسکیں گے - لیکن زمیندار کہتے ہیں کہ وہ نالہ اور اس کے پانی کے حقدار ہیں اس لئے نہیں دینا چاہیئے - ریوینیو آفیسرس اور پی ڈبلیو ڈی آفیسروں کا یہ کہنا ہے کہ گرو مور فوڈ کے تحت یہ حکم ہے کہ زمیندار کو کوئی ہرج نہیں ہوتا ہوتو اس کی اجازت دی جاسکتی ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس کا تصفیہ کلکٹر لیول پرھی ہو ورنہ ریوینیو بورڈ تک آنے میں کئی دن تک مقدمہ چلتا رہتا ہے اور ہزاروں روپیہ خرچ ہوتا ہے - اس لئے آنریبل منسٹر روینیو افیسروں کو یہ ہدایت دیں کہ وہ ایسی کارروائیاں وہیں ختم کردیں اوررعایا کو اس پانی سے مستفید ہونے کی اجازت دلایے -

شری - نارائن راؤ- مسٹر اسپیکر سر- سابقہ منسٹر صاحب نے جو یم - یل - ایز- کانفرنس بلائی تھی اس میں کہا گیا تھا کہ یم - یل - ایز - اپنے اپنے مسائل پیش کریں تو ان پر غور کیا جائیگا - چنانچہ میں نے اپنی کانسٹیٹیوانسی کی حدتک تالابوں کی مرمت کےسلسلہ میں میمورنڈم پیش کیاتھا - اس کےساتھ ساتھ میں نے کنڈل واڑی تا باولی روڈ کی اھمیت بھی ظاھر کرتے ہوئے یہ کہا تھاکہ اس کی فوراً تعمیر کی جائے - لیکن ایک سال کا عرصہ ہورہا ہے اب تک اس طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی - وہاں کلکٹر صاحب سے کہنے کے بعد -ایک کثیر رقم وہاں کےعوام سے جمع بھی کی گئی - جہاں تک مجھے معلوم ہےتقریباً دس ہزار کی رقم جمع ہوئی تھی اور سڑک کی تعمیر کا کام بھی شروع کردیا گیا -سابقہ کلکٹرصاحب نے یہ وعدہ کیا تھا کہ اس میں پبلک چندہ ایک تہائی اور باقی رقم حکومت دیگی چنانچہ اس سڑک کا اسٹیمیٹ ۶۰ ہزار روپیہ کیا گیا جس میں پبلک ۲۰ ہزار اور ۴۰ ہزار روپیہ گورنمنٹ کا ہوتا تھا - لیکن افسوس کی بات ہے کہ کلکٹرصاحب تبادلہ کے بعد وہ اسکیم ادھوری ہی رہگئی - میرے

تعلقہ میں کنڈل واڑی ایسا مقام ہے جو ایک بڑا مقام ہونے کی حیثیت سے تجارت کافی ہوسکتی ہے وہاں ٹاؤن کمیٹی بھی قائم ہے ۔ وہاں سڑک ہونا ضروری ہے ۔

ابھی معلوم ہوا ہے کہ ناندیڑ ضلع میں ۳۳ تالاب زیر تعمیر لائے جانے والے ہیں۔ یہ معلوم نہ ہوسکا کہ یہ ۳۳ تالاب کونسے ہیں۔ لیکن میری کانسٹی ٹیونسی میں ۱۵ تالاب زیر تعمیر ہیں۔ تالابوں کی بر وقت تعمیر و ترمیم نہونے کی وجہ سے تالابوں میں کافی پانی جمع نہیں ہونے پاتا ۔ اس سے مالگزاری بھی کافی حد تک متاثر ہوتی ہے ۔ میں آنریبل منسٹر صاحب پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی سے ادباً یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس جانب توجہ کریں ۔ ایسے تالابوں کی تعمیر سے کافی ایاکٹ سیراب ہوسکتا ہے ۔ اور اس سے پیداوار میں بھی کافی اضافہ ہوگا ۔

سرھٹواڑہ سے متعلق اب تک کئی آنریبل ممبرس نے بہت کچھ کہا ۔ سرھٹواڑہ کے لوگ اس امید پر کہ پورنا پراجکٹ لیا جانے والا ہے بیحد مسرور تھے ۔ لیکن اب تک یہ پراجکٹ نہیں لیا گیا ۔ میں آنریبل منسٹر پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی سے یہ گزارش کرونگا کہ پورنا پراجکٹ کی اہمیت کے مد نظر اسکو جلد شروع کریں اس سے کافی علاقے متاثر ہونگے ۔ میں اپنی کانسٹی ٹیونسی کے یہ چند مسائل رکھتے ہوئے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

شری وشوا ناتھ راؤ سورے (لکشٹی پیٹھ ۔ عام) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ محکمہ تعمیرات کے ڈیمانڈس پر بحث کرتے ہوئے مجھے چند چیزیں ہاؤس کے سامنے لانی ہیں ۔ اس سے پہلے سوالات اور جوابات کے موقع پر آنریبل منسٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ محکمہ تعمیرات میں رشوت خوری نہیں ہے ۔ میں اس وقت چیلنج نہیں کرسکتا تھا کیونکہ مجھے موقع نہیں ملا ۔ لیکن آج ہاؤس کے سامنے میں کچھ فیکٹس (Facts) رکھنا چاہتا ہوں ۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ جہاں کہیں کسی ورک (Work) کا مارک اوٹ (Mark out) کیا جاتا ہے تو گتہ دار پر یہ لازم ہوجاتا ہے کہ وہ سب اورسیر سے لیکر ڈسٹرکٹ انجنیر اور اگزیکیوٹیو انجنیر تک ایک سلسلہ سے پرسنٹیج کے حساب سے کچھ حصہ دے ۔ اگر اس کو آنریبل منسٹر رشوت نہ کہیں کچھ اور کہیں تو یہ اور بات ہے ۔ لیکن میں تو اسکا صاف یہی مطلب لیتا ہوں کہ ایک گریڈڈ سسٹم سے منظم طریقہ پر رشوت لیجاتی ہے ۔ میں اسکا ٹیبل آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں ۔ اگر کہیں پانچ ہزار روپیے کا کام ہونا ہو تو تعلقہ آفیسر کو ۳ فیصد ۔ سب اورسیر کو ڈیڑھ فیصد سب ڈویژنل آفیسر کو دو فیصد ۔ ڈویژنل انجنیر یا ای ۔ ای کو تین فیصد ملتا ہے ۔ اگر پانچ ہزار سے زیادہ کا کام ہو تو اسکا ڈبل ملتا ہے ۔ یہ چیز آج تک ہمارے دیکھنے میں آئی ہے ۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حکومت کے کارکنوں کا یہ رویہ ہے ۔ جب اس بارے میں کوئی آنریبل ممبر یہاں ہاؤس میں سوال کرتے ہیں تو آنریبل منسٹر ان آفیسرس کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہاؤس کیلئے یہ نہ صرف مس لیڈنگ (Mis leading) ثابت ہوتا ہے بلکہ ان رشوت خور آفیسرس کو ایک انکرجمنٹ (Encouragement) بھی ملتا ہے ۔ میں امید کرتا ہوں کہ آنریبل منسٹر پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی اس خرابی کو دور

کرنے کی ضرور کوشش کرینگے - اور اگر میرا یہ اسٹیٹمنٹ غلط ثابت ہوتو میں اسمبلی کی ممبرشپ سے مستعفی ہونے کیلئے تیار ہوں - اگر اس کی تحقیقات ان ہی میں سے کسی آفیسر کے ذریعہ کرائی جائے تو اسکا ثبوت ظاہر ہے کہ قطعاً نہ ملیگا - لیکن اگر خانگی طور پر میرے ساتھ کسی ایم - ایل - اے ہی کو دیکر خواہ وہ کانگریس ہی کے کیوں نہ ہوں اسکی تحقیقات کرائیں تو میں ہر گتہ دار سے یہ کہلوانے کیلئے تیار ہوں کہ اس پرسنٹیج سے انہیں دینا پڑتا ہے -

اریگیشن کے تعلق سے اپوزیشن کے آنریبل ممبرس نے اپنی تقریروں میں اپنے وچار تفصیل سے رکھا - ان سے میں بالکل سہمت ہوں - یہ ایک نیشن بلڈنگ ڈپارٹمنٹ ہونے کی حینیت سے اور غذائی اجناس کے تعلق کے مدنظر حکومت پر اسکی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ مائینر اریگیشن پراجکٹس پر وہ زیادہ دھیان دے - لیکن میں اگر یہ کہوں تو بیجا نہوگا کہ حکومت اس جانب کافی توجہ نہیں دے رہی ہے - مثال کے طور پر میں یہ کہونگا کہ دو سال سے عوام کی جانب سے ای - ای نرمل کے پاس یہ مطالبہ پیش کیا جارہا ہے کہ چنور میں ایک بڑا تالاب ہے جسکا ایاکٹ ۴۰۰ یکرسے اوپر ہے - اسکا فیڈنگ نالہ ۱۰ - ۲۰ سال سے درست نہیں ہوا ہے - اس میں کٹنگس آگئے ہیں جسکی وجہ سے تالاب بھرنے نہیں پاتا - یہ ریپریزنٹیشن دو سال سے کیا جارہا ہے لیکن آج تک اسپر کوئی کارروائی نہیں ہوئی - جسکا نقصان رعایا کو برداشت کرنا پڑرہا ہے -

میری کانسٹی ٹیونسی میں اور بھی کئی تالابوں کے متعلق مجھے کہنا تھا لیکن زیادہ کہنے کا موقع نہیں ہے - میں صرف یہ کہونگا کہ سروے اور اسٹیمیشن میں ٹی - او اور سب اورسیرس بہت زیادہ دیر لگاتے ہیں - اوس پر توجہ کیجانی چاہئے -

روڈس سے متعلق اس سے پہلے کے پی - ڈبلیو - ڈی منسٹر نے ہاؤس میں وعدہ کیا تھا کہ ایک تعلقہ ہیڈ کوارٹر سے دوسرے تعلقہ ہیڈ کوارٹر تک ضرور روڈس تعمیر کیجائینگی - لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ راجورہ سے سرپور تک کوئی سڑک نہیں ہے - سرپور سے کاغذ نگر تک جو ایک صنعتی مقام ہے کوئی سڑک نہیں ہے - اسی طرح آصف آباد سے سرپور اور کاغذنگر تک کوئی سڑک نہیں ہے اس پر توجہ کی جانی چاہئے ان چند خیالات کا اظہار کرتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

శ్రీ జి. రామలింగం (భువనగిరి):

స్పీకర్, సర్,

హైదరాబాదు స్టేటులో మనం చూచినట్లయితే రెండు పెద్దనదులున్నవి. ౧. కృష్ణ, ౨. గోదావరి. గోదావరి క్రింద ౪౭,౫౯౯ స్క్వేర్ మైల్సు, కృష్ణక్రింద ౩౪,౪౦౦ స్క్వేర్ మైల్సు యాకరేజ్ (Acreage) వున్నవి. మనం ౧౩వ సెంచరీనుంచి ఈ యొక్క నీటివిషయంలో హైదరాబాదు చరిత్ర చూడవలసియున్నది. పాఖాల్, రామప్ప, లక్నవరం యివన్నీ విజయనగర రాజుల

కాలంలో చేయబడ్డాయి. తరువాత, ౧౬ వ సెంచరీలో ముస్లింరాజులువచ్చింది. అప్పుడు ఎర్లైన్ హుసేన్ సాగర్ కట్టు కట్టారు. ఔరంగాబాదులో ఇన్‌ఫిల్ట్రేషన్ గాలరీస్, ఔరంగాబాదులో, బీదర్‌లో అటువంటి పనులు చేయబడ్డాయి. ౧౯ వ సెంచరీలో నిజాంసాగర్, పోచారం, డిండి మూసేర్, యిటువంటివి కొన్ని ప్రాజెక్ట్సు కట్టబడ్డాయి. తరువాత మనకాలంలో ౧౯౫౦—౫౧ నుంచి పంచవర్ష ప్రణాళిక (Five-Year Plan) పథకం క్రింద ఎన్నో పనులు జరుగుతున్నాయి. 3 మేజర్ ప్రాజెక్ట్సు కట్టబడుతున్నాయి.

Mr. Speaker : Is the hon. Member reading anything ?

Shri G. Ramalingam : No, Sir I am not reading.

౧౫ మీడియం సైజు ఇరిగేషన్ ప్రాజెక్ట్సు కట్టబడుతున్నాయి. దానిలో యిప్పుడు ౨ మేజర్ ప్రాజెక్ట్సు, ౫ మీడియమ్ సైజు ప్రాజెక్ట్సు తీసుకోబడ్డాయి. ఈ రెండేళ్లలో మిగిలిన ౭ మీడియం సైజు ప్రాజెక్ట్సు తీసుకోబడుతాయి. తప్పకుండా పని జరుగుతుంది.

తరువాత మైనర్ ఇరిగేషన్ ప్రాజెక్ట్సు విషయంలో ఒక స్నేహితుడు ఏమి చెప్పాడంటే వాటి విషయంలో ఏమీ పని జరుగుటలేదని చెప్పి అన్నారు. కాని మన యొక్క స్టేటులో 3౪,౭౦౦ టాంక్సు ఉన్నాయి. చిన్నవి, పెద్దవి అన్నీ కలిపి ఉన్నాయి. వాటిలో ౨,౭౫౦ టాంక్సు తెగిపోయినాయి. వాటిని బాగుచేయించడానికి ఎంత కృషి చేయవలసియున్నదో మనం గుర్తించవలసియున్నది. తరువాత మహబూబ్‌నగర్ సైక్లోను వచ్చినప్పుడు ౧,౧౦౦ చెరువులు తెగిపోయినాయి. వాటిలో పి. డబ్ల్యు. డి. ౫౨౪ చెర్వులు తీసుకున్నారు. ౧౪౨ చెరువులు కంప్లీట్ అయినాయి. తరువాత ౨౦౨ చెరువులు ప్రోగ్రెస్‌లో వున్నాయి. ౧౬౦ చెరువులు......

Mr. Speaker : Is the hon. Member Reading ?

Shri G. Ramalingam : No Sir.

شری پنڈم‌واسدیو - آنریبل ممبر یہ نسٹ کونسی کتاب سے پڑھ رہے ھیں-

శ్రీ జీ. రామలింగం : మన సోదరులు...............

అయితే ముగిస్తున్నాను.

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी :—— जो डिमांडज् निर्माण मंत्री जी ने लाअी है अुनके सिलसिले में चंद बातें कहना चाहता हूं। पहले पहले जो अिंजिनियर वगैरा होते हैं वे बडेबडे प्रोजेक्टस् का अेस्टीमेंट बनाते हैं। वे बहुत होशियार और टेकनिकल नालेज रखनेवाले लोग समझे जाते हैं, लेकिन में देखता हूं कि जहां दो करोड का अेस्टीमेट किया जाता है वहां आठ करोड रुपये खर्च करने की नौबत आ जाती है। मामूली किसान जिरायत के लिये अपना छोटासा अेस्टिमेट बनाता है तो वह बिलकुल सही अुतरता है लेकिन अिन बडे बडे अिंजिनियरों के अेस्टीमेट बिगड जाते हैं। अुसी तरह से देखा जाता कि रोड का काम शुरू किया जाता है तो यह पहले नहीं देखा जाता कि अिस रास्ते पर कितने नाले, या

पुल वगैरा बनाने हैं जिनको पहले बनाना चाहिये। नाले और पूल वगैरा बनाये जाने चाहिये और बाद में रास्तों का काम शुरू करना चाहिये नहीं तो बरसात में काम अधूरा पडा रहता है और रास्ते का भी कोअी अुपयोग नहीं होता है और बरसात के मौके तक पूरा रास्ता तैयार नहीं होता। रास्ते से लोग जाने लगे तो नाले वगैरा न बांधे जाने की वजह से अुनको फिर फिर वापिस लौटना पडता है। अैसे रास्तों से क्या फायदा ? दूसरी बात है कि तामीरात के जो ओव्हर सियर्स वगैरा अफसर होते है वे सडक पर काम करनेवालों से अुनके घर लकडी वगैरा भारा ले जाते हैं और दिन भर काम अुनसे करवा लेते हैं। अगर वे काम नहीं करते तो हाजरी नहीं डालते। तीसरी बात रोड् गैंगवालों को तातीलात वगैरा नहीं मिलती वह अुनको मिलनी चाहिये। तामीरात के अफसर के पास अिसके बारे में दरख्वास्त पेश करते हैं तो अुस पर कोअी गौर नहीं किया जाता। मैंने देखा कि अेक काम साथ में लिये तो अुसको पूरा नहीं किया जाता। परिमडल मौजे में अेक तुम बनाने के लिये अेक गुत्तेदार को गुत्ता दिया। अुसने तुम खोल कर रख दिया है। तीन साल-से वह तुम वहां वैसा ही पडा है। अुसके जरिये से करीब करीब ६०–७० अेकड जमीन. खराब होती है लेकिन तुम अभी तक न बनाया जाने से लोग पानी से कोअी यदा हासिल नहीं कर रहे है। गुत्तेदार वहां चला गया है और दूसरा गुत्तेदार भी नहीं रखा जा सकता। अैसे कअी मवाके हैं। अितना होने पर भी तामीरात के अफसरान अिन चीजों की तरफ ध्यान नहीं देते। तामीरात के अंदर जो जमीनात वगैरा है वह काश्त के लिये गुत्तेदार को दी जा सकती है लेकिन वह नहीं देते। काश्तशुदा जमीनात करने के लिये भी मौका नहीं दिया जाता। तामीरात के अंदर अमरावअी होती है। अुसको हर्राजात का अैलान नहीं करते। अैलान के कागजात अपने ही आफिस में रख देते हैं। किसी को मालूम नहीं होने देते और पांच, दस या बीस रुपये में अुनके हर्राजात करा लेकर अपना फायदा करा लेते हैं। लोगों को अिस डिपार्टमेंट में ज्यादा रिश्वत नहीं है अैसा मालूम होता है। अिसकी वजह यह है कि पब्लिक से खुले आम यहां पैसा नहीं लिया जाता बल्कि गुत्तेदारों से सीधे लिया जाता है। सारा मामला अंदरूनी चलता है। अिस लिये गुत्तेदार भी जिस नमूने की चीज बनानी चाहिये वह नहीं बनाते। अूपर से यह तामीरात का डिपार्टमेंट बिल्कुल पाक और साफ मालूम होता है। जैसे तेलुगू में कहावत है कि

" నీరు దోడు తన మడి ఎండగొట్టు కొన్నాడు "

नीचे से लेकर अूपर तक जिस तरह से अजला में काम होता है अुसी तरह से रिश्वत का भी सिलसिला चलता है। लेकिन हमारे मिनिस्टर वगैरा अिसको रिश्वत समझने के लिये तैयार नहीं हैं जब हम कहते हैं कि अैसी बातें चलती हैं तो वे कहते हैं कि पब्लिक देती है अिस लिये ये लोग लेते हैं। लेकिन यह जवाब बिलकुल मासूमाना जवाब है। और हुकुमत करने की काबिलियत दिखानेवाला यह जवाब नहीं है। पब्लिक किस लिये देती है ? अगर पब्लिक अितनी होशियार होती, अगर वह समझती कि रिश्वत नहीं देना चाहिये और बिना रिश्वत दिये अुसके काम हो सकते हैं तो आपको हुकूमत करने की जरूरत नहीं रहती। कतल और गारद नहीं होते। पुलिस की भी जरूरत नहीं रहती। पब्लिक में अितनी अक्लमंदी होती तो और आप दोनों को यहां मौजूद रहने की जरूरत न होती। हमारा देश कोअी स्विझरलैंड नहीं है। वहां बाजारों में अखबारात रखे जाते है और पास में अेक डब्बा रख दिया जाता है। लोग डब्बे में पैसे डालते हैं और अखबारात ले जाते हैं।

अेक माननीय सदस्य :—आप क्या स्विझरलैंड में हूं ?

श्री. गोपिडि गंगारेड्डी :—मैं यही कह रहा हूं कि यह स्विझरलेंड नहीं है। स्विझरलैंड होता तो ये बातें कहने की जरूरत न होती। यहां तो रिश्वत की भरमार है। अिस लिये हमको रिश्वत की तरफ ज्यादा ख्याल देना चाहिये। आप आपको बचानेके लिये अपने डिपार्टमेंट की गलती जाहिर नहीं करते और अुसको दुरुस्त करेंगे अैसा वायदा करते हैं लेकिन कुछ नही होता। कहते हैं कि हमारे डिपार्टमेंट के बडे लोग नहीं खाते, छोटे लोग खाते हैं। अगर आप अैसा कहेंगतो बडे लोग कल से ही खाना शुरू कर देंगे और हमको चुप बैठना पडेगा। हम सवालात करते हैं तो वह अिसलिये कि रिश्वतखोरी कम होती जाय। लेकिन अुसका अमल और असर तो अुलटा ही होता जा रहा है। मिनिस्टर साहब से हमें जवाबात मिलते है कि बडे बडे लोग नहीं खाते। नतीजा यह हो रहा है कि जैसे जैसे हम सवालात करते है वैसे वैसे रिश्वत खाना ज्यादा हो रहा है क्योंकि वे समझते हैं कि मिनिस्टर साहब हमको सपोर्ट करते हैं। अिससे रिश्वतखोरी दुगनी की चौगुनी हो रही है। मेरे तालुके में का यह तजरुबा है। डोनगांव प्रोजेक्ट और जोली नाल ये आज दुरुस्त हालत में नहीं है। बारिश की वजह से अुसके पत्थर वगैरा अुड गये हैं। दस बीस साल से यह हालत है। लेकिन अिसकी तरफ हुकूमत गौर नहीं करती। जो तालाब फुटे हैं अुनकी मरम्मत नहीं की जाती। अुनके तहत कअी अेकड जमीन काश्त होती है। मामूली गरीब लोग अुसकी मरम्मत की मांग करते हैं लेकिन तामीरात के अ' र अुसकी तरफ ख्याल नही देते। जो बडे बडे जमीनदार और मालगुजार लोग है अुनके कुछ का' हो तो वे बडे बडे अफसरों से मिलकर आसानी से करा लेते हैं। अिन्सान के लिये जिस तरह जल आवश्यक होता है अुसी तरह से हुकूमत को जिंदा रहने के लिये यह तामीरात का मोहकमा है। स्टेट के अंदर जल का ठीक प्रबंध हो और खेती के लिये अुसका अुपयोग हो अिसलिये ज्यादा श्रम करके अिनको दुरुस्त करनेकी तरफ हुकूमत तवज्जह देगी अितनी मैं अुम्मीद करते हुअे अपनी तकरीर खतम करता हूं।

*شری کے - وی رام راؤ (پدامنگال) - مسٹر اسپیکر سر - قبل اسکے کہ کٹ موشن کے متعلق کچھ عرض کروں جنرل طور پر ایک دو باتیں عرض کرنا چاھتا ھوں - تعمیرات و آبپاشی کے محکمہ نیشنل امپارٹنس (National importance) کے محکمے ھیں - اس لئیے ان محکموں کے بارے میں وسعت دلی کے ساتھ غور کرنا چاھئیے - تنگدلی سے غور کریں اور پراونس بیسس (Province basis) ضلع بیسس یا تعلقہ بیسس اور ولیج بیسس کے لحاظ سے غور کریں تو یہ مسائل حل ھونے والے نہیں ھیں - آنریبل ممبرس سے مجھے یہ عرض کرنا ھے کہ اس مسئلہ پر آل انڈیا بیسس یا آل حیدرآباد بیسس پر سونچنا چاھئیے اگر ایسا نہ کیا جائے تو ھم کبھی بھی خوش نہیں رہ سکتے بلکہ ھمیشہ ناراض ھی رھینگے میرے بعض دوستوں نے ھاؤز میں جو اعتراضات کئیے ھیں کہ مرھٹواڑی میں انیائے (अन्याय) ھورھا ھے اتیا چار (अत्याचार) ھو رھا ھے سکے متعلق میں کچھ زیادہ نہیں کہونگا بات دراصل یہ ھے کہ ھمیں سوچنے کے طریقے دلنا چاھئیے - ھمیں اسطرح نہیں سوچنا چاھئیے کہ یہ مرھٹواڑی کا مسئلہ ھے اور یہ

تلنگانہ کا مسئلہ ہے - یہ نلگنڈہ کا مسئلہ ہے اور وہ اورنگ آباد کا ہے - اسطرح مسائل حل نہیں ہو سکیں گے - بلکہ اور پیچیدگیاں بڑھ جائیں گی - اس لئے میں کہونگا کہ سوچنے کے طریقوں کو بدل دیں - جب ہم کٹ موشن پر بحث کرتے ہیں تو حکومت کی پالیسی پر بحث ہونی چاہئے اور حکومت کو سوچنائیں دینا چاہئے - ہمیں اسکے لئے موقع ملتا ہے کہ حکومت کی توجہ مبذول کرائیں لیکن انفرادی طور پر مسائل کو پیش کرنے اور یہ کہنے سے کہ ہماری کانسٹی ٹیونسی میں تالاب نہیں ہے۔ ہمارے ولیج میں فلاں چیز نہیں ہے۔ مسائل حل نہیں ہو سکیں گے -

اس کے بعد میں اریگیشن (Irrigation) کے تعلق سے یہ عرض کروں گا کہ حکومت حیدرآباد کی جو پالیسی ہے وہ حکومت حیدرآباد کی پالیسی نہیں ہے بلکہ آل انڈیا پالیسی کا ایک جزو ہے - ہمارے ہاں کی پالیسی جو بنی ہے وہ انفرادی طور پر چند لوگوں کے بنائے ہوئے نقشے سے نہیں بنی ہے بلکہ فائیو ایر پلان (Five-Year Plan) کے تحت ہندوستان کا نقشہ کس طرح رہنا چاہئے اوس طرح کا نقشہ بنایا گیا ہے - اور ہمارے ہاں کی اسکیمیں بھی فائیو ایر پلان کے تحت مکمل ہونے والی ہین جو بجٹ اریگیشن کے تعلق سے پیش کیا گیا ہے اس کو فائیو ایر پلان کی روشنی میں دیکھا جائے تو واجبی معلوم ہوگا - اس لئے میں کہوں گا کہ امنڈمنٹ کی صورت میں جو سوچنائیں دی جاتی ہیں ان کا یہاں کوئی موقع نہیں ہے - میں عرض کروں گا کہ میجر پراجکٹس کے بارے میں گورنمنٹ کی جو پالیسی ہے اس کے تحت کام ہو رہا ہے - اور میڈیم سائیز پراجکٹس کے بارے میں جو ٹارگٹ مقرر کیا گیا ہے اوس کے لحاظ سے حیدرآباد میں کافی کام ہوچکا ہے - کہا گیا ہے کہ مرہٹواڑی میں کچھ کام نہیں ہوا ہے - میں کہوں گا کہ (۱۰) میڈیم سائیز کے پراجکٹس میں سے (۱۲) اس سال آغاز ہو رہے ہیں - بعض دوستوں نے یہ کہا کہ چھوٹے چھوٹے کنٹے اور تالاب تعمیر نہیں ہو رہے ہیں - حکومت کی پالیسی یہ نہیں ہے بلکہ بریچڈ ٹینکس (Breached tanks) کو درست کرنا زیادہ ضروری ہے -

بعض دوستوں نے یہ کہا کہ ہمارے پاس ٹھیک طور پر کام نہیں ہو رہا ہے اس کے متعلق میں عرض کروں گا کہ ہر ضلع میں کمیٹیاں مقرر کی گئیں ہیں - ہر مہینہ میں کمیٹی کال (Call) کی جاتی ہے اور اس میں مسائل پرغور ہوتا ہے - یہ ہمارا فرض ہے کہ اپنی ضروریات اور مطالبات کو پیش کریں - میں کہوں گا کہ نلگنڈہ میں برابر کام ہو رہا ہے اور تعلقہ وائیز سب کمیٹیز مقرر کی گئیں ہیں - وہ برابر کام کر رہی ہیں اور لوگوں کی ضروریات معلوم کرتے ہوئے پیرپاریٹی (Priority) کے تحت جو کام ہونا چاہئے اوس کی لسٹ بجٹ کے لحاظ سے تیار کر رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس طرح کا عمل دیگر اضلاع میں بھی ہو رہا ہوگا - ایسی صورت میں ہمیں اپنی ضروریات ان کمیٹیوں کے سامنے پیش کرنا چاہئے - میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کمیٹیوں کے ذریعہ کام کیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا - اس طریقے سے انفرادی طور

پر جو شکایتیں ہیں وہ دور ہوجائیں گی -

ಶ್ರೀ. ಶಿವಬಸನ ಗೌಡ:—

ಅಧ್ಯಕ್ಷ ಮಹಾಶಯರೇ,

ಈ ತುಂಗಭದ್ರ ಕಾಲುವೆಯ ಸಂಬಂಧವಾಗಿ ನಾನು ಒಂದೆರಡು ಮಾತುಗಳನ್ನು ಹೇಳಲು ನಿಂತಿದ್ದೇನೆ. ಈ ತುಂಗಭದ್ರ ಕಾಲುವೆಯು Scheduled Time ನಲ್ಲಿ ಮುಗಿಯುತ್ತೆ ಎಂದು ನನಗೇನೋ ಅನಿಸುವುದಿಲ್ಲ. ಇಲ್ಲಿಯ ಕೆಲಸ ನೋಡಿದರೆ ಬಹಳ ಸಾವಕಾಶವಾಗಿ ಮತ್ತು ಅಸಂಬದ್ಧವಾಗಿ ನಡೆಯುತ್ತಿರುವುದು ಕಂಡುಬರುತ್ತದೆ. ಅಲ್ಲಿಯ Labour ಜನರಿಗೆ ವಿಶೇಷ ತ್ರಾಸು ಇದ್ದೂ ಆ ಕಡೆಗೆ ನಮ್ಮ ಸರಕಾರ ಯಾವ ಲಕ್ಷ್ಯವೂ ಕೊಟ್ಟಂತೆ ನಮಗೆ ತಿಳಿದು ಬರುವುದಿಲ್ಲ. ಕಂಟ್ರಾಕ್ಟರ್ ಜನರು ಆ Labour ಜವಾಬ್ದಾರಿ ಅವರಿಗೆ ಇರುತ್ತದೆ. ಅವರಿಗೆ ಸರಿಯಾಗಿ ಕೂಲಿ ಸಿಗುವುದಿಲ್ಲ ಮತ್ತು ಬಟುವಾಡೆ ಕೂಡ ಸರಿಯಾಗಿ ಆಗುತ್ತಾ ಇದೆ ಎಂತ ತಿಳಿದು ಬರುವುದಿಲ್ಲ. ವಾರದ ಅಂತ್ಯವೆಲ್ಲವೂ ಕೆಲಸ ಮಾಡಿ ಅನಂತರದಲ್ಲಿ ಉಪವಾಸದಿಂದ ನರಳುತ್ತಿರುವದನ್ನು ನಾನು ಅನೇಕ ಸಾರಿ ನೋಡಿದ್ದೇನೆ. ಏತಕ್ಕೆಂದರೆ ಮುಖ್ಯವಾಗಿ Main Canalನಲ್ಲಿ ನಾನು ಇರತಕ್ಕದ್ದು ೬೬-೬೭ ನೇ ಮೈಲಿಯಲ್ಲಿ. ಇಲ್ಲಿ ಸಾವಿರಕ್ಕಿಂತಲೂ ಹೆಚ್ಚು Labour ಜನರು ಅವರು ಅನೇಕಸಾರಿ ಉಪವಾಸ ಇದ್ದು ಊರಿನಲ್ಲಿ ಭಿಕ್ಷೆಮಾಡುವುದನ್ನು ನಾನು ಕಣ್ಣಾರೆ ನೋಡಿದ್ದೇನೆ, ಇವರ ಕಷ್ಟಗಳನ್ನು ನಿವಾರಿಸಬೇಕೆಂದು ನಾನು ಮಾನ್ಯಮಂತ್ರಿಗಳನ್ನು ಬೇಡಿಕೊಳ್ಳುತ್ತೇನೆ. ಇದೂ ಅಲ್ಲದೆ ಒಕ್ಕಲಿಗರಿಂದಲೆ ಮಾಡತಕ್ಕ Agricultural Labour ಏನೋ ಅವರೂ ಕೂಡ ವರ್ಷದಲ್ಲಿ ಆರು ತಿಂಗಳ ಕಾಲ ಕೆಲಸವಿಲ್ಲದೆ ಇರುವವರಾಗಿದ್ದಾರೆ. ಆದರೆ ಅವರನ್ನೂ ಕೂಡ ಕೆಲಸ ಮಾಡಲು ತೆಗೆದುಕೊಳ್ಳುವುದಿಲ್ಲ. ಸಿಂಧನೂರ ತಾಲ್ಲೂಕ ಒಂದು ಕೊರತೆಯ ಪ್ರಾಂತ್ಯ ಅಲ್ಲಿಯ ಈ ಒಕ್ಕಲುತನದ ಜನರು ಆರು ತಿಂಗಳವರೆಗೆ ಖಾಲಿ ಇರಬೇಕಾಗುತ್ತದೆ. ಇದರ ವಿಷಯವಾಗಿ ಮಾನ್ಯ ಮಂತ್ರಿಗಳು ಸರಿಯಾದ ಅನುಕೂಲತೆಗಳನ್ನು ಒದಗಿಸಿ ಕೊಡುವರೆಂದು ನನಗೆ ವಿಶ್ವಾಸ. ಇದರಿಂದ ಈ ಜನರಿಗೆ ಕೆಲಸ ಒದಗಿಸಿ ಕೊಡೋದರಿಂದ ನಮ್ಮ ಹಿಂದುಳಿದಿರುವ Labour ಪ್ರಶ್ನೆ ಎಷ್ಟೋ ಕಡಮೆ ಆಗುವುದಕ್ಕೂ ಮತ್ತು ಕಾಲುವೆಯೂ ತೀವ್ರವಾಗಿ ಮುಗಿಯುವುದಕ್ಕೂ ಅನುಕೂಲವಾಗುತ್ತದೆ. ಮತ್ತು ನನಗೆ ತಿಳಿದ ಮಟ್ಟಿಗೆ ಅಲ್ಲಿ ದೊಡ್ಡ ದೊಡ್ಡ ಗುತ್ತೇದಾರರ, A-B Class Contractorsಗಳ ಕೆಲಸ ಅಂತ ತೋರುತ್ತದೆ. ಇಲ್ಲಿ ಸಣ್ಣ ಗುತ್ತೇದಾರರಿಗೆ ಆಸ್ಪದ ಇಲ್ಲ. Unionನಿಂದ ನನಗೆ ತಿಳಿದು ಬಂದದ್ದು ಏನಂದರೆ ಒಂದು ಅಭಿಪ್ರಾಯ ಒಂದು Charge ಎರಡು Charge ನಲ್ಲಿ ಕೆಲಸ ಮಾಡತಕ್ಕವರಿಗೆ Governemnt ಪ್ರೋತ್ಸಾಹ ಕೊಟ್ಟು ಅಲ್ಲಿಯೇ ಕೆಲಸವನ್ನು ಮಾಡಿ ಮುಗಿಸುವ ತರದ ಏರ್ಪಾಡಿಲ್ಲ. ಆದರೆ ಹೋದ ವರುಷದಲ್ಲಿ ಎರಡು ಮೈಲು. ಈಗ ನಾಲ್ಕು ಮೈಲ ಮಾಡಲು ತೆಗೆದು ಕೊಂಡಿದ್ದಾರೆ. ನಾನು ಕೊಳ್ಳುವುದು ಅಲ್ಲಿಯೇ ಕೆಲಸ ಅರ್ಧಂಬರ್ಧದಷ್ಟು ಎಷ್ಟೋ ಕೆಲಸದಲ್ಲಿ ವಿಳಂಬವಾಗುತ್ತಿದೆ. ಈ ಪ್ರಶ್ನೆಯನ್ನು ಬಿಡಿಸಲು ಅಲ್ಲಿಯೇ Labour ಸಣ್ಣ ಸಣ್ಣ Union ಕೆಲಸಗಾರರಿಗೆ ನಮ್ಮ ಸರಕಾರ ಪ್ರೋತ್ಸಾಹ ಕೊಡುತ್ತಿಲ್ಲ. ಈ ವಿಷಯದಲ್ಲಿ ಮಾನ್ಯ ಮಂತ್ರಿಗಳು ಸರಿಯಾದ ಏರ್ಪಾಡು ಮಾಡುವರೆಂದು ನನ್ನ ನಂಬಿಕೆ. ಅನಂತರದಲ್ಲಿ ನಮ್ಮ ಸರಕಾರ ದೊಡ್ಡ ದೊಡ್ಡ Projectಗಳನ್ನು ಕೈಗೊಂಡಿದೆ. ಆದರೆ ಅವುಗಳನ್ನು

Scheduled Timeನಲ್ಲಿ ಪೂರ್ತಿ ಮಾಡಬೇಕೆಂದರೆ ಅದು ಅಷ್ಟು ಧೃಢವಾಗಿ ಕೆಲಸ ಮಾಡುತ್ತಿದ್ದಾರೆಂದು ನನಗೆ ಕಂಡು ಬರುವುದಿಲ್ಲ. ಏತಕ್ಕೆಂದ್ದರೆ ಮೊದಲನೇದುದುಡ್ಡಿನ ಕೊರತೆ ಅದೆ ಎಂದು ಹೇಳಬಹುದು. ಅನಂತರದಲ್ಲಿ ಹೊಸ ಹೊಸ ಯೋಜನೆಗಳನ್ನುಕೈಗೊಳ್ಳುವುದು ಪ್ರಾರಂಭಿಸಿದ ಯೋಜನೆಗಳನ್ನು ಅರ್ಧಂಬರ್ಧದಲ್ಲಿ ಬಿಟ್ಟು ಹೊಸ ಯೋಜನೆಗಳನ್ನು ಕೈಗೊಳ್ಳುವುದರಲ್ಲಿ ಅಷ್ಟು ದೇಶಕ್ಕೆ ಲಾಭವಿಲ್ಲವೆಂದು ನಾವು ಧಾರಾಳವಾಗಿ ಹೇಳಬಹುದು. ಇದಕ್ಕಾಗಿ ಪ್ರಾರಂಭಿಸಿದ ಈ ನಮ್ಮ ದಕ್ಷಿಣದಲ್ಲೆಲ್ಲಾ ಅತಿ ದೊಡ್ಡ Project ಆದ ತುಂಗಭದ್ರ ಕಾಲುವೆಯನ್ನು ಆದಷ್ಟು Scheduled Timeನಲ್ಲೇ ಇದನ್ನು ಮುಗಿಸುವ ಯೋಚನೆ ಮಾಡಿದರೆ ದೇಶಕ್ಕೆ ದೊಡ್ಡ ಲಾಭವಾಗುತ್ತದೆ ಎಂದು ನನ್ನ ಅಭಿಪ್ರಾಯ.

شری داجی شنکر راؤ۔ چیف الکٹریکل انسپکٹر کے آفس کے لئے جو ایک لاکھ ۹۱ هزار کا ڈیمانڈ هے اوس سلسلے میں میں کچھ عرض کرنا چاهتا هوں ۔ کیوکہ سننے میں یہ آرها هےکہ وهاں زیادہ بدعنوانیاں هیں ۔ پورے حیدرآباد اسٹیٹ کے جتنے سینما اگزیبیٹرس (Exhibitors) هیں اون کو دور دور سے حیدرآباد آنا پڑتا هے ۔ بہت سے ڈسٹرکٹ کے سینما اگزیبیٹرس نے مجھ سے کہا هے کہ لیسنس یا سرٹیفیکیٹ حاصل کرنے کے لئے تقریباً ڈھائی تین سو روپیہ اون کو خرچ کرنا پڑتا هے ۔ اور آنے جانے کھانے پینے کا خرچہ الگ هے۔ یہ دریافت کرنے کے بعد کہ کیوں خرچ کرنا پڑتا هے ۔ معلوم هوا کہ اگر پیسہ نہ خرچ کیا جائے تو لیسنس لینے کے لئے ایک هفتہ تک انتظار کرنا پڑتا هے ۔کسی صیغہ دار کے پاس جاتے هیں تو وہ کہتا هے کہ دوسرے صیغہ دار کے پاس جائیے ۔ اوس کے پاس جاتے هیں تو کہتا هے کہ چیف الکٹریکل انسپکٹر کے پاس درخواست هے یہاں تک نہیں آئی وغیرہ وغیرہ ۔ وهاں رشوت کی گرم بازاری هے۔ سننے میں آیا هے کہ علانیہ طورپر لوگ کہتے هیں کہ آپ لیسنس دلانے کے لئے کتنے پیسے دیں گے؟ اس لئے میں آنریبل منسٹر سے یہ کہنا چاهتا هوں کہ یہ جو بدعنوانیاں هیں انهیں نکال دیا جائے ۔ دوسری چیز یہ هے کہ دور دور سے جو سینما اگزیبیٹرس آتے هیں اون کے اخراجات بچانے کے لئے هر ضلع میں ایک ایک انسپکٹر رکھا جائے ۔ اور وهاں اوس کا آفس قائم کیا جائے ۔ تاکہ اگزیبیٹرس وهاں سے سرٹیفکٹس حاصل کرسکیں ۔ پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی ۔ کے تعلق سے مجھے ایک چیز یہ عرض کرنا کہ عادل آباد ریاست حیدرآباد کا سب سے بڑا ضلع هے ۔ لیکن وہ سب سے زیادہ پچھڑا هوا ضلع بھی هے ۔ اس لئے اریگیشن کے سلسلہ میں اوس پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جانی چاهئے ۔ کئی تالاب خراب حالت میں پڑے هوئے هیں ۔ پی ۔ ڈبلیو۔ ڈی کے لوگوں کو یہ معلوم تک نہیں کہ فلاں تعلقہ میں کتنے تالاب هیں ۔ میرے تعلقہ عادل آباد کے موضع دیوا پور میں ایک تالاب هے ۔ تمل چرو اس کا نام هے ۔ یہ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کو معلوم نہیں هے ۔ اس کے تحت ایک هزار ایکڑ اراضی کاشت هوسکتی هے ۔ لیکن وہ تالاب بریچڈ (Breached) حالت میں هے ۔ اور بھی دوسرے ایسے هی تالاب هیں ۔ وهاں جو دوسرے چھوٹے چھوٹے ایاکٹس هیں وہ بھی ٹوٹی هوئی حالت میں هیں ۔ اون کی طرف بھی پی ۔ ڈبلیو۔ ڈی کو دھیان دینے کی ضرورت

ہے۔یکہ خورد میں ایک آیاکٹ ہے۔ وہاں ہم لوگ مل کر ایک روڈ بنا رہےہیں اون لوگوں سے ہم نے وعدہ کیا تھا کہ ہم اس سال منسٹر صاحب سے کہکرآیاکٹ کی تعمیر کے لئے پیسہ دلوائیں گے۔ خودکلکٹر صاحب نے اور میں نے اگزیکیٹیو انجینیر سے چار پانچ دفعہ کہاکہ آپ چل کر اوس آیاکٹ کا معائنہ فرمالیجئے۔ اون کو اسٹیمیٹ بھی بھیج دیا گیا۔ لیکن مجھے اس ماہ کے ۹۔ تاریخ کواطلاع ملی ہے کہ صاحب موصوف اب تک عادل آباد تشریف نہیں لائے۔ نہ وھاں جاکر اوس کا معائنہ کیا۔ تعلقہ اوٹنو میں بہت بڑے بڑے تالاب ھیں۔ اون کو بھی درست کیا جانا چاھئے۔ تاکہ کاشت کی جاسکے۔ اگر اوس سے اراضی سیراب ھوتو اتنا چاول وھاں پیداھوسکتا ہے کہ دوسرے اضلاع سے چاول ضلع عادل آباد منتقل کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ وھاں اور بھی تالاب ھیں جن کی مرمت کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح تعلقہ بوتھ میں بھی ہے جہاں کے تالابوں اور آیاکٹس کو درست کرنا ضروری ہے۔ میں آنریبل منسٹر سے امید کرتا ھوں کہ وہ اس پر زیادہ سے زیادہ دھیان دیں گےاور عادل آباد تشریف لاکرجہاں جہاں تالابوں کو مرمت کرنے کی ضرورت ہے اوس کا نوٹ لیں گے۔ اور اون کے اسٹیمیٹس بنانے کے لئے اگزیکیٹیو انجینیر صاحب کو کہیں گے۔ گوداوری ویالی پراجکٹ کے تحت کڈم پراجکٹ بن رھا ہے۔ عادل آباد کی حد تک گوداوری ویالی پراجکٹ کا نارتھ کینال تعلقہ جات لکشٹی پیٹھ اور چنور کے علاقہ کو سیراب کریگا۔ لیکن اس سے ان تعلقہ جات کو جو اندرونی حصہ میں ھیں فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ راماگنڈم تھرمل پاور اسٹیشن سے بھی اندرونی علاقے فائدہ نہیں اٹھا سکتے اودھر کے تعلقے یعنی تعلقہ نرمل اوٹنور۔ عادل آباد اور راجورہ وغیرہ بھی اس پراجکٹ سے ایک دو سال کے اندر فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ میں امید کرتا ھوں کہ حکومت عادل آباد میں بہت جلد چھوٹے چھوٹے تالابوں اور آیاکٹس کا کام شروع کریگی۔ اس سال اوس کی طرف فوری دھیان دیا جائے۔ یہ امید کرتے ھوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں۔

श्री. रुखमाजी धोंडीबा पाटील (अष्टी) :—मिस्टर स्पीकर सर, जो पी. डब्ल्यू. डी. की डिमांडज हाअुस के सामने आअी हैं अुन पर चारों तरफ से अेतराजात किये जा रहे हैं और अबतक बहुत सी तकरीरें हो चुकी हैं। अगर मैं भी अुन मेंबरों में से हूं तो बेजा न होगा। लेकिन अभी अभी अेक ऑनरेबल मेंबर ने पालिसी के बारे में कुछ कहा कि हैदराबाद हुकूमत की जो पालिसी है वह प्रांत की पालिसी है, जिले की पालिसी है, या स्टेट की पालिसी है या आल अिंडिया पालिसी है यह समझ में नहीं आता। पी. डब्ल्यू. डी. के जो मिनिस्टर हैं अुनके तहत जो काम हैं वे जरूर जल्द होंगे अैसी मैं अुम्मीद करता हूं और अुसके लिये अुनको धन्यवाद देते हुअे मैं यह अर्ज करूंगा कि अुनके डिपार्टमेंट के तहत जो स्कीमें मंजूर की गअी हैं, जिन कामों को अहमियत दी गअी है और जो काम अिस पंचवार्षिक योजना के तहत माने गये हैं अुनका अुद्घाटन होने के बाद भी काम क्यों नहीं शुरू किया जाता। मैं किसी अेक जिले का या तालुके का नाम नहीं लूंगा, लेकिन तलवार और कामळी का काम शुरू करने का मुआहदा किया गया। गये साल पी. डब्ल्यू. डी. मिनिस्टर श्री मेहदी नवाज जंग साहब के हाथ से जिस तालाब का अुद्घाटन हुआ अुसका काम भी अभी शुरू होनेवाला है। लेकिन

अबतक शुरू नही हुवा, यह कोनसी पालिसी हैं। यह क्या आल अिंडिया पालिसी है या हैदराबाद स्टेट की पालिसी है या किसी तालुके की है मेरी समझ मे नही आता। अेक काम शुरू करने के लिये अुसका अुद्घाटन किया जाता है, कुदली से जगह खोदी जाती है, लोग जमा होते हैं और अुनको आस लगती हैं कि अब काम शुरू होगा और हम अच्छी तरह से खेती करेंगे। लेकिन आगे काम कुछ नही किया जाता। यह कौनसी पालिसी है। अिस पालिसी के क्या बेसिस है? मै गुस्सा नही कर् रहा हूं। मै अिधर बैठनेवालों मे से हूं। मै अपनी बात गवर्नमेंट के सामने और मिनिस्टरो के सामने लाना चाहता हू। चीफ मिनिस्टर साहब का ख्याल मै अिसकी तरफ खीचना चाहता हू। अिस डिपार्टमेंट मे बडे बडे अफसर हैं। वे लोग बडे काबिल हैं। चीफ अिंजिनियर साहब से मै अेक दफा मिला था। अुनसे पूछा कि अैसा क्यों होता है। अुन्होंने कहा कि क्या करे, कान्ट्रेक्टर्स ही नही मिलते। करोडो रुपये का आल अिंडिया में काम चलता है वह करने के लिये कान्ट्रेक्टर्स मिलते है लेकिन ये तलवार और कामळी के दो काम करने के लिये आपको कान्ट्रेक्टर्स नही मिलते बडे आश्चर्य की बात है। अिस पालिसी का बेसिस कौनसा है? मैं आशा करता हू कि ऑनरेबल मिनिस्टर साहब अिसकी तरफ ख्याल देंगे। हैदराबाद गवर्नमेंट ने अिस पंचवार्षिक योजना मे जितने काम तय किये हैं और किताबों में जिनके नाम छपे हैं अुनको जल्द शुरू करने के बारे मे आपकी पालिसी क्या है वह हाअुस के सामने बता दी जाय तो ठीक होगा। क्या हमको सिर्फ आशवासन ही देते जायेंगे और काम कुछ नही किया जायगा।

[*Shrimati Masooma Begum (Chairman)* [*in the Chair*]

मै कोअी मराठवाडे का विशेष नाम लेना नही चाहता लेकिन जहां पानी की कमी है, जो अेरिया ज्यादा बॅकवर्ड है और जहां कि जनता ज्यादा गरीब है, अैसे अेरिया को अच्छा और खुशहाल बनाने का काम तो पी. डब्ल्यू. डी. के महकमे का है। आज तक मराठवाडे की तरफ जितना ध्यान दिया जाना चाहिये था वह नही दिया गया लेकिन अब जो पंचवार्षिक योजनाअे बनाअी जा रही है अुसमें मराठवाडे को भी शामिल करना बहुत जरूरी है। अब अिसके बारे मे न सोचना बडा अन्याय होगा. यह मै ऑनरेबल मिनिस्टर साहब को बताना चाहता हूं। आजतक मराठवाडे को बराबर निगलेक्ट किया गया लेकिन अब अैसा न होना चाहिये।

अब मै हाअुस का ज्यादा वक्त नही लेना चाहता। मैं ऑनरेबल पी. डब्ल्यू. डी. मिनिस्टर से यही प्रार्थना करता हूं, पंचवार्षिक योजना मे जो काम होने वालें है वह अब मराठवाडे में शुरू करने चाहिये। अिससे मराठवाडा अब दुर्भागी नही रहेगा बल्कि भाग्यशाली बनेगा और अिससे सारे मुल्क के साथ हमारा स्टेट भी आगे बढेगा।

ಶ್ರೀ. ಚಂದ್ರಶೇಖರ ಪಾಟಲ್

(ಕಮಲಾಪುರ)

ಮಾನ್ಯ ಅಧ್ಯಕ್ಷರೇ.

ಈ ಗಾಗಲೇ ಎಷ್ಟೋ ಸದಸ್ಯರು P.W.D. ಖಾತೆಯ ವಿಷಯದಲ್ಲಿ ಹೇಳಿದ್ದಾರೆ ಆದರೆ ನಾನೂ P.W.D. ಖಾತೆಯನ್ನು ನೋಡುತ್ತಿದ್ದೇನೆ ಎರಡು ಮೂರು ವರುಷದಿಂದಲೂ ಯಾವತರಹದಿಂದಲೂ ಅಷ್ಟುಕಾರ್ಯ ಆಗಿಲ್ಲ. ಅಪ್ರಕಾರ ಹೇಳುವ ಹಾಗಿಲ್ಲ. ಇಷ್ಟು ಖರ್ಚಿನ ಲೋಕೋಪಯೋಗಿ ಶಾಖೆ ಯಿಂದ ದೇಶಕ್ಕೆ ಎಷ್ಟೋ ಹಿತಕಾರಿಯಾಗಿ ನಡೆದಿರ

ತ್ತದೆ. ಆದರೆ ಯಾವ ಪ್ರಕಾರದಿಂದ ಇದರಿಂದ ನಡೆಯಬೇಕೊ ಆಪ್ರಕಾರ ನಡೆಯಲು ತೀವ್ರ ವಾಗಿ ಕೈಯಲ್ಲಿ ತೆಗೆದು ಕೊಂಡಿರುವ ಕಾರ್ಯಗಳು ನಡೆಯಲೊಲ್ಲವು ಅವು ಸರಿಯಾಗಿ ನಡೆಯುತ್ತಿಲ್ಲ. ಈಗ ಎರಡು ವರ್ಷದಿಂದ ನಮ್ಮ ಕಲ್ಬುರ್ಗದ ಕಡೆ ಎಷ್ಟೋ Breached Tanks ಅವೆ ಇದರ ಸಂಬಂಧವಾಗಿ ಎಷ್ಟೋ ಸಲ ಪ್ರಯತ್ನ ಮಾಡಿದರೂ, ಇನ್ನೂ ಸರ್ವೇ ಆಗಬೇಕು. ನಾವು ಈ ವರ್ಷ ೫೦ ಸರ್ವೇ ಮಾಡಿದೆವು ಮುಂದಕ್ಕೆ, ಅಂದರೆ ಮುಂದಿನ ವರ್ಷ ಸರ್ವೇ ಮಾಡುವೆವು ಎಂದು ಹೀಗೆ ಐದು ವರುಷದ ಯೋಜನೆಯಲ್ಲಿ ಮೂರು ವರ್ಷ ಗಳು ಕಳೆದು ಹೋದವು ನಾವು ಮುಂದಕ್ಕೆ ಮಾಡುತ್ತೇವೆಂದು ಹೇಳೋದು ಬಹಳ ದುಖಕರ ವಾದ ಸಂಗತಿ. ಮತ್ತು ಎಷ್ಟೋ ಕೆರೆಗಳು ಇನ್ನೂ ಕಲ್ಬುರಿಗಿ ಜಿಲ್ಲೆಯಲ್ಲಿ ನಡೆದಿರುತ್ತವೆ ಅವುಗಳ ಸಂಬಂಧವಾಗಿ ಎಷ್ಟೋಸಲ ದುರಸ್ತು ಮಾಡಲು ಹೇಳಿದರು ಆ ಕೇರೆಗಳನ್ನು ತೆಗೆದು ಕೋಳ್ಳದೆ ಹೋಗಿರುತ್ತಾರೆ. ಮತ್ತು ನಮ್ಮ ಕಲ್ಬುರ್ಗಿ ಜಿಲ್ಲೆಯಲ್ಲಿ ಎಷ್ಟೋ ರೋಡುಗಳಿವೆ. ಬೊಂಬಾಯಿ ರಾಜ್ಯದಿಂದ ಪೂರ ರೋಡುಗಳನ್ನು ಮಾಡಿದ್ದಾರೆ. ಮತ್ತು ಈ ರೋಡುಗಳು ಕೇವಲ ೧೦–೧೨ ಮೈಲಿಗಳ ವರೆಗಿನ ದೂರದಲ್ಲಿ ನಮ್ಮ ಕಡೆಗೆ ಸಮೀಪವಾಗುತ್ತೆ. ಈಗ ಆಲಂನಿಂದ ಬರೆ ೧೨ ಮೈಲಿ ರೋಡು ಮಾಡಿದಿರೆ ಬೊಂಬಾಯಿ ರಾಜ್ಯದಿಂದ ತಂದಿರುವ ಪೂರ ರೋಡಿನ ಸೌಕರ್ಯ ನಮ್ಮ ಕಲ್ಬುರ್ಗಿ ಜಿಲ್ಲೆಗೆ ೧೦೦ ಮೈಲು ಸೌಕರ್ಯ ಉಂಟಾ ಗುವುದು. ಮತ್ತೆ ಸೋಲಾಪೂರನಿಂದ ತಾಳೀಕೋಟಿ ಕಡೆ ಹೊಗುತ್ತೆ. ಬಿಜಾಪುರದಿಂದ ಆರಿಮೆಟ್ಟಿ ರೇಲ್ವೆಸ್ಟೇಷನ್ ಕಡೆ ಹೋಗುತ್ತೆ. ಬೊಂಬಾಯಿ ರಾಜ್ಯ ದವರು ನಮ್ಮ೧೦-೧೨ ಮೈಲಿಗಳ Boundary ವರೆಗೂ ರೊಡನ್ನು ತಂದು ಬಿಟ್ಟಿದ್ದಾರೆ ಇದರ ಕಡೆ ಲಕ್ಷ ಕೊಟ್ಟರೆ ಬಹಳ ಅನುಕೂಲವಾಗುತ್ತೆ.

ದೊಡ್ಡ ನಾಲಾದಿಂದ ಒಂದೆ ಸಿಮೆಂಟ Bridge ರೋಡು ೫೩ ನೇ ಮೈಲಿಯ ವರೆಗೆ Bus Service ಅದೆ ಮತ್ತು ಅದು ಪ್ರಾರಂಭವಾಗಿ ೪–೫ ತಿಂಗಳಾಗಿರುತ್ತೆ ಆ ರೋಡಿನ. ಕಡೆ Government ಲಕ್ಷ ಕೊಟ್ಟಿಲ್ಲ. ಇದೂ ಅಲ್ಲದೆ ಈಗ ಉಳಿದ ಎಷ್ಟೋ ಕಡೆ ರೋಡ್ನು ಗಳೂ ಅವೆ ಇದಲ್ಲದೆ ಚಿತಾಪೂರ ತಾಲ್ಲೂಕದಲ್ಲಿ ವ್ಯಾಪಾರ ಸಾಪಾರ ಮಾಡಲು ರೋಡಿನ ಸಲುವಾಗಿ ವ್ಯಾಪಾರ, ವ್ಯವಹಾರ ಈ ಎಲ್ಲ ದೃಷ್ಟಿಯಿಂದಲೂ ನಮ್ಮ ಕಡೆ ಹೀಗೆ ಕೆಟ್ಟದೆ. ಮತ್ತು ಹೈದರಾಬಾದಿನಿಂದ ಬೀರೆಕಲ್ಲು ಇನ್ನೊಂದು ರೋಡು ತಯಾರಾಗದೆ ಅದೆ. ಇದರ ಕಾರಣ ಹೋದ ವರ್ಷದಿಂದ ಈ ನದಿಯ ಮೇಲೆ Bridge ಕಟ್ಟಲು ಹಣವೆನೋ Government ಗೆ ಸಿಕ್ಕಿತು ಆ ಕೆಲಸ ಇನ್ನೂ ಹಾಗೆಯೇ ಅದೆ. ಸ್ವಲ್ಪವೂ ಕೆಲಸ ಆಗಿಲ್ಲ ಆ ಕೆಲಸ ಮಾಡುವುದು ಪ್ರಾರಂಭವಾಗಿದೆ ಎಂತ ನಾನು ಕೇಳುತ್ತೆನೆ. ಹೋದ ವರ್ಷವೇ ಪ್ರಾರಂಭ ಮಾಡುತ್ತೇನೆಂದು ಹೇಳಿದ ಮಾನ್ಯ ಮಂತ್ರಿಗಳು ಇಂದಿನ ವರೆಗೂ ಪ್ರಯತ ಮಾಡಲಿಲ್ಲ. ಎಂತ ಮಾನ್ಯ ಮಂತ್ರಿಗಳಿಗೆ ಹೇಳಲು ಬಹ ದುಃಖ ಮತ್ತು ವ್ಯಸನ ವಾಗುತ್ತದೆ. ನಮ್ಮಲ್ಲಿ ನೂರಾರು ವರ್ಷಗಳಿಂದ ಭೀಮಾ ನದಿ, ಕಾಗಡ ನದಿ ಈ ಎರಡು ಮುಖ್ಯವಾದ ಕೆಲಸಗಳು ; ಇದಕ್ಕಾಗಿ ಈಗ ಬಂದಿರ ತಕ್ಕ ಮಾನ್ಯ ಮಂತ್ರಿಗಳು ನಮ್ಮ ಕರ್ನಾಟಕ ಭಾಗದ ನಾನಾ ಅನುಕೂಲತೆಗಳು ಏನಿರುವುವೋ ಆ ಅನ್ಕೂಲತೆಗಳನ್ನು ಮಾಡಲು ತೆಗೆದು ಕೊಳ್ಳುವ ರೆಂದು ನಾನು ಸಂಪೂರ್ಣವಾಗಿ ವಿಶ್ವಾಸ ಮಾಡುತ್ತೇನೆ. ಚಿಂಚೋಳಿಯ ರೋಡು ಪೂಲ್ ಆದನಂತರ ಬರೋ ರೋಡು. ಇದೆ ತಾಲ್ಲೂಕಿಗೆ ಹಿಂದೆ ಒಂದು ವರ್ಷದ ಪಾಂಚವಾರ್ಷಿಕ ಯೊಜನಾದಲ್ಲಿ ತೆಗೆದು ಕೊಳ್ಳುತ್ತೆವೆಂದೆದ್ದು ತೆಗೆದು ಕೊಂಡಿಲ್ಲ. ಇದರ ಕಾರಣ ತಿಳಿಯಲಿಲ್ಲ.

ಈಗಿನ ಪಾಂಚವಾರ್ಷಿಕ ಯೋಜನೆಯಲ್ಲಿ ಈ ವರ್ಷದ ಯೋಜನೆಯಲ್ಲಿ ಸ್ವಲ್ಪವೇ ಲಕ್ಷ್ಯ ಕೊಟ್ಟು ತೆಗೆದು ಕೊಂಡರೆ ಬಹಳ ಉತ್ತಮ ವಾಗುವುದು. ಎಷ್ಟೋ ಸಲ P.W.D. ಖಾತೆಯ Schemeಗಳನ್ನೆನೋ ತೆಗೆದು ಕೊಳ್ಳುತ್ತಾರೆ. ಅದನ್ನು Surveyಆಗಿಲ್ಲ ಎಂತ ಹೇಳಿ ಅಂಥ ಬರ್ದಗಲ್ಲೇ ಪ್ರಾಲಂಭಿಸಿರುವ ಕೆಲಸವನ್ನು ನಿಲ್ಲಿಸಬೇಕಾಗಿ ಬಂದದೆ ಆSurvey ಆದನಂತರ ಕೆಲಸ ಮಾಡಬೇಕು. Scheme ಸರಿಯಾದ ಮೇಲೆ ಅದರ ಪ್ರಕಾರ ಕೆಲಸ ಮಾಡಬೇಕು. ಇದೇ ನಮ್ಮ ಕಲ್ಬುಗಿಯಲ್ಲಿ Electric Power House ಕಟ್ಟಬೇಕಾದರೆ ಅದರ Scheme ನ್ನು ನಾಲ್ಕು ಸಲ P.W.D. ಖಾತೆಯ ಪ್ರಕಾರ ಬದಲಾವಣೆ ಮಾಡ ಬೇಕಾಯಿತು. ಅದಕ್ಕಾಗಿ ಮುಂದೆ ಯಾವುದನ್ನು ತಯಾರು ಮಾಡ ಬೇಕಾದರೂ ಸರಿಯಾಗಿ ಏರ್ಪಾಡು ಮಾಡದೆ ಹೋದರೆ ನಮ್ಮ ಖಜಾನೆಯ ಮೇಲೆ ಭಾರ ಹೆಚ್ಚಾಗುತ್ತದೆ. ಯಾವ ಯೋಜನೇಯನ್ನು ನೋಡಿರಿ, ೪ ಸಲ ಎಂಟು ಸಲ, ಮತ್ತೆ ೧೦ ಸಲ, ವಾಪಸಾಗಿ ಈ ಕೆಲಸ ಪ್ರಾರಂಭವಾಗಲು ಬಹಳ ತ್ರಾಸಾಗುತ್ತೆ ನಮ್ಮ ಎಷ್ಟೋ Scheme ಗಳು ತಪ್ಪಿ ಹೋಗಲು P.W.D. ಖಾತೆಯು ಆ ರೀತಿ ನಡೆದದೆ. ದಯಮಾಡಿ ಯಾವುದೆ Seheme ತೆಗದು ಕೊಳ್ಳಬೇಕಾದರೆ ಅದಕ್ಕೆ ಯೋಜನಾನ್ನು ಮೊದಲೇ ಮಾಡಿ ಮೊದಲನೇದಾದನಂತರ, ಎರಡನೇದು ಈ ರೀತಿ Scheme ನ್ನು ಪ್ರಾರಂಭ ಮಾಡಿದರೆ ಒಳ್ಳೆಯದು. ಮೊದಲನೇದು ಪ್ರಾರಂಭಿಸಿದಾಗ ಎರಡನೆ Scheme ನಿಂತು ಹೊಗುತ್ತದೆ. ಆದಕ್ಕೆ ಅವಶ್ಯವಾಗಿ ಮಾಡಿದರೆ ಅವನ್ನು ಮುಗಿಸುವ ಪ್ರಯತ್ನ ಮಾಡಿರಿ. ಮತ್ತು Electricity Departmentನಲ್ಲಿ ಎಷ್ಟೋ ವರುಷಗಳಿಂದ ಯೋಜನಾಗಳು ನಿಂತು ಹೋಗಿವೆ. ಇಲಿ ನಿಮ್ಮ ಹತ್ತಿರ ನಾವು ಕುಂದು ಕೊರತೆಗಳನ್ನು ತಿಳಿಸುತ್ತಾ ಬಂದಾಗ್ಯೂ ಕೂಡ ಇನ್ನೂ ಖರ್ಚು ಏಳು ಲಕ್ಷ ಹಾರಿ ಇದನ್ನು ತಯಾರು ಮಾಡಿ ನಮ್ಮ ಭಾಗದ ಲ್ಲಿ ಇದಿಷ್ಟು ಅವಶ್ಯ ಮಾಡಿ Electricity Department ಕಡೆ ಲಕ್ಷ್ಯ ಒಮ್ಮನಸ್ಸಿನಿಂದ ಕೊಡುತ್ತೀರೆಂದು ನನಗೆ ಆಶೆ ಅದೆ.

ಇದೂಅಲ್ಲದೆ ಯಾವಾಗಲಾದರೂ House ನಲ್ಲಿ, Chief Minister ರನ್ನಾಗಲೀ ಅಥವಾ ಇತರ ಸಂಬಂಧ ಪಟ್ಟ ಮಂತ್ರಿಗಳನ್ನಾಗಲೀ ಕಲ್ಬುರ್ಗಿ, ಬೀದರ, ಈ ಕಡೆಯ ಸದಸ್ಯರ್ರ ಪ್ರಶ್ನ ಕೇಳಿದರೆ ನಾವು ಕರ್ಣಾಟಕದಲ್ಲಿ ತುಂಗಭದ್ರ Project ಕಟ್ಟುತ್ತಿದ್ದೇವೆ ಎಂತ ಬಾಯಿ ಮುಚ್ಚುವ ಪ್ರಯತ್ನಮಾಡುತ್ತಿದ್ದೀರಿ. ಇದು ಸರಿಯಾದ ಪ್ರಯತ್ನವಲ್ಲ, ಆ ತುಂಗಭದಾ, Projectಗೆ ಹೈದರಾಬಾದಿನ ಬೊಕ್ಕಸದಿಂದ, ಖಜಾನೆಯಿ ಹಣ ಖರ್ಚು ಮಾಡುತ್ತಿಲ್ಲು ಇದು Central Governmentನಿಂದ ಆರ್ಥಿಕ ಸಹಾಯ ಸಿಕ್ಕಿದ್ದು ಮತ್ತು ಈ ಹೊಸ ಮಂತ್ರಿ ಮಂಡಲ ಬರೋದಕ್ಕಿಂತ ಮೊದಲೇ ಮಾಡಿದ್ದು. ಬರೀ ತುಂಗಭದ್ರ Projectನ ಹೆಸರು ಹೇಳ ಬೇಡಿರಿ. ತುಂಗಭದ್ರ ಅಣೆಕಟ್ಟಿನಿಂದ ಆಂಧ್ರದ ಕಡೆ ಎಷ್ಟೋ ಅನುಕೂಲಗ ಳಾಗಿವೆ ಬರೀ ಕರ್ನಾಟಕದ ಕಡೆ ಲಾಭ ಹೆಚ್ಚಾಗಿ ಆಗಿಲ್ಲ, ಸರಿಯಾಗಿ ಯಾವ ಕೆಲಸವನ್ನು ಮುಗಿಸಿಲ್ಲ ಎಂತ ಹೇಳುತ್ತೇನೆ. ತುಂಗಭದ್ರ ಇನ್ನೂ Develop ಆಗಬೇಕು ಬರೀ ನಹರು ತೆಗೆದುಕೊಂಡು ಹೋಗಿದ್ದೀರಿ. ರೈತರಿಗೆ ಇದರಿಂದ ಯಾವ ತರದ ಲಾಭವೂ ಆಗುತ್ತಿಲ್ಲ, ಮುಂದಾದರೂ ಈ ತುಂಗಭದ್ರ ಅಣೆ ಕಟ್ಟಿನ ಹೆಸರು ಹೇಳಿ ಕೊಂಡು ತಪಿಸಿ ಕೊಳ್ಳುವ ಪ್ರಯತ್ನ ಮಾಡಬೇಡಿರಿ. ಇನ್ನೂ ನಮ್ಮಲ್ಲಿ ಗೊದಾವರೀ, ಕೃಷ್ಣಾ Project ಗಳ Scheme ಗಳಿವೆ ಇದನ್ನು ಮಾಡಿದರೆ ಕರ್ನಾಟಕಕ್ಕೆ ಮತ್ತು ಅದರ ಇತರ ಭಾಗಗಳಿಗೆ ಅನು ಕೂಲವಾಗುತ್ತೆ. ಇದರ ಕಡೆ ಲಕ್ಷ ಕೊಟ್ಟು ಗೋದಾವರಿ Projecನ್ನು ಮುಂದಿನ

ಹತ್ತು ವರ್ಷಗಳ ಯೊಜನೆ ಯಲ್ಲಾದರೂ ನೀವು ತೆಗೆದು ಕೊಳ್ಳುತ್ತೀರೆಂದು ನಾನು ಸಂಪೂರ್ಣ ಆಶೆ ಮಾಡಿ ನನ್ನ ಈ ಭಾಷಣವನ್ನು ಮುಗಿಸುತ್ತೇನೆ.

شری بھجنگ راؤ ـ مسٹر اسپیکر سر ـ قبل اس کے کہ میں ھاؤس میں اپنے خیالات ظاھر کروں یہ ظاھر کرنا چاھتا ھوں کہ اس جانب کے ایک آنر یبل ممبر نے جو خیال ظاھر کیا ھے کہ اس مسئلہ کو آل انڈیا بیسس پر سوچنا چاھئے میں اسکی ستائش کرتا ھوں ـ لیکن یہ کہاں کی لوک شاھی ھے کہ ایک بھائی بھوکا رھے اور دوسرا بھائی پیٹ بھر کھائے ـ

مرھٹواڑہ میں جو میجر پراجکٹس کی پیمائش ھوئی تھی ان کے بارے میں کہا جاتا ھے کہ وہ اس فائیو ایر پلان میں شریک نہیں ھوسکتے ـ آئندہ انہیں دیکھا جائیگا ـ جب اسکا پر زور مطالبہ ھوا تو چیف منسٹر اور حکومت کی جانب سے ایک تختہ یہاں پیش کیا گیا جو رونے والے کے آنسو پونچھنے کے برابر تھا ـ میں کہونگا کہ حکومت مرھٹواڑہ کے ساتھ سوتیلے بیٹے کا سا سلوک کر رھی ھے ـ اور اس سلوک کو ھرگز برداشت نہیں کیا جاسکتا ـ تعمیرات کے کاموں سے متعلق مجھے یہ کہنا ھے کہ تعمیرات کے ملازمین اور گتہ داروں کا گٹھ جوڑ ھوتا ھے اس میں ڈویژنل انجنیر سے لیکر سب اورسیر تک شامل ھوتے ھیں ۱۰ روپئے جس کام پر لگتے ھیں اسکا اسٹیمیٹ ۵۰ روپئے بتایا جاتا ھے اگر اسکی نشان دھی کی جائے تو کہا جاتا ھے کہ اپوزیشن بنچز کے ممبر ھونے کی وجہ سے ایسا کہ رھے ھیں ـ میں اپنے ضلع اور تعلقہ کا حال سامنے رکھتا ھوں ـ ایک بھوگاؤں تعلقہ جیتور کا تالاب ھے ـ گورنمنٹ نے آج تک اس کی مٹی نہیں نکالی ـ جس کی وجہ سے زراعت پر اثر پڑ رھا ھے ـ جانوروں کو پینے کے لئے پانی نہیں ملتا ـ حال ھی میں ماھرین فن تعمیرات نے اس کے لئے نئے نمونے کی موریاں بنائی ھیں جس کے نتیجے کے طور پر جو پانی سابقہ نالی سے آسکتا تھا وہ راس نالی سے سب نکل جاتا ھے ـ اب تالاب مین پانی نہیں رھتا ـ دوسرے موضع بھوگاؤں میں جو مدرسہ بنایا گیا ھے اس کو ۳-۴ سال کا عرصہ بھی نہیں ھوا عمارت ٹپک رھی ھے ـ اور دیواریں اور ناتیں ٹوٹ گئی ھیں میں پوچھتا ھوں کیا عہدہ داروں کو اس کی تنقیح کرنے اور ان کو دیکھنے کے لئے آنکھیں نہیں ھیں ؟ یہ کہنے سے میرا مطلب یہ نہیں کہ میں ان کی شکایت کروں ـ لیکن میں یہ بتلانا چاھتا ھوں کہ پبلک کا پیسہ اس طرح ضائع کیا جاتا ھے ـ آنریبل منسٹرس جو بڑی بڑی کرسیوں پر بیٹھکر انکو زینت بخشتے ھیں وہ کس کام کے لئے ھیں ؟ انہیں توجہ کرنی چاھئے ـ کیونکہ اس پر عوام کا لاکھوں کروڑوں روپیہ خرچ ھوتا ھے ـ

ارریگشن کے سلسلے میں مجھے پورنا پراجکٹ سے متعلق کہنا ھے کہ کئی سال سے یہ کہا جارھا ھے کہ اس کام کو تکمیل کیا جائیگا ـ لیکن ابتک کچھ نہیں ھوا نہ معلوم کبتک یہی حال رھیگا ـ بحالت موجودہ تو اس کی تکمیل کی کوئی توقع نظر نہیں آتی ـ مرھٹواڑہ میں اور کئی ندیاں دودنا ـ پورنا کلیرا وغیرہ بہتے ھیں یہ ارریگشن کے بہتر ـ

P-II—15

ذرائع ثابت ہوسکتے ہیں اگر تھوڑا سا پیسہ صرف کر کے لفٹ ارریگیشن کا انتظام کیا جائے تو کافی فائدہ ہوسکتا ہے ۔ اس بارے میں کچھ کہا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ پیسہ نہیں ہے ان کاموں کو ٹھکرایا جاتا ہے ۔ اگر ان کاموں کے لئے پیسہ نہیں ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ تلنگانہ کے کاموں کے لئے پیسہ کہاں سے آتا ہے ۔ وہاں بڑے بڑے پراجکٹس اور تالاب کیسے بنائے جاتے ہیں ۔ درستی کس طرح کی جاتی ہے ۔ مرہٹواڑی میں آج پانی کا لیول ۳۰-۳۰ فٹ نیچے چلا گیا ہے ۔ گذشتہ سال پانی نہ ملنے کی وجہ سے کئی میوے کے موسمی اور آم کے درخت تباہ و تاراج ہوگئے ۔ نہ معلوم آئندہ کیا حال ہوگا ۔ میں حکومت سے کہونگا کہ اس بارے میں کافی توجہ کرے ۔ اتنا کہکر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

श्रीमती आशाताओी वाघमारे (वैजापूर) :—अध्यक्ष महोदय, मी दोन तीन मुद्दे आज आपल्या पुढे मांडणार आहे. प्रथम मला ऑनरेबल मंत्र्यांना असे सांगावयाचे आहे कीं त्यांनी पूर्णा धरण पहिल्या पंचवार्षिक योजनेंत घेतले पाहिजे. कारण पूर्णा धरण तयार झाले तर ती नुसती पूर्णा नदी राहणार नाहीं तर मराठवाडयाची ती अन्नपूर्णा होओील, आणि सर्व मराठवाडयांतील जिल्ह्यांना अन्न मिळेल. आतांपर्यंत पूर्णा धरणासंबंधी अनेक वेळां सुचविण्यांत आले, पण तिकडे कोणी लक्ष दिल्याचे दिसत नाहीं. पंचवार्षिक योजनेंत जीं जीं गांवें घेण्यांत आलीं आहेत त्यांत मराठवाडयाकडे दुर्लक्ष केले गेले. ही गोष्ट चीफ मिनिस्टरांनी आणि माजी पी. डब्ल्यू. डी. मिनिस्टरांनीहि मान्य केली आहे. परंतु माझी आशा आहे कीं आजचे मिनिस्टर हे धरण पहिल्याच पंचवार्षिक योजनेंत घेतील आणि पूर्ण करतील. कारण कोणत्याहि सरकारला सर्व भाग सारखेच असले पाहिजेत. त्यांत मराठवाडा निराळा, कर्नाटक निराळा, आंध्र निराळा, अशी भावना ठेवून चालणार नाहीं. परंतु आजच्या सरकारने मराठवाडयाकडे दुर्लक्ष केले ही गोष्ट निश्चित आहे. ज्या ज्या वेळेला मराठवाडयाकडून मागण्या केल्या गेल्या त्या त्या वेळीं सांगण्यांत आले कीं मराठवाडयांत पाटबंधाऱ्याकरिता योग्य जमीन नाहीं. मी ज्या वैजापूर तालुक्यांतून आले तेथील नदीच्या दक्षिण किनाऱ्यावर अुभे राहून पाहिले तर पलीकडच्या भागांत आठ शुगर फ्याक्टरीज (Sugar Factories) चालतांना दिसतात, आणि त्याच नदीचे पाणी पुरविलेले हिरवेगार अुसांचे मळे दिसतात. मग आमच्या येथेच कां अेखादी फॅक्ट्री चालू नये याचेच मला आश्चर्य वाटते. काय हे तज्ञ जाणू शकत नाहींत ? तज्ञ लोक ज्या वेळेस सर्व्हे (Survey) करावयास जातात तेव्हां त्यांनी त्या भागांकडे आपुलकीच्या भावनेने पाहिले पाहिजे. आमच्याकडे फार मोठे धरण होणार नाहीं पण लहानसहान धरण तरी होओील. जर शेजारच्या नगर तालुक्यांत साखरेचे आणि अितर कारखाने चालू शकतात तर आमच्या येथे अेकतरी चालेल ? ही विचार करण्यासारखी गोष्ट आहे, आणि याकडे लक्ष दिले जाणे आवश्यक आहे.

दुसरी गोष्ट म्हणजे अशीं कीं पूर्णा धरण याच पंचवार्षिक योजनेंत झाले पाहिजें. ज्या ज्या गोष्टी सरकारने मानलेल्या आहेत त्या करणे अत्यंत आवश्यक आहे. मागे श्री. राममूर्ती औरंगाबादच्या दौऱ्यावर आले होते त्यांनीं सांगितले होते कीं मराठवाडयांत लहान लहान पाटबंधाऱ्याच्या योजना होअू शकतात त्या दृष्टीने विशेषत: सिल्लोड वैजापूर या तालुक्यांतील धरणें लौकर व्हावयाला पाहिजेत.

तिसरी गोष्ट अशीं आहे कीं आतांपर्यंत सहा ते आठ महिने सर्व्हे (Survey) झालेला आहे, पण त्यावर अजून निर्णय घेतलेला नाहीं, आणि ते काम केव्हां सुरू करावे कीं सुरू करूच नये याबद्दल निर्णय लौकर घेतला पाहिजे. मागच्या राजवटींत आणि आतांहि हैदराबाद हे राजधानीचे शहर असल्यामुळें या ठिकाणीं बऱ्याच सुधारणा केल्या आहेत, परंतू अितर जिल्ह्यांचे ठिकाणीं मात्र काम तसेच राहिले. येथे सर्वत्र सिमेंट सडका केल्या आहेत. मला सांगावयाचे आहे की लोकशाही राजवटींत सर्वांना सारखे हक्क पाहिजेत, पण ते मिळाले नाहींत तर ती लोकशाही राजवट कसची ? हैदराबादपासून तीस तीस मैल सिमेंटचे रस्ते आहेत, पण औरंगाबाद ते पैठण ही सडक पाहिली म्हणजे काय त्रास होतो याचा अनुभव माननीय मंत्र्यांनीं अेकदा दौऱ्यावर येअून घ्यावा. म्युनिसिपालिटीची हद्द ओलांडली की प्रवास करतांना फार त्रास होतो. रस्ते अितके खराब असतात कीं कांहीं सांगवत नाहीं. बजेट मध्यें निरनिराळ्या भागाकरिता पैसे मंजूर होतात परंतु कळत नाहीं कीं नंतर ते पैसे कोठें जातात. पुष्कळ वेळां असे होते की अेका विभागाकरिता मंजूर केलेले पैसे दुसऱ्या विभागावर खर्च होतात. ही गोष्ट न होता ज्या भागासाठीं पैसे मंजूर केले त्याच भागासाठीं ते खर्च झाले पाहिजेत अशी माझी नम्र विनंती आहे.

पूर्णा धरणावर आठ कोटी रुपये खर्च होणार आहेत. ते या पंचवार्षिक योजनेंतच खर्च झाले पाहिजेत. दुसऱ्या भागांत धरणें होअूं नयेत असे आमचे म्हणणे नाहीं. पण जसे तेलंगाणांतील नलगोंडा जिल्ह्यांतील मूसी धरण योजना अितर सर्व बाबीं बाजूला ठेवून सुरू केली, त्याचप्रमाणें मराठवाड्यांतील पूर्णा धरण सुरू करणे अत्यंत आवश्यक आहे, आणि ते सुरू होअील अशी मी आशा करते. तसेच नांदेड जिल्ह्यांत सिदवागू धरण आहे, परभणी जिल्ह्यांत मूळी धरण आहे, हीं लहान लहान धरणें होतीलच. पण अगोदर पूर्णा धरण हातीं घेतले पाहिजे. असे जर केले तर मराठवाड्याच्या लोकांच्या मनांत आमच्याकडे दुर्लक्ष केले आहे ही जी भावना आहे ती कमी होअील. माननीय मंत्री मी केलेल्या सूचनांकडे लक्ष देतील आणि त्यावर अंमल करतील अशी आशा करून मी आपले भाषण संपविते.

مسٹر چیرمن - میں ایوان سے یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ ہم ساڑھے آٹھ بجے تک بیٹھیں گے یا اب برخاست کریں ؟

Dr. G. S. Melkote: It is for the Chair to decide. The opposition can take any amount of time it wants.

Mr. Chairman: Does the House want to sit till 8-30 p.m. or adjourn now and meet at 2-30 p.m. tomorrow.

Shri B. D. Deshmukh: I think we may sit till 8-30 p.m. today.

شری اننت ریڈی (کوڑنگل - عام) - دیہاتی زندگی میں روزگار حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ تری زمینات ہیں - اس لئے زمانہ گذشتہ میں اس کو پیش نظر رکھکر جہاں اراضیات زرخیز ہیں وہاں تالاب اورکنٹے بناکر روزگار کے ذرائع مہیا کئے گئے تھے - لیکن جہاں وہ ذرائع ٹوٹ گئے ہیں ان کی جانب حکومت توجہ نہیں دے رہی ہے

دیہات میں چھوٹے چھوٹے تالاب ھی پانی کا ذریعہ ھوتے ھیں اس لئے حکومت کا اولین فرض یہ ھے کہ بریچڈ ٹینکس (Breached tanks) کو رپیر (Repair) کرے۔ چند مقامات پر دیکھا جا رھا ھے کہ صرف ذرائع آب ٹوٹ چکے ھیں مثال کے طور پر میں کہونگا کہ تعلقہ کوڑنگل میں کوسگی کے تالاب کا ذریعہ آب ٹوٹ جانے سے وھاں کے سو دیڑھ سو آدمیوں نے بیس دن تک کام کیا ۔ گورنمنٹ سے اس کام کا مطالبہ کیا گیا تھا اور کوشش اس کی کیگئی تھی کہ ذریعہ آب درست ھو جائے ۔ قاسم پور تعلقہ تانڈور میں بھی وھاں کے تالاب کا ذریعہ آب ٹوٹ گیا ھے ۔ قاسم پور کے تالاب کے تحت دیڑھ سو ایکر کا آیا کٹ ھے ۔ اب ذریعہ آب ٹوٹ جانے کی وجہ سے چالیس پچاس ایکر پر کاشت ھورھی ھے ۔ ذریعہ آب کے ٹوٹ جانے سے ھر تین چار سال کو فصل سوکھ رھی ھے اور تلف مال کی درخواستیں دینی پڑتی ھیں ۔ جب اس بارے میں تعلقہ آفیسرس سے پوچھا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ ذریعہ آب بریچڈ ٹینک کی تعریف میں داخل نہیں اس لئے درست نہیں کیا جاتا ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ذریعہ آب بریچڈ ٹینک کی تعریف میں کیوں شامل نہیں کیا جاتا ۔ معلوم نہیں کہ ماھرین نے اسکی کیا تعریف کی ھے ۔ میرے خیال میں تو ذریعہ آب ٹوٹ جائے تو وہ بھی بریچڈ ٹینک کی تعریف میں آنا چاھئے ۔ تعلقہ جات کوڑنگل اور تانڈور میں بہت سے شکستہ ذرائع آب ھیں اگر ان کو درست کیا جائے تو پیداوار میں اضافہ ھوگا اور وھاں کے بیروزگاروں کو کام مل سکے گا ۔ اس لحاظ سے میں نے اس جانب توجہ دلائی اور کئی درخواستیں پیش کیں لیکن توجہ نہیں کی جارھی ھے ۔ اگر گورنمنٹ کا یہ طرز رھا اور رعایا کی حوصلہ افزائی نہ کی گئی اور ان کو اس طرح کچلا گیا تو میں سمجھتا ھوں کہ رعایا کی ھمت ٹوٹ جائیگی اور اس کا مضر اثر ھوگا ۔ اس لئے منسٹر صاحب متعلقہ سے میری درخواست ھے کہ رعایا کی زندگی کو آگے بڑھانے کے لئے ذرائع آب کی درستی کی جانب توجہ کریں ۔ اتنا کہتے ھوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں ۔

*شری عبدالرحمن ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ ابتک میں یہ سمجھ رھا تھا کہ پولس مال اور آبکاری میں ھی کرپشن (Corruption) زیادہ ھے لیکن عوامی زندگی میں قدم رکھنے کے بعد معلوم ھوا کہ تعمیرات کا نمبر سب سے اونچا ھے ۔ اورسیر سے لیکر اعلی عہدہ دار تک اس میں سو فیصد مبتلا ھیں ۔ مثال کے طور پر میں تنگبھدرا کا واقعہ بیان کرونگا کہ جتنی رقم ھماری گورنمنٹ نے منظور کی تھی اوتنی ھی رقم مدراس گورنمنٹ نے مختص کی تھی ۔ لیکن مدراس گورنمنٹ نے کام مکمل کرلیا اور ھماری گورنمنٹ نے روپیہ تو وقت سے پہلے خرچ کردیا لیکن کام ادھورا رہ گیا ۔ نتیجہ یہ ھوا کہ مدراس گورنمنٹ کو احتجاج کرنا پڑا اور مرکزی حکومت کو توجہ دلانے کی ضرورت ھوئی ۔

شری ورکانتم گوپال ریڈی (میڑچل) ۔ معلوم ایسا ھوتا ھے کہ آپ کو صحیح واقعات کا علم نہیں ھے ۔

شری عبدالرحمن - ممکن ہےکہ آپ کا تعاون حاصل رہا ہو -

ڈاکٹر جی - ایس - ملکوٹے - کیا کچھ فیگرس آپ بتا سکیں گے -

شری عبدالرحمن - میرا خیال ہےکہ شاید ۲-۲۰ کروڑ روپیہ حکومت حیدرآباد اور حکومت مدراس نے مختص کیا تھا - یہ ممکن ہےکہ صحیح اعداد مجھے نہ مل سکے ہوں لیکن یہ بات واضح ہےکہ کام جس طرح مکمل ہونا چاہئے تھا نہیں ہوا اور مرکزی حکومت کی امداد سے اوس کام کی تکمیل ہو رہی ہے - نہ صرف یہ ہوا بلکہ مدراس گورنمنٹ نے جو اپنے حصہ کا کام مکمل کردیا تھا اوس سے بھی استفادہ نہ ہوسکا کیونکہ کام مکمل نہیں ہوا ہے - اگر پانی چھوڑ دیں تو کروڑھا روپیہ کا نقصان ہو جائے گا میں حکومت سے درخواست کرونگا کہ اوس کے لئے ایک کمیشن بٹھایا جائے اور اسکی تحقیقات کی جائے کہ کام کے بروقت انجام نہ پانے کے وجوہات کیا ہیں اور رقم کا ناجائز صرفہ تو نہیں ہوا اس کے بعد جو عہدہ دار وہاں متعین تھے اون کے متعلق سوچا جائے۔

دوسری مثال جو اس سلسلہ میں مجھے عرض کرنا ہے وہ ایدل آباد کے تعلق سے ہے جو شہر سے قریب یعنی ۲۰-۲۰ میل پر واقع ہے - ایدل آباد کے نالے کا کام تھا - گتہ دار نے سب اورسیر اور عہدہ داروں کی امداد سے ۲۰ ہزار سے زیادہ رقم خرچ نہیں کی اور باقی رقم گتہ دار اور متعلقہ عہدہ داروں نے ہضم کرلی......

ڈاکٹر جی - ایس - ملکوٹے - وہ کس جگہ کا واقعہ ہے

شری عبدالرحمن - ابراہیم پٹن کے قریب - ضلع حیدر آباد میں ایدل آباد کے نالے سے متعلق عرض کر رہا ہوں - وہاں کانگریس کے پریسیڈنٹ جو مال کے منسٹر بھی ہیں تشریف لائے تھے اون کے ساتھ ڈپٹی منسٹر بھی موجود تھے - وہاں کی رعایا نے محضر پیش کیا - لیکن نتیجہ تحقیقات سے وہاں کی رعایا نا واقف ہے - معلوم یہ ہوا کہ نالہ کئی جگہ سے شکستہ ہوگیا ہے -

اضلاع کی سڑکوں کی درستی کا جو گتہ دیا جاتا ہے معلوم نہیں کہ اون کے بلس کس طرح منظور کرلئے جاتے ہیں - جو مورم ڈالی جاتی ہے ایک مہینے کے بعد اوسکا وجود نہیں رہتا اور سڑک جیسی تھی ویسی ہو جاتی ہے - میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس طرح ناقص کام کیا جائے تو اس کے لئے پیسہ کیوں خرچ کیا جاتا ہے - جب تک گتہ داروں کی بدنیتی کو دیکھکر عہدہ دار چشم پوشی کرتے رہیں گے یہی حالت رہےگی کیونکہ عہدہ داروں کی اعانت گتہ داروں کو حاصل ہے - اس لئے سررشتہ تعمیرات کے عہدہ داروں کے متعلق عوام یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ وہ دیانت دار نہیں ہوتے - اسکا ثبوت ان کے ٹھاٹھ اون کی شان و شوکت کو دیکھنے سے ملتا ہے - یقیناً وہ اپنی جائز آمدنی سے اس طرح عیش وعشرت کی زندگی نہیں گزار سکتے - اس سے معلوم ہوتا ہےکہ دوسرے ذرائع آمدنی بھی وہ رکھتے ہیں - اس لئے میرا سجیشن یہ ہےکہ جہاں کہیں کام آغاز کیا جاتا ہے اوس وقت سے وہاں غیر سرکاری ممبروں کی چکنگ

(Checking) کا انتظام کیا جانا چاہئے ......

شری کے - وی - رام راؤ (پدامنگال) اگر ایسا نہ ہو تو ممبروں کا فائدہ کیسے ہوگا ؟

شری عبدالرحمن - اگر ایسا ہو تو شاید آپ کا فائدہ ہوگا - پربھنی ضلع میں یا کسی اور ضلع میں جس کا نام مجھے ٹھیک طور پر یاد نہیں ہے ایک اسسٹنٹ انجینیر کا کیس ٹرائیبیونل (Tribunal) میں گیا - ٹرائیبیونل نے بغیر کسی مشورہ قانونی کے اوس کی تحقیقات کی اوس کے بعد حکومت کے پاس ٹرائیبیونل نے سفارش کی کہ اسسٹنٹ انجینیر کو بر طرف کیا جائے - سررشتہ تعمیرات نے ٹرائیبیونل کے فیصلہ کو قبول کرلیا - انہوں نے اس کے خلاف احتجاج کیا لیکن ڈپارٹمنٹ نے اسکو قبول نہیں کیا - اسلئے میں عرض کرونگا کہ جب کوئی کیس آئے تو اس کی اچھی طرح سے جانچ پڑتال کرنی چاہئے اور جانچ کے بعد کیس سٹل (Settle) کرنا چاہئے - اتنا کہتے ہوئے میں ختم کرتا ہوں......

శ్రీ పెండెం వాసుదేవ్ :--

అధ్యక్ష మహాశయా,

ఈ చెరువులు, కుంటలు, రోడ్లు వీటిని గురించి, ఇంకా ప్రభుత్వపక్షాన తయారు చేయబడ్డ ఇండ్లను గురించీ, ఎవరూ అభిప్రాయభేదాలు లేకుండా అటు పక్షంవారు, ఇటు పక్షంవారు కూడ బాగానే చర్చించారు. తమయొక్క నియోజకవర్గాలలోని ప్రజల సమస్యలను శాసనసభ దాకా తీసుకువచ్చినందుకు అందరికీ ధన్యవాదములర్పిస్తున్నాను. అయితే, ప్రజల సమస్యలతో పాటు, కర్ణాటక సమస్యలను, తెలంగాణా సమస్యలను, మరాఠ్వాడా సమస్యలను, యీ విధంగా భాషా సమస్యలను కూడా తీసుకువచ్చారు. " ప్రభుత్వం తెలంగాణాకు ఎక్కువ మేలు చేసింది ; మరాఠ్వాడాకు తక్కువ చేసింది ; దీనిని సవతితల్లి ప్రేమతో చూస్తోంది ; అల్లాగే కర్ణాటక ప్రాంతాన్ని సవతి తల్లి ప్రేమతో చూస్తోంది. " అని చెప్పి యీ విధంగా ప్రాంతీయ అభిమానాలతో భాషా సమస్యలను తీసుకురావడం జరిగింది. అందరికీ అన్ని రకాల బాధలు ఉన్నాయి. ప్రజల సమస్యలు తీర్చడానికే అందరూ ప్రయత్నం చేయాలి. ప్రభుత్వం ఏదైతే ప్రజల సొత్తును అన్యాయంగా ఖర్చు చేయడానికి ప్రయత్నిస్తోందో, దాన్ని అందరూ ఎదుర్కోవాలి. వాస్తవానికి, నా నియోజకవర్గంలోని చెరువులకు గుంటలకు మరమ్మతులు లేకపోవడం వల్ల ఎన్నో ఎకరాల భూమి పడావా పడి ఉంది. ఆ విధంగా భూమి పడావాపడి ఉండటంవల్ల అచ్చటి ప్రజలు బాధలు పడటం జరుగుతోంది. కర్ణాటక ప్రాంతంలో తక్కువ చేయించారు. తెలంగాణాలో ఎక్కువ చేయించారు ; అనే సమస్య కాదు. అన్ని ప్రాంతాల్లోను చెరువులను కుంటలను వెంటనే మరమ్మతులు చేయించాలనే విషయం అందరూ అంగీకరించినదే. అయితే, ఇప్పుడు నేను చెప్పే ముఖ్యమైన విషయమేమంటే, యీ చెరువులను గుత్తేదార్లకు గుత్తాకు ఇవ్వడం జరుగుతుంది. ఆ గుత్తేదార్లు గుత్తాలో సగం భాగమే చెరువుల మరమ్మతులకు ఉపయోగిస్తారు. రూపాయికి నాలుగు అణాలు లాభం ఉంచుకొంటారు. ఇంకో నాలుగు అణాలు క్రింది ఉద్యోగులకు, ఇవ్వడం

జరుగుతుంది. ఈ విధంగా గుత్తాలో సగం మాత్రమే చెరువుల మరమ్మతులకు ఖర్చు పెడతారు. ఇప్పుడు మనం చూడవలసినది ఏమంటే, పది రూపాయల వస్తువు తయారు చేయడానికి నిజంగా పది రూపాయలూ ఆ వస్తువుకే ఖర్చు అవుతుందా, అనేది. ఈ విధంగా మనం చూడకపోవడం చాలా విచారకరం. ఈ మంత్రివర్గం పాతఫ్రేమ్ (Frame) లోనే కూర్చొన్నారు కాని క్రొత్త ఫ్రేమ్‌ను తయారుచేయడం లేదు.

ఇంకో విషయం ఏమంటే, గజ్వేల్ తాలూకాలో పేర్లపల్లి చెరువు మూడు సంవత్సరాలనుండి తెగిపోయి ఉంది. మూడు సంవత్సరాల క్రితం ఆ చెరువు క్రింద ఆయకట్టు ౪ వందల ఎకరాలు. ఇప్పుడు ఆ చెరువు తెగిపోవడం వల్ల ఆ భూమి అంతా పడావాపడి ఉంది. రజాకార్ల పూర్వం నుంచీ, నైజాం కాలంనుంచి, సర్వే చేయబడ్డది. పోలీసుయాక్షన్ తరువాత కూడా సర్వే చేయబడ్డది. ఎన్నికల తర్వాత కూడ రెండుసార్లు సర్వేచేయబడ్డది. దాన్ని మరమ్మతు చేస్తే ౧౫౦, ౨౦౦ ఎకరాలు ఆయకట్టు అవుతుందని తెల్పబడింది. దానికి మరమ్మతు చేయిస్తే ౮౦ వేల రూపాయలు ఔతుంది. చెరువులకు మరమ్మతులు చేయించాలంటే ఎకరానికి రెండువందల రూపాయల కన్నా ఎక్కువ ఖర్చు పెట్టకూడదనే నియమం ఉందని చెబుతున్నారు. ఇక్కడ ఎకరానికి ౪ వందల రూపాయలు ఖర్చు పడుతుంది కాబట్టి దీనిని బాగుచేయించడానికి వీల్లేదన్నారు. పోనీ దీన్ని రైతులకు గుత్తాకు ఇవ్వండి. మీరు చేసిన పద్ధతి ప్రకారముగానే కట్ట ఎత్తు చేయిస్తారు ౫౦ వేల రూపాయలలో కట్టలు వేయిస్తామని, మొత్తం పని అంతా ౫౦ వేలలో చేయిస్తామనీ చెబుతున్నారు. దానికి ఖర్చు ౮౦ వేలు అవుతుందని గుత్తేదారు లెక్క చూపించాడు గదా. రైతుల ౩౦ వేలు తక్కువతో ౫౦ వేలలోనే చేయిస్తామని అన్నారు. ప్రభుత్వం అందుకు ఎందుకు సిద్ధంగా లేదు ? అచ్చటి రైతాంగం చెరువుల మరమ్మత్తుకు రాయిసప్లయి చేస్తాం ; సున్నం అందచేస్తాం ; ఇంకా చెరువుల మరమ్మతుల విషయంలో ప్రతిరోజూ ౨౫ మంది రైతులదాకా శ్రమ పడతాము ౫౦ బండ్లు, ఊరికే డబ్బు లేకుండా తీసుకవచ్చి, ఉచితంగా పని చేస్తాం " అని చెబుతున్నారు. ఈ విధంగా అచ్చటి ప్రజలు చెరువుల మరమ్మతుకు ఉచితంగా శ్రమపడటానికి సిద్ధంగా ఉంటే ఈ విధంగా ప్రభుత్వం చెరువుల విషయంలో శ్రద్ధ తీసుకో కుండా ఉంది. ఈ సంవత్సరం కూడా ఆచెరువు మరమ్మతుకు డబ్బును కేటాయించకుండా పోవడం జరిగింది. మొన్న కూడ నేను మంత్రిగారికి యీ విషయమై జ్ఞాపకం చేశాను. దానినిగురించి ఛీఫ్ ఇంజనీర్‌తో మాట్లాడ మన్నాను.

మెదక్ జిల్లాలో హాకింపేట ఆనకట్ట ఉంది. ఇది నైజాం కాలంలో సర్వే చేయబడింది. దాని క్రింద ౨౦ వేల ఎకరాల ఆయకట్టు ఉంది. అది ఇంతవరకు బయటకు రాలేదు. మెదక్ జిల్లా రైతు సంఘం దీనిని గురించి ముఖ్యమంత్రిగారికి పి. డబ్ల్యు. డి. వారికి మెమోరాండం సమర్పించారు. కనీసం దీనిని పంచవర్ష ప్రణాళికలోనైనా చేర్పించండి.

ఇక, రోడ్ల విషయం ఆలోచిద్దాం. గ్రామాలనుండి తాలూకా కేంద్రాలకు పోయేందుకు రోడ్లు లేవు. గ్రామాలనుండి తాలూకా కేంద్రాలకు ప్రభుత్వ వ్యవహారాలలో రాదలచుకొన్నా, వర్తక వ్యాపార విషయంలో రాదలచుకొన్నా, రాకపోకల ప్రయాణాల సందర్భములో నైనా చాలా కష్ట పడవలసి వస్తోంది. సరైన రోడ్డు మార్గాలు లేవు. వర్షాకాలంలో ఒక తాలూకా కేంద్రానికి రావాలంటే ఏమాత్రము సాధ్యపడదు. గ్రామాలలోనివారు తాలూకా కేంద్రానికి రాలేరు. ఆధో లోకము,

ఇదో లోకముగా ఉంటుంది. చించోలి తాలూకా విషయం చూడండి. ఈ మధ్య చించోళి ఎన్నికల సందర్భంలో చాలామంది సభ్యులు అక్కడకు వెళ్ళివచ్చారు. ఆ తాలూకాలో ఒక్క ఫేర్ వెదర్ రోడ్డు కూడ లేదు. మంత్రులు పర్యటనకు వచ్చినప్పుడు వారి అవసరంకోసం అచ్చట రోడ్లు వేయించారు. వోట్లు సంపాదించుకోడానికి అవసరం వచ్చి అక్కడ రోడ్లు వేయించారు. అంత అధ్వాన్నంగా ఏ తాలూకా లేదు. భువనగిరి పెద్ద వ్యాపారకేంద్రము. అచ్చట రైల్వే ఉన్నది. నల్లగొండ జిల్లా వ్యాపారమునకు ముఖ్య కేంద్రము భువనగిరి. ప్రతి గ్రామంనుండి అక్కడికి బండ్లు రావాలి. వర్షాకాలంలో అక్కడికి ఏవీ రావు. రైతులకు తగిన సమయంలో తాలూకా కేంద్రానికి రావడానికి సౌకర్యాలుండవు. వ్యాపారపంటలు ఉంటాయి. వాటికి తగిన ధర రావాలంటే సకాలానికి పట్టణానికి చేర్చాల్సివుంటుంది. కాని రోడ్డు సౌకర్యాలు ఉండవు. ధాన్యం మార్కెటులో ఉండదు. అందుచేత ధాన్యం ధరలు పెరుగుతూండటం జరుగుతుంది. కాని ధాన్యం ఊళ్ళోనే ఉంటుంది. పట్టణానికి రావడానికి వీలుండదు. సౌకర్యాలు లేవు. కాబట్టి రోడ్ల విషయంలో తగినంత శ్రద్ధతీసుకోవాలని కోరుతున్నాను. భువనగిరిలో ఎలక్ట్రిసిటీ విషయంగురించి చర్చించడానికి కోత తీర్మానం ఒకటి పంపించాను. పది సంవత్సరాల క్రితమే నైజాం ప్రభుత్వకాలంలోనే భువనగిరి పట్టణానికి ఎలక్ట్రిసిటీ తీసుకురావాలని ఒక స్కీము వేశారు. కాని అది సికిందాబాదునుండి ఉప్పల వరకు వచ్చి ఆగిపోయింది. అచ్చటి ప్రజానీకం ఆశపడింది, విద్యుచ్ఛక్తిరాబోతోందని. మనకు వెలుతురు రావడమే కాకుండా, యీ విద్యుచ్ఛక్తితో ఇతర పరిశ్రమలను అన్ని విధాల అభివృద్ధి చేసుకొనేందుకు వీలౌతుందని ఆశించారు. నైజాం కాలం దాటిపోయింది. రజాకార్ల ప్రభుత్వం పోయింది. ౪౮ వ సంవత్సరంనుండి యీ ప్రభుత్వము వచ్చినా యీ స్కీము ఇంతవరకు బయటకు రాలేదు. ఈ ప్రభుత్వమైనా యీ స్కీము బయటకు వచ్చేందుకు ప్రయత్నంచేయలేదు. భువనగిరి మునిసిపాలిటీ ప్రయివేటు కంపెనీ ద్వారా నైనా యీ ఏర్పాటు చేసుకొంటామని ప్రభుత్వం దగ్గరకు వచ్చి అడిగితే దానికి అప్పు ఇవ్వడానికి సిద్ధంగా లేదు. కాబట్టి వెంటనే ప్రభుత్వం భువనగిరి టౌనుకు ఎలక్ట్రిసిటీని ఏర్పాటు చేసేందుకు ప్రయత్నం చేయాలని కోరుతూ ఇంతటితో ముగిస్తున్నాను.

شری محمد علی موسوی - (جالنه) مسٹر اسپیکر سر - قبل اس کے که میں کٹ موشن پر کچھ عرض کروں - ایک جمله معترضه کا جواب دے دیتا هوں - اوس جانب کے ایک سے زیاده معزز اراکین نے انجینیروں کی رشوت کے متعلق کچھ فرمایا - مجھے کوئی حق نہیں ہے که اوس کی تردید کروں یا اوس کو غلط سمجھوں - لیکن یه ظلم هوگا که اگر میں اپنا پندره بیس ساله تجربه نه بیان کروں - مجھے کبھی بھی اس کا موقع نہیں هوا که میں کسی اسسٹنٹ انجینیر یا کسی اگزیکیٹیو انجینیر کو ایک پائی بھی رشوت دوں - آٹھ نو سال تک حیدرآباد کنٹراکٹرس اسوسی ایشن کا پریسیڈنٹ رها - میرے پاس شکایتیں یه آئی هیں که انجینیرس ظلم کر رهے هیں زیادتی کر رهے هیں - لیکن ایک بھی شکایت اون کے رشوت کھانے کی نہیں آئی میں یه بات صاف کئے دیتا هوں - اگر اون معزز ارکان کو تجربه هوا هو تو هوا هوگا لیکن مجھے بھی اپنا تجربه بیان کرنے کی ضرورت تھی - اس کے بعد میں ڈرینیج کے متعلق کٹ موشن کی طرف آتا هوں - اس سلسله میں یه کہا گیا ہے که ڈرینیج بلدیه کے حواله

کیا جائے - میں شخصی طور پر اس سے متفق نہیں ہوں - بلدیہ میں اتنی سکت نہیں ہے کہ حیدرآباد کے ڈرینیج سسٹم کو اپنے ھاتھ میں لیکر چلاسکے - اب تک ڈرینیج پر ایک کروڑ ۳۲ لاکھ روپیہ خرچ ھوچکے ھیں - اور بھی ضروری اکسپنڈیچرس (Expenditures) اس پر ھو رہے ھیں - اس کے لئے بلدیہ کا مالیہ اس کا متحمل نہیں ھوسکتا - بلدیہ نے واٹر ورکس حوالے کرنے کا مطالبہ کیا ہے اوس کو اپنے مالیہ پر غور کرکے مطالبہ کرنا چاھئے تھا - حیدرآباد جیسے بڑے شہر میں اگر واٹر ورکس کو بلدیہ کے حوالے کیا جائے تو وہ اس کو اوس طرح نہیں چلا سکی جس طرح کہ اب چلایا جا رہا ہے - واٹر ورکس پر اب تک (۸۴) لاکھ روپیہ خرچ کئے جا چکے ھیں - ری ماڈلنگ اور مینٹیننس کے لئے مزید (۷۵) لاکھ روپیہ خرچ کرنا ہے - حیدرآباد کی بلدیہ کا مالیہ اس کا متحمل نہیں ھوسکتا - محض بلدیہ کے مطالبہ پر واٹر ورکس یا ڈرینیج کو اوس کے بلا رقمی امداد کے حوالے نہیں کیا جاسکتا - حیدرآباد انجینیرنگ ریسرچ لیبارٹریز کے متعلق بھی اعتراض کیا گیا ہے کہ اوس پر جو صرفہ ھوتا ہے وہ بے جا ہے - اگر اوس کے کام پر غور کیا جائے تو معلوم ھوگا کہ اوس نے بہت نمایاں کام کئے ھیں - اوس کے ریسرچ ریزلٹس (Research Results) کی وجہ سے تعمیرات کو بہت فائدہ ھوا - اس کے متعلق کئی مثالیں دی جا سکتی ھیں - لیکن چونکہ وقت کم اور مجھے ٹیلیگرافک لینگویج (Telegraphic Language) میں عرض کرنا پڑ رہا ہے اس لئے صرف ایک ھی مثال دیتا ھوں - کوپل ساگر کا ماڈل اسکیل پر تیار کرکے مختلف ٹسٹ کے بعد نتیجتاً جو ورک اوٹ ھوا اس لیبارٹری کے ریسرچ کی وجہ سے اوس کے یعنی کوپل ساگر اسٹیمیٹ میں ۴ لاکھ کی کمی ھوئی - ایسی بیسیوں مثالیں ھیں - جن مقامات پر کوئی پراجکٹ تیار ھوتا ہے تو وھاں کا لوکل میٹیریل مثلاً سینڈ لائم وغیرہ کی کوالیٹیز (Qualities) کو ٹسٹ (Test) کیا جاتا ہے - اور میگزیمم ریزلٹ حاصل کیا جاتا ہے - اس لئے انجینیرنگ ریسرچ لیباٹریز کے سلسلہ میں جتنا پیسہ بھی صرف کیا جائے کم ہے - کیونکہ اون کے ریسرچ کے نتائج سے بہت فائدہ ھوتا ہے - روڈس کے تعلق سے میں یہ چیز واضح کردینا چاھتا ھوں کہ حیدرآباد کے فائیو ایر پلان میں جو آٹھ روڈس شریک کئے گئے ھیں اوس کے متعلق اس مغالطہ میں آنریبل ممبرس نہ رھیں کہ موجودہ جو ۲۱ سڑکوں کا پروگرام ہے اوس میں وہ بھی شامل ھیں اس کے متعلق ڈیٹیلس آنریبل منسٹر ھاؤس کے سامنے رکھینگے لیکن ایک چیز روڈس کے تعلق سے یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ جو روڈس فیمین ورک (Famine work) کے سلسلہ میں شروع کئے گئے ھیں اون کو کمپلیٹ (Complete) کرنا از بس ضروری ہے - کیونکہ ان سڑکوں پر جو روپیہ صرف کیا گیا ہے اگر اور تھوڑی سی رقم صرف نہ کی جائے تو وہ پیسہ رائیگاں جائیگا - بعض روڈس ایسے ھیں جن پر ۱۴ لاکھ روپیہ صرف کئے جاچکے ھیں - بیدر کی روڈ میرے علم میں لائی گئی ہے - اوس پر ۱۴ لاکھ روپیہ صرف ھوا - لیکن ٹیکنیکل چیزوں کی وجہ سے اورگتہ داروں کو محکمہ کی جانب سے ایکسس پے منٹ (Excess payment) ھوا اور س کے نتیجہ کے طور پر روڈس ابھی تک مکمل نہیں ھوئی اور جو اوس پر صرف ھوا

وہ رائیگاں ہورہا ہے اسی طرح اورنگ آباد ضلع میں بھی جالنہ منٹھا روڈ کے سلسلہ میں گتہ دار کوا کسس بے منٹ ہوا اور اوس میں بھی جھگڑے چل رہے ہیں سال چھ مہینے میں اس کی تکمیل نہ ہو تو پیسہ رائیگاں ہوجائیگا ۔

The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Saturday, the 27th March, 1954.